WWW.KITABNAGRI.COM
کتاب نگری
مہلت چند سانسوں کی
ریم فاروق

مہلت چند سانسوں کی

ریم فاروق

چہچہاتی صبح کو وہ ایک پر سکون نیند سو کر اٹھی تھی سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ چھوٹی بہن رمشاہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی ماں پر جوش ہو کر کچن میں کھانا بنا رہی تھیں وہ کچھ سوچنے کے انداز میں بازو شیلف پر ٹکائے ماں کو کھانا بناتے دیکھ کر بولی..

خیریت ہے ماما اتنے مزے مزے کے کھانے بنا رہی ہیں... اور بابا بھی نظر نہیں آ رہے ؟؟... مشال اٹھ گئی تم ؟؟؟... مجھے تو لگا آج تم سارا دن بستر گاہ میں آرام کرتے گزار دو گی... لاؤنج سے بڑی بہن علیزہ کی آواز آئی...

بیٹا وہ لوگ بس آنے والے ہیں تمہارے بابا انہیں رسیو (Receive) کرنے گئے ہیں ائیر پورٹ سے .... ماں مسکراتے ہوئے بولی جس پر مشال کا منہ کھلا رہ گیا اور اس نے ایک نظر خود پر دہرائی اور

بھاگتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں چلی گئی الماری سے طرح طرح کے کپڑے نکال کر دیکھتی کچھ دیر یہی کرتی رہی...

آسماء ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی اور علیزہ ان کا ہاتھ بٹا رہی تھی کہ مشال ٹیبل کے پاس آئی..

آج تو ہماری موجیں ہو گئیں اتنے مزے کے کھانے کبھی آپ نے ہمارے لیے تو نہیں بنائے...ماں کو چھیڑنے کے انداز میں بولی.. جس پر آسماء نے مشال کو دیکھا

ہاں نا بھئی میری بہن دس سال بعد آ رہی ہے اتنا اہتمام تو بنتا ہے... وہ بہت خوش تھیں اچانک ڈور بیل کی آواز آئی

وہ آ گئے ہیں مامار مشاہ کہتی ہوئی دروازہ کھولنے کے لیے گئی... سب نے پر جوش استقبال کیا... آسماء اپنی بہن سعدیہ سے دس سال کے بعد آج مل رہی تھی... ملتے ہوئے دونوں کی آنکھیں کچھ دیر کے لئے نم ہو گئیں... سب خالہ سے ملے.. آسماء اپنی بہن کے بیٹے سے ملی جو دس سال بعد اچھی personality کا لگ رہا تھا... آریان نے خالہ سے حال چال پوچھا...

ماشاءاللہ میرا بیٹا اتنا بڑا ہو گیا ہے پہچانا ہی نہیں جا رہا... آسماء آریان کو پیار دیتی ہوئی بولی

اب کچھ کھانے کو بھی ملے گا یا انہیں کھڑا رکھنے کا ہی ارادہ ہے.... جہانزیب اپنی بیگم سے بولیں

علیزہ نے خالہ کو مخاطب کیا... آئیں خالہ بیٹھیں آپ لوگوں کا ہی انتظار ہو رہا تھا..

سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے

خالہ اب تو آپ ہمارے پاس ہی رہیں گی نا؟ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد رمشاہ نے خالہ سے پوچھا

ہاں بیٹا آپ کی خالہ اب یہاں ہی رہیں گی.. آسماء نے کہا

ویسے میں دعا ہی کر رہی تھی کہ علیزہ کی شادی سے پہلے ہی آپ لوگ یہاں ہوتے اور آریان بیٹے کی کام کی وجہ سے آنا ہی پڑا.... آسماء خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولیں

ہاں آسماء میں بھی اکیلی رہ گئی تھی داؤد کے بعد سے اور اب بیٹا کام میں مصروف رہتا ہے میرا خود کا بہت دل چاہ رہا تھا آنے کو.... سعدیہ غمگیں ہو کر بولی

چلو داؤد صاحب کی وجہ سے آپ کا بیٹا اس قابل ہوا کہ اپنی ماں کو سمبھال سکتا ہے... جہانزیب سعدیہ سے مخاطب ہو کر بولے

الحمد اللہ سعدیہ مسکراتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکی

مشال چائے بنا رہی تھی سب لاؤنج میں بیٹھے بات چیت کر رہے تھے خوشی کا ماحول چھا گیا تھا جہانزیب کام سے باہر گئے ہوئے تھے آسماء سعدیہ کے ساتھ گفتگو کر رہی تھی آریان موبائل میں متوجہ تھا علیزہ اور رمشاہ آپس میں بات چیت کر رہی تھیں کہ اتنے میں مشال چائے پکڑتی ہوئی لاؤنج میں آئی پہلے چائے امی اور خالہ کو دی اب وہ چائے آریان کو دینے کے لیے آگے ہوئی جو ابھی بھی موبائل میں مصروف تھا چائے! مشال آہستہ بولی جو بمشکل آریان کے کانوں تک پہنچی وہ اچانک سیدھا ہوا اس کی

نظر مشال پر پڑی جو چائے پکڑے کھڑی تھی تھینکس کہہ کر اس نے چائے کا کپ لے لیا اب مشال علیزہ اور رمشاہ کے پاس بیٹھ گئی

ہماری بیٹی علیزہ تو بڑی ہو گئی ہے ماشاءاللہ پڑسوں مہندی ہے تیاریاں کیسی جا رہی ہیں؟؟؟.. خالہ سعدیہ اب خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولیں..... خالہ بڑی مشکل سے تیاریاں کی ہم نے بابا گھر ہوتے نہیں ڈرائیور کے ساتھ جانا پڑتا تھا وہ بھی چھٹی پر چلا گیا ہوا مشال خفگی سے بولی... کوئی بات نہیں بیٹا اب آریان ہے نا جو کچھ بھی چاہیے ہو گا وہ آپ لوگوں کو لے جائے گا بتا دینا خالہ سعدیہ بولیں.... رمشاہ خوش ہوئی

چلو یہ تو اچھی بات ہے اب ہم آرام سے شاپنگ کر لیں گے

آریان اب چائے پینے میں مصروف تھا...

اور بتاؤ مشال اور رمشا کیا کرتی ہیں آج کل؟؟... خالہ سعدیہ نے پوچھا

رمشاہ کے کالج کا final year چل رہا امتحانات ہونے والے اور مشال کے یونیورسٹی کا final year ہے... آسما بولی

ماشاءاللہ سب بڑی ہو گئی ہیں.. خالہ سعدیہ بولیں

پورا دن بہت خوشحال گزرا سب اپنے اپنے کمرے میں جانے لگے خالہ اور آریان کو ان کا کمرہ دے دیا گیا ...

دوپہر کا وقت تھا آسماء اور سعدیہ لاؤنج میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھیں مشال ان کے پاس بیٹھی موبائل میں مصروف تھی رمشاہ لاؤنج میں آئی... آریان بھائی کہاں ہیں؟؟ ہم نے شاپنگ پر جانا ہے ٹائم بہت کم رہ گیا ہے ہمارے پاس.... صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی

بیٹا آریان بھائی آتے ہی ہوں گے وہ بس جگہ دیکھنے گئے ہیں جہاں وہ آفیسر لگے ہیں.. خالہ سعدیہ نے کہا

اتنے میں ڈور بیل کی آواز آئی رمشاہ دروازہ کھولنے کے لیے گئی مشال کی نظر آریان پر پڑی جو اندر آ رہا تھا وہ پھر موبائل میں مصروف ہو گئی....

آ گئے بیٹا ہماری بچیاں تمہارا انتظار کر رہی تھیں.. انہیں شاپنگ کے لئے لے جاؤ..... سعدیہ آریان کو دیکھ کر بولی ہاں آریان بھائی..... چلیں رمشا نے کہا

چلو چلتے ہیں پھر آریان بولا

چلیں مشال آپی جلدی اٹھیں... رمشاہ مشال کو کہہ کر علیزہ کے کمرے کی طرف چلی گئی.... میں نشا کو کہہ دوں اس نے بھی جانا ہے مشال کہتی ہوئی اٹھ گئی آریان کی نظر مشال پر پڑی جو سیڑھیاں چڑھتی چڑھتی اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی

رات کا وقت ہو چکا تھا سعدیہ آسماء اور جہانزیب بچوں کا انتظار کر رہے تھے جو دوپہر کے گئے اب تک نہ لوٹے تھے کچھ دیر تک بچے آ گئے

رمشاہ چہکتی ہوئی خالہ اور امی کے پاس آئی یہ دیکھیں میری شاپنگ... آریان صوفے پر بیٹھ گیا اور علیزہ بھی وہیں بیٹھ گئی تھی نشاء نہیں گئی تھی ساتھ؟؟؟ آسماء مشال کو دیکھ کر بولیں... نہیں گئی کام تھا اسے کوئی.. مشال نے کھڑی رہ کر ہی جواب دیا میں بہت تھک گئی سونے جا رہی ہوں... تھکی ہوئی کہہ کر مشال سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی..

رات کافی گہری تھی مشال کو اچانک پیاس محسوس ہوئی وہ اٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے پانی لینے لگی مگر جگ خالی تھا... اسے بھی ابھی خالی ہونا تھا وہ منہ بسورتی بستر سے اٹھی اور کمرے سے باہر آگئی نیند سے بوجھل آنکھیں بمشکل کھولے سیڑھیاں اتر رہی تھی.. کہ سامنے کچھ دیکھ کر اس کی پوری آنکھیں کھل گئیں آریاں کچن میں کچھ ڈھونڈتا نظر آیا.. آپ کو کچھ چاہیے..؟؟ مشال نے کچن کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا.. آریان جو کچن میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا مشال کی آواز پر چونکا

نہیں کچھ نہیں.... مشال کو دیکھ کر کہتا ہوا باہر نکل گیا.... کچھ چاہیے تو بتا دیں... مشال پھر سے پوچھنے لگی کیونکہ وہ بے مطلب تو کچن میں آنے سے رہا

ہاں وہ مجھے بہت تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اس لئے کافی بنانے آگیا.... میں بنا دیتی ہوں.... مشال جو نیند میں تھی آریان کو دیکھ کر اڑ ہی چکی تھی کافی بنانے کے لئے کچن کی طرف بڑھ گئی... اب آریان لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ گیا اور مشال کو دیکھنے لگا جو کافی بنانے میں مصروف تھی مشال کافی بنا کر آریان کی طرف آئی جو اب موبائل میں متوجہ تھا کافی!... مشال نے کافی آگے بڑھائی آریان نے کافی کا کپ

تھام کر مسکراتے ہوئے تھینکس کہا یور ویلکم!....بڑی فخریہ انداز میں کہتی مشال پانی لے کر سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی...اس کے اس انداز پر آریان سوچ میں پڑ گیا پھر مسکراتے ہوئے سر جھٹک کر کافی پینے لگا....

سب ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے کہ آریان نیچے آیا

اسلام و علیکم!...کرسی کو کھسکا کر بیٹھ گیا

آریان بیٹا خیریت ہے اتنی دیر سے اٹھے ہو آج..؟؟؟ آسماء نے پوچھا...جی خالہ وہ بس رات کو تھکن محسوس ہو رہی تھی تو کچن میں کافی بنانے آگیا تھا آریان نے خالہ کو وضاحت دینا چاہی..بیٹا تو تم کسی سے کہہ دیتے تمہیں کیا بھلا چیزوں کا پتا...کے اچانک خالہ بول پڑیں

نہیں خالہ میں کچھ ڈھونڈ تا کہ اتنے میں مشال آگئی تھی تو اس نے بنا کر دے دی... آریان نے اپنی بات مکمل کی

اوہ..اچھا آسماء نے یہ سن کر سکھ کا سانس لیا

مشال!تم اتنی رات کو نیچے کیسے آگئی..؟؟علیزہ مشال پر نظریں جما کر پوچھنے لگی

مجھے پیاس لگی تھی تو نیچے آگئی...مشال نے جواب دیا....آریان بھائی یو آر لکی کے مشال آپی نے آپ کو کافی بنا کر دے دی ورنہ تو وہ جاگ بھی رہیں ہوں تو کسی کو بنا کرنا دیں.....مشال کو چھیڑنے کے لیے

رمشاہ نے کہا جس پر مشال اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے اعلان کر رہی ہو کہ تم بچو مجھ سے سب میں ایک ہنسی گونجی...

مہندی کا وقت آپہنچا ہر طرف خوشیوں کے شادیانے بج رہے تھے دلہن کو تیار کیا جارہا تھا مشال اور رمشاہ تیار ہو رہی تھیں نشا بھی ان کے ساتھ تھی جہانزیب کی بہن فاریہ بھی آچکی تھی سب مہمان آہستہ آہستہ آتے جارہے تھے آریان بھی اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا...

فاریہ کا ایک بڑا بیٹا رامش اور دو بیٹیاں عائشہ اور شیزہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے

آسماء مشال بیٹی نظر نہیں آرہی کہاں ہیں وہ؟؟؟ فاریہ نے پوچھا.... آپا بچیاں تیار ہو رہی ہیں... جاؤ عائشہ اور شیزہ دیکھ کر آؤ کتنی دیر ہے... وہ دونوں آسماء کے کہنے پر چلی گئی آریان زینے اتر کر نیچے آرہا تھا... وہ بوڑھے رنگ کا کرتا جو کہ ٹخنوں سے اوپر تھا سفید شلوار اور پیروں میں کھوسہ اور گلے میں بریک رنگدار دوپٹا لپیٹے ہوئے خاصہ خوبصورت لگ رہا تھا... لاؤنج میں بیٹھے سب لوگوں سے ملا اور رامش سے مصافحہ کر کے صوفے پر بیٹھ گیا.... رمشاہ سیڑھیوں سے اترتی نظر آئی اس کے ساتھ عائشہ اور شیزہ بھی تھیں رمشاہ اپنی پھوپھو سے ملی اور رامش سے بھی.. ہماری بیٹی تو ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے... بیٹا مشال نہیں آئی اب تک!! انہوں نے مسکراتے ہوئے رمشاہ سے کہا.... آپ کو تو پتہ ہی ہے مشی آپی اتنی جلدی تیار نہیں ہوتیں.... رمشاہ نے جواب دیا... ہاں یہ تو ہے فاریہ ہنسی آریان اب موبائل میں متوجہ تھا مگر ان کی باتیں سن رہا تھا

چلو میں علیزہ سے مل آتی ہوں.... کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد فاریہ بولی.... میں بھی چلتی ہوں آسماء بھی فاریہ کے ساتھ چل پڑی

سعدیہ باہر مہمانوں میں مصروف تھی رمشاہ بھی کزنز کے ساتھ باہر مہمانوں سے ملنے چلی گئی رامش اور آریان لاؤنج میں بیٹھے تھے آریان کو کچھ یاد آیا تو سیڑھیاں چڑھ کے جانے لگا کہ اچانک اس کا ٹکراؤ کسی سے ہوا.... اس نے سنبھل کر آنے والے کو دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا وہ مشال تھی جو جامنی رنگ کا لہنگا اوپر مہندی رنگ کی قمیض جس پر گوٹے کا خوبصورت کام تھا اور بازو کہنیوں سے اوپر تھے اور گلے میں لال رنگ کا ڈوپٹہ تھا جس کے کناروں پر گولڈن رنگ کی لیس تھی

کافی خوبصورت لگ رہی تھی گویا قیامت ڈھا رہی ہو کہ دیکھنے والا نظر نہ ہٹا سکے اور آریان کا بھی یہی حال تھا سوری! میں نے دیکھا نہیں... آریان نے بمشکل اس سے نظریں ہٹا کر معذرت کی.... مشال بھی آریان کو ایسے ہی دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا

کوئی بات نہیں مشال کہتی ہوئی سیڑھیوں سے نیچے چلی آئی اور آریان مسکراتا ہوا اوپر چلے گیا

مشال لاؤنج میں پہنچی تو وہاں رامش کو صوفے پر بیٹھے پایا اتنی دیر میں اس کے کانوں میں آواز آئی...

ماشاءاللہ میری بیٹی تو پڑیوں سے بھی حسین لگ رہی ہے مشال نے مڑ کر دیکھا تو خوشی سے پھوپھو سے ملی جس پر رامش نے نظر اٹھا کر مشال کو دیکھا

اتنی ہی دیر میں علیزہ کو لایا گیا سب لڑکیاں اسے لے کر آ رہی تھیں اور پھولوں سے سجی سیج پر بٹھایا گیا مشال اور نشا ایک ہی ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھیں نشا کی نظر آریان پر پڑی.....یار وہی ہے نا تمہارا کزن جو باہر سے آیا ہے کیا غضب ڈھا رہا ہے.... نشا آریان کو دیکھتی ہوئی بولی مشال نے نشا کی نظروں کا تعاقب کیا تو اس کی نظر آریان پر پڑی

ہاں وہی ہے.... مشال سیدھی ہو کر بولی.....اس پر تو کوئی بھی فدا ہو جائے گی.... اس کی شادی تو نہیں ہونے والی؟؟؟؟ نشا تجسس کے مارے پوچھنے لگی.... تم ہو جاؤ پھر فدا... میرا نہیں خیال کیونکہ ابھی تک کوئی ذکر نہیں ہوا اس بارے میں... مشال بنا کسی تاثرات کے بولی

ارے میں اپنی بات نہیں کر رہی تمہاری بات کر رہی ہوں تمہیں کیسا لگا؟؟؟ خیر مجھے اس میں ایسا کچھ نہیں لگا... مشال منہ بنا کر بولی..ہاں بھائی تم جیسی نخرے باز کو کوئی نخرے والا ہی ملے گا یہ بیچارہ تمہیں نہیں سنبھال سکتا نشا چھیڑتے ہوئے بولی جس پر مشال اسے غصے سے دیکھنے لگی

رمشاہ کمرے میں داخل ہوئی

..

مشی آپی اٹھ بھی جائیں سورج سر پر ہے کتنا سوئنگی ہم علیزہ آپی کو پارلر لے کر جا رہے ہیں جلدی اٹھیں... جس پر مشال چونک کر اٹھی میں اتنی دیر تک سوتی رہی بھلا مجھے اٹھا تو دیتے..... اٹھتے ساتھ ہی بولی

خاصی دیر بعد جب مشال نیچے آئی... کہاں گئے یہ سب؟؟؟ امی کو دیکھ کر بولی.... اٹھ گئی جناب شکر ہے مشال کو دیکھ کر امی نے بولا..... وہ سب تو جا چکی ہیں تمہارا انتظار کر کے اب امی ٹیبل پر کھانا لگانے لگیں لیکن مجھے چھوڑ کر؟؟ میں کیسے جاؤں گی اب؟؟؟ ...مجھے نہیں پتا میں آج گھر تیار نہیں ہونے والی.... مشال منہ بسورتے ہوئے بولی.... اگر تمہیں جانا ہے تو جلدی کھانا کھاؤ آریان تمہیں لے جائے گا امی کہہ کر چلی گئیں..... مشال نے نظر گھمائی ادھر ادھر دیکھا اس کی نظر آریان پر پڑی جو لاؤنج میں خالہ سعدیہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس نے سکھ کا سانس لیا اور کھانے کی میز کی طرف بڑھ گئی .

...

اف!! خاصی گرمی ہے آج... گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے مشال بولی جس پر آریان نے گاڑی کا اے سی چلا دیا ..

¤----------¤

ہال میں ہر طرف گہما گہمی اور ہلچل مچی ہوئی بارات آچکی تو دلہن کو لایا گیا رمشاہ اور مشال علیزہ کو لا رہی تھیں... مشال نے کام والی گولڈن قمیض اور لال شلوار پہنی تھی اور دوپٹا جس پر قمیض کی طرح ہلکا کام ہوا تھا بے حد دلکش لگ رہی تھی.... پھر وہ وقت آگیا جب ایک بیٹی اور ایک بہن کو اپنا گھر چھوڑ کر جانا پڑتا ہے اور علیزہ بھی جانے لگی مشال نے روتے ہوئے علیزہ کو گلے لگایا اور رمشاہ بھی روتے ہوئے اس کے گلے لگی پھر نشا ملی امی بھی ملیں آریان علیزہ کے سر پر قرآن رکھے ہوئے تھا اس کی نظر روتی ہوئی مشال پر پڑی جو روتے ہوئے بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی....

¤----------¤

گھر میں داخل ہوتے ہی آریان کی نظر لان میں بیٹھی مشال پر پڑی جو غمزدہ نظر آرہی تھی چلتے چلتے مشال کے پاس پہنچا آریان نے سفید شرٹ اور سیاہ کوٹ پہنا تھا جس میں وہ کافی جچ رہا تھا

لڑکیاں روتے ہوئے بالکل اچھی نہیں لگتیں... مشال کے پاس زمین پر بیٹھتے ہوئے بولا مشال نے سر اٹھایا آریان کو دیکھ کر پھر جھکا لیا..... تھینکس فور کمپلیمنٹ..... وہ بنا تاثرات کے بولی..... اٹس اوکے

مائی ڈیئر کزن میں نہیں چاہتا کوئی اور تمہیں یوں روتا دیکھ کر ڈر جائے اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولا اس نے مشال کو غصہ چڑھا دیا

آپ کا مطلب... میں اتنی زیادہ ڈرونی لگ رہی کہ کوئی بھی ڈر جائے گا؟؟؟؟مشال لب پینچتے ہوئے بولی

بالکل! آریاں کندھے اچکاتے ہوئے بولا.....مشال میں اتنا حوصلہ نہ تھا کہ وہ آرام سے کسی کی بات سن لیتی اور وہ بھی آریان کی وہ غصے سے اٹھی اور پاؤں پٹختی جانے لگی کہ اچانک آریان نے اس کا بازو تھام لیا

یار میری پوری بات تو سن لو مشال.... آریان اس کا بازو تھامے ہوئے بولا...اور کوئی کمپلیمنٹ بھی دینا باقی رہ گیا ہے...مشال جو غصے میں تھی اس کے ہاتھ کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوا کر بولی

ہاں بالکل! آریان اسی طرح مسکراتے ہوئے بول رہا تھا مشال اسے عضریلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی

میرا مطلب تھا تم روتے ہوئے پیاری نہیں لگتی مگر مسکراتے ہوئے واقعی بہت پیاری لگتی ہو... آریان اس کی عضریلی آنکھوں سے بچنے کے لئے یکدم بولا یہ سننا تھا کہ مشال کا غصہ بھک سے اڑ گیا اب آنکھوں میں غصے کی جگہ حیرت تھی عجیب سی حیرت اس کا منہ سرخ پڑ گیا مشال کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہے وہ کچھ کہے بغیر ہی وہاں سے چلی گئی آریان اسے مسکرا کر جاتے ہوئے دیکھتا رہا...

¤--------¤

شادی کے دو دن بعد آج علیزہ اور احسن کی دعوت تھی مشال اپنی امی کے ساتھ کاموں میں ہاتھ بٹا رہی تھی ڈور بیل کی آواز آئی رمشاہ دروازہ کھولنے کے لیے گئی مشی آپی نشا آپی آئی ہیں.... رمشاہ کی آواز آئی

مشال اب نشا کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی.... وہ لوگ آتے ہی ہونگے اور میٹھے میں کچھ نہیں بنا آسماء صوفے پر بیٹھی ہوئی بولی

چلیں آنٹی میں اور مشال کچھ بنانے کی کوشش کرتے ہیں... نشا مشال کا بازو پکڑے کہہ کر کچن میں چلی گئی... دھیان رہے میٹھا ہی بنے کچھ اور نا بن جائے رمشاہ ہنستے ہوئے بولی ..

شام کا وقت ہو چکا تھا سب آ چکے تھے کھانے سے فارغ ہو کر اب لاؤنج میں بیٹھے گپ شپ لگا رہے تھے آریان بھی کام سے آ چکا تھا عائشہ شیزہ اور رمشاہ آپس میں باتیں کر رہی تھیں علیزہ نشا اور مشال کے

ساتھ کچن میں باتیں کر رہی تھی ویسے کیا بنا ہے میٹھے میں ؟؟علیزہ نے پوچھا.... جب کھائیں گے سب تو پتہ چل ہی جائے گا مشال چائے ڈالتے ہوئے بولی

مشال اب لاؤنج میں سب کو چائے اور ساتھ میں میٹھا پیش کر رہی تھی.... ماشاءاللہ بڑے مزے کی ہے یہ سویٹ ڈش... پھوپھو فاریہ کھاتے ہوئے بولیں... آخر بنائی کس نے ہے.... مشال فخریہ انداز میں بولی

ہماری بیٹی ماشاءاللہ بڑی جو ہو گئی ہے فاریہ مسکراتے ہوئے بولی.... ہاں اب اس کی شادی کا بھی سوچنا چاہیے... خالہ سعدیہ نے کہا.... خالہ آپ کو یہی بات یاد آنی تھی کچھ اور بھی کہہ سکتی تھیں آپ... مشال سعدیہ کی بات پر چونک کر بولی سب ہنسنے لگے

احسن بھائی آپ نے نہیں بتایا کیسی لگی سویٹ ڈش؟؟ مشال اب احسن کو مخاطب کر کے پوچھ رہی تھی جو رامش اور آریان کے ساتھ بیٹھا سویٹ ڈش کے مزے لے رہا تھا

اتنے مزے کی ہے کہ بندہ کھاتا ہی رہے.... احسن مزے لیتے ہوئے بولا... ہم بھی یہی ہیں ہم سے بھی پوچھ لو کیسی لگی؟؟؟ آریان نے بولا.... اس کی ضرورت نہیں... مشال منہ سوار کر بولتی ہوئی علیزہ اور نشا کے ساتھ بیٹھ گئی...

رات کافی ہو چکی تھی سب گھر جا چکے تھے

مشال امی کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی... چلیں مجھے صبح جلدی جانا ہے سونے جا رہی ہوں.... مشال کہہ کر چلی گئی

¤----------¤

آسماء ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی رمشاہ، آریان، جہانزیب اور سعدیہ سب ٹیبل پر موجود تھے

مشال بھاگتی سیڑھیاں اترتی ہوئی ٹیبل کے پاس آئی مجھے بہت دیر ہو گئی نشا نے جلدی بلایا تھا... جوس کا گلاس پکڑتی بولی اور جلدی سے جوس پینے لگی.... ارے! ناشتہ تو کر لو... آسماء بولی..... نہیں میں وہاں

جا کر کرلوں گی خدا حافظ !... کہہ کر جوس کا گلاس رکھ کر چلی گئی .....توبہ ہے اس لڑکی کی.....
آسماء بیٹھتی ہوئی بولی

مشال یونیورسٹی کی کنٹین میں نشا کا انتظار کرنے لگی کچھ وقت گزر گیا

ہیلو ڈیئر فرینڈ کیسی ہو؟؟؟نشا کی پیچھے سے آواز آئی

ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے؟ مشال نے اسے دیکھے بغیر جواب دیا تھا اور نشا وجہ جان گئی تھی .... یار
سوری تھوڑا کام پڑ گیا تھا ورنہ ٹائم پر آتی... نشا معذرت کرتے ہوئے بولی

میں بغیر ناشتہ کئے آئی بس اس لیے کہ تم نے جلدی بلایا تھا.... وہ منہ بناتے ہوئے بولی

میری جان میں نے بھی ناشتہ نہیں کیا آؤ ہم کچھ مزے کا کھاتے ہیں..... نشا منانے کے انداز میں بولی

اچھا تم بتاؤ پہلے اپنی ضروری بات پھر کھاتے ہیں.... مشال کو اس کی بات یاد آ گئی... ہاں وہ بھی بتاتی ہوں پہلے کچھ لے لیں خالی پیٹ نہیں گزارا..... نشا مشال کا بازو پکڑتے ہوئے لے گئی اب وہ لوگ آرام سے کھانا کھانے لگے

ہاں اب بتاؤ جلدی سے ..... مشال نے اپنا سوال پھر دہرایا ممم... میری wedding date فیکس ہو گئی ہے... نشا مسکراتے ہوئے بولی.... کیا؟ کب؟ کیسے؟ جس پر مشال چونک پڑی.... ہاں، پرسوں، جیسے ہوتی ویسے،... نشا اسی انداز میں بولی..... یار نہ کرو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟ مشال کو یقین آنے میں کچھ دیر لگی

یار کل بتا دیتی مگر ہم مصروف تھے اس لئے آج بتا رہی ہوں.... نشا بولی ....یار ..... congratularions مشال بہت خوش ہوئی.... ہاں لیکن ایاز پاگل ہو گیا ہے مجھے دھمکا رہا نشا کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی.... تم اسے چھوڑو اس جیسے دھمکیوں کے علاوہ کچھ کر بھی نہیں سکتے مشال نے تسلی دی

چلو لیکچر سٹارٹ ہونے لگا ہمارا....

مشال دوپہر کے وقت گھر واپس آچکی تھی رمشاہ کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تھی اور آسماء کچن میں کھانا بنا رہی تھی اتنے میں آریان بھی آگیا مشال کی نظر لاؤنج میں آتے آریان پر پڑی جو پولیس آفیسر کی یونیفارم میں خاصا اچھا لگ رہا تھا.... واؤ ہمارے گھر پولیس آفیسر آئیں ہیں آج.... رمشاہ آریان کو گھورتی ہوئی بولی جس پر آریان ہنس پڑا اور بولا... آج نہیں روز آئے گا یہ پولیس آفیسر... کہتا اب وہ سیڑھیاں چڑھ کر چلا گیا مشال اٹھ کر کچن کی طرف آگئی اور امی کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگانے لگی....

سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے جہانزیب اکثر کام سے دیر سے ہی آتے تھے اور آج بھی دیر سے ہی آنا تھا مشال کھانا کھاتے ہوئے کسی سوچ میں گم نظر آرہی تھی.. مشال کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟؟؟ مشال آسماء کی آواز پر چونکی وہ.... میں کھا رہی ہو جلجھلا کر بولی___ کیا ہوا سب خیریت تو ہے نا؟؟ آسماء کو مشال کا یہ رویہ عجیب لگا

جی سب خیریت ماما.... مشال نے سرسری سا کہا

آریان کی نظر مشال پر پڑی جو واقعی پریشان نظر آرہی تھی.... وہ ماما مجھے آپ سے بات کرنی تھی.... مشال بلا آخر بول پڑی.... ہاں کہو... کیا بات ہے؟؟... ہمارا ٹرپ جارہا ہے امتحان سے پہلے مری.... تو مجھے بھی جانا ہے.... مشال آہستہ بولی... ہاں چلی جاؤ مگر ساتھ کسی بڑے کو لے جاؤ... آسماء نے فوری حامی بھر لی... ماما اس کی ضرورت نہیں ہم سب فرینڈز ہونگے اور نشا بھی ہے میرے ساتھ... مشال فوراً بولی مگر پھر بھی گھر میں سے کسی کا جانا ضروری ہے اکیلے تو تمہیں نہیں جانے دوں گی... آسماء بولی.. ماما میں بچی تو نہیں ہوں جاسکتی ہوں.. مشال اپنے دفاع میں بولی..

نہیں! آریان تمہارے ساتھ جائے گا.. آسماء نے فیصلہ سنایا جس پر آریان چونکا.. ماما! بس کہہ دیا نا.... مشال کچھ کہتی کہ آسماء نے ٹوک دیا اس بار ان کی گفتگو میں آریان نے مداخلت کی... سوری.. خالہ میرا نہیں خیال کہ مجھے میری ڈیوٹی سے اوف ملے گا..... مشال نے آریان کو دیکھا....

تو کوئی بات نہیں... میں فاریہ آپا سے بات کرکے رامش کو ساتھ بھیج دوں گی... آسماء نے دوسرا ہتھیار اٹھالیا.. ماما! پلیز میں جاسکتی ہوں کچھ دنوں کی تو بات ہے.. مشال نے التجائی انداز میں بولا... خالہ اگر آپ کو میری بات بری نہ لگے تو میں تو کہوں گا کہ اسے اکیلے جانے دیں وہ بچی نہیں ہے اچھے اور برے میں فرق جانتی ہے... آریان مشال کی روہانسی شکل دیکھتے ہوئے بولا... مگر بیٹا!... ماما! پلیز مشال نے

آسماء کی سنے بغیر پھر التجا کی... آسماء جانے دو نا کیوں ضد کر رہی ہو.... اب کی بار سعدیہ بولی... جو مرضی کرو... اپنے بابا سے خود ہی کہہ دینا....

وہ میں کرلوں گی... مشال بے تحاشا خوش ہوئی اور آریان کی طرف شکر کے انداز میں دیکھ کر پھر کھانا شروع کر دیا...
مشال اپنے کمرے میں پیکنگ کر رہی تھی اس کے جانے میں دو گھنٹے رہ گئے تھے وہ بیگ میں اپنے کپڑے ڈال رہی تھی کہ موبائل کی رنگ ہوئی نشا کی کال تھی..

ہیلو مشال! یار ریڈی ہو تم؟؟؟

ہاں بس سامان رکھ رہی ہوں تم بتاؤ تم تیار ہو؟؟؟؟ میں نکل رہی ہو تم جلدی سے نکل جانا.... چلو میں بھی بس نکلنے لگی مل کر بات ہوتی ہے.... مشال نے کہہ کر فون بند کر دیا اور بیگ پکڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی سیڑھیاں اترتی ہوئی ماں کو دیکھا... ماما! ڈرائیور سے کہیں میرا سامان گاڑی میں رکھ دے ڈرائیور کو تو کام پر بھیجا ہے وہ گھر نہیں ہے.. آسماء مشال کا سامان دیکھتی ہوئی بولی جس پر مشال حیران رہ گئی.... کیا مطلب؟ اب میں کیسے جاؤں گی؟؟ دیر ہو جانی مجھے.... مشال پریشان ہو کر بولی آریان فون

سنتا ہوا لاؤنج میں آرہا تھا اس کی نظر مشال اور اس کے سامان پر پڑی کیا ہوا خالہ سب خیریت ؟؟؟ آسماء سے مخاطب ہو کر پوچھا.... بیٹا وہ مشال کو جانا تھا اور ڈرائیور گھر پر نہیں آسماء بولی... میں چھوڑ آتا ہوں.... آریان اب مشال کا سامان پکڑ کر لے جارہا تھا... چلو دھیان سے جانا آسماء مشال کو گلے لگارہی تھی مشال سب سے مل کر باہر گاڑی کی طرف آگئی جس میں آریان اس کا انتظار کر رہا تھا...

گاڑی میں خاموشی تھی اور آریان سامنے نظریں جمائے گاڑی چلا رہا تھا... تھینکس کل کے لیے.. مشال نے آریان کو دیکھ کر بولا... کس لیے؟ آریان سامنے ہی دیکھ رہا تھا کل آپ نے جو بھی ماما سے کہا اس کے لئے ....ورنہ وہ مجھے آنے ہی نہ دیتیں ...اب مشال اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر بول رہی تھی... میری جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو وہ بھی شاید یہی کرتا... آریان اسی طرح بے تاثر گاڑی چلاتا رہا
مشال ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے لگی گاڑی میں پھر خاموشی چھا گئی کب تک واپسی ہو گی تمہاری ؟؟؟.. آریان سامنے دیکھتا ہوا بولا... ہوں؟ مشال چونکی ایک ہفتے بعد... مشال ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے ہوئے بولی ....یونیورسٹی پہنچ گئے نشا گیٹ پر ویٹ کرتی نظر آئی مشال گاڑی سے اتر گئی اور آریان سامان نکالنے لگا ...

¤--------¤

مری کی ٹھنڈی فضاؤں میں مشال بہت خوش نظر آ رہی تھی... وہ اپنے گروپ کے ساتھ پہاڑ چڑھ رہے تھے بہت سے لوگ تھک گئے تو کسی جگہ آرام کے لئے بیٹھ گئے

یار! اتنی اچھی opportunity مل رہی تھی... لے آتی اپنے کزن کو نشا پانی پیتے ہوئے بولی.... تم پاگل ہو نشا وہ ساتھ آ جاتا تو ہم پر پابندیاں لگ جاتی یہ نہیں کرو وہ نہیں کرو.... مشال منہ بناتے ہوئے بولی

تم فضول میں بچارے کے پیچھے پڑی رہتی ہو وہ ایسا بالکل نہیں ہے.... نشا آریان کی حمایت میں بولی نشا تم چاہ رہی ہو تو میں یہاں سے اٹھ جاتی ہوں.... مشال غصے سے بولی--- سوری.... میں مذاق کر رہی تھی... نشا یکدم چپ ہو گئی.... نہ جانے کیوں مگر مشال کو آریان کی تعریف سننا ہضم نہیں ہوتا تھا..

¤--------¤

ہفتہ کیسے گزر گیا پتا بھی نہ چلا مشال اور نشا یونیورسٹی میں انتظار کر رہے تھے

چلو اب انگشابم کی تیاری کرو اور پھر میری شادی کی تیاری کرو اور پھر رزلٹ کی میں کسی اور کی تیاری کروں نہ کروں تمہاری شادی کی ضرور کروں گی.... مشال مسکرا کر بولی.. کچھ دیر باتیں کرتی رہیں مشال کا ڈرائیور آ گیا تو پہلے نشا کو ڈراپ کر کے پھر وہ خود گھر آ گئی

¤----

گھر کے ماحول میں کافی تبدیلیاں آ چکی تھیں رمشاہ کے امتحان ہو رہے تھے اور آریان ڈیوٹی کی وجہ سے بہت کم گھر نظر آتا تھا آسماء اور سعدیہ گھر کے کاموں میں مصروف رہتی تھیں اور مشال بھی امتحان کی تیاریوں میں لگی تھی

سب کھانے کی ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے اتوار کا دن تھا اس لئے سب موجود تھے رمشاہ امتحانات سے فارغ ہو چکی تھی

امی کل میرا پہلا پیپر ہے تو آج میرے کمرے میں کوئی بھی نہ آئے....مشال کھاتے ہوئے بولی

کوئی سے مراد میں ہوں نا؟؟رمشاہ منہ بناتے ہوئے بولی.....ہاں بالکل! آپ تو بڑی سمجھدار ہو گئی ہیں مشال نے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔ہوں... نہیں آؤں گی۔۔رمشاہ نے منہ بنالیا...اچھا چلو آرام سے ناشتہ کرلو... آسماء بولی

مشال کمرے میں بیٹھی پیپر کی تیاری کر رہی تھی کہ فون کی رنگ ہوئی نشا کی کال تھی

ہیلو نشا!.. ہیلو مشی کیسی ہو؟؟؟ میں ٹھیک تم کیسی ہو ؟؟ آئی ایم آل رائٹ.... بتاؤ تیاری کیسی جا رہی ہے؟؟؟ ہاں بس ہو رہی ہے دیکھو اب... مشال بیڈ پر ٹیک لگائے بولی--- چلو صحیح ہے تم پھر کرو تیاری میں بھی کر رہی ہوں... اوکے... کال بند ہو گئی شام کا وقت ہو چکا تھا مشال ابھی بھی پڑھنے میں مصروف تھی اور ویسا ہی ہوا تھا جیسا اس نے کہا تھا کوئی بھی کمرے میں نہیں آیا تھا مشال نے گہری سانس لی وہ تھک گئی تھی اور بھوک محسوس ہو رہی تھی... بستر سے اٹھی اور دروازہ سے باہر نکل گئی سیڑھیاں اتر رہی تھی اس کی نظر لاؤنج میں بیٹھی رمشاہ پر پڑی نظر ادھر ادھر دہرائی اور کوئی نظر نہ آیا وہ رمشاہ کے پاس لاؤنج میں آئی.. کوئی نظر نہیں آرہا سب کہاں ہیں؟ ؟؟ رمشاہ سے پوچھا ... آگئیں آپ . ..بابا تو صبح سے گئے ہوئے ہیں آریان بھائی شاید دوستوں کے ساتھ ہیں اور ماما خالہ کسی سے ملنے گئی ہیں اور میں اکیلی یہاں بور ہو رہی ہوں رمشاہ نے بولا

اچھا گھر میں بس ہم دونوں ہی ہیں... مشال نے کچھ سوچتے ہوئے بولا اسے بہت بھوک محسوس ہو رہی تھی وہ اب کچن کی طرف آ گئی کچھ کھانے کو دیکھنے مگر کچھ نہیں ملا وہ منہ لٹکائے ہوئے رمشاہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی

ماما خالہ کب آئیں گے؟؟؟

کچھ پتا نہیں بتا کر نہیں گئے وہ... مشال نے گہری سانس بھری سر صوفے سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں مشی آپی آپ اور میں کہیں چلیں؟؟ رمشاہ نے التجائی انداز سے پوچھا مشال نے آنکھیں کھول لیں تم اور میں اکیلے کہاں جائیں گے؟؟؟

آریان بھائی کو بلا لیتے ہیں نا وہ ہمیں لے جائیں گے.... مگر ان کو کیسے بھلائیں گے ہم؟؟؟.. میرے پاس تو نہیں نمبر ان کا.... مشال کو پہلی بار رمشاہ کی کوئی بات صحیح لگی تھی کیونکہ وہ خود بھی کسی کا انتظار کر رہی تھی....

رکیں ذرا...!!رمشاہ کہتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کچھ دیر بعد وہ ہاتھ میں موبائل پکڑتے ہوئے واپس اپنی جگہ پر آ گئی

یہ لیں....اس میں آریان بھائی کا نمبر ہے....پر میرے پاس بیلنس نہیں....

تمہارے پاس اس کا نمبر کیا کر رہا ہے؟؟؟مشال رمشاہ کو تجسس بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی---آج ضرورت پڑ گئی نا....بس اسی لیے رمشاہ نے مشال کو لاجواب کر دیا...

مگر میں کہوں گی کیا؟؟؟؟نمبر ڈائل کرتے ہوئے بولی

بس آنے کا بول دینا...

مشال نے کان پر فون لگایا دوسری طرف رنگ جا رہی تھی

ہیلو...

ہیلو کون؟؟؟ آریان کی آواز آئی

م-مشال بات کر رہی ہوں مشال نے جھجکتے ہوئے بولا....

اوہ مشال! کیسی ہو؟؟؟ آریان اب پر جوش آواز میں بولا

میں ٹھیک آپ کیسے؟؟؟ میں بھی بالکل ٹھیک ہوں... خیریت ہے؟ تم نے مجھے کال کی؟؟؟ مطلب سب ٹھیک تو ہے؟؟؟ وہ رمشاہ ضد کر رہی تھی کہ آپ کو کال کر کے کہوں کے گھر آجائیں....

اچھا میں آجاتا ہوں... کوئی ضروری کام ہے؟؟؟؟

وہ باہر جانا چاہ رہی ہے گھر پر کوئی نہیں ہے اس لئے

آہاں... صرف اسی نے جانا ہے کیا؟؟ آریان جیسے کچھ جاننا چاہ رہا تھا... ہاں جی صرف اسی نے.... مشال نے بڑی مہارت سے جھوٹ بولا

اچھا اسے کہہ دو میں آرہا ہوں ریڈی ہو جائے..... دوسری طرف سے کال بند ہو گئی

مشال نے سکون کا سانس لیا

تیار ہو جاؤ وہ آرہے ہیں.... مشی آپی آپ نے جھوٹ کیوں بولا؟؟؟؟ رمشاہ مشال پر نظریں جما کر بولی میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا صرف تم ہی جا رہی ہو... مجھے بہت کام ہے.... مشال اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی

مشال دوبارہ تیاری میں مصروف ہو گئی کافی دیر گزر گئی مشال کو اب شدید بھوک محسوس ہو رہی تھی اس کا صبر جواب دے گیا تھا... بستر سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی اب تک تو رمشاہ بھی جا چکی ہو گی.... میں کیا کروں ؟؟مشال سیڑھیاں اترتی خود سے بات کر رہی تھی کہ اس کی نظر لاؤنج میں بیٹھی رمشاہ پر اور آریان پر پڑی جو کچھ کھا رہے تھے

مشال لاؤنج میں پہنچی... مشی آپی آجائیں آپ بھی کھالیں پیزا بہت مزے کا ہے.... دمشاہ کھاتے ہوئے بولی... آپ لوگ تو باہر جانے والے تھے نا؟؟ مشال نے آریان کو دیکھتے ہوئے بولا... ہاں جانے والے تھے مگر میں نے گھر ہی آرڈر کر لیا..... کیونکہ باہر سے زیادہ گھر میں مزہ آتا ہے.... آریان نے کہا.... اور ویسے بھی میرا پیٹ کہہ رہا ہے کھالو بعد میں شاید نہ ملے آریان مشال کو دیکھ کر مسکراتا ہوا بولا.

...

آجائیں مشی آپی جلدی سے.... رمشاہ نے مشال کا بازو پکڑتے ہوئے بٹھا دیا مشال کا صبر جواب دے گیا تھا اور اس نے کھانا شروع کر دیا...

کچھ دن مشال امتحانات میں مصروف رہی کبھی کمبائن سٹڈیز کے لیے نشا کے گھر چلے جاتی تھی یا نشا اس کے گھر آجاتی.. اسی طرح دو ہفتے گزر گئے اور اب مشال امتحانات سے فارغ ہو چکی تھی اب وہ نشا کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھی نشا کی شادی میں چند دن باقی رہ گئے تھے

¤-------¤

لاؤنج میں بیٹھے آسماء اور سعدیہ آپس میں بات چیت کر رہے تھے مشال فون میں متوجہ تھی اور آریان بھی وہیں بیٹھا ہوا تھا

میں تو علیزہ آپی کے بعد سے بور ہو گئی ہوں مشی آپی تو مجھے ٹائم ہی نہیں دیتیں.... رمشاہ لاؤنج میں آتے ہوئے بولتی صوفے پر بیٹھ گئی...

تو آپ مجھ سے بات کر لیا کرو.... آریان دمشاہ کی سن کر مسکرا کر بولا....مشال موبائل میں لگی ہوئی تھی اور ان کی باتیں بھی سن رہی تھی.. آریان بھائی باہر گھومنے چلیں؟؟...رمشاہ نے فرمائش کی

ہاں چلو چلتے ہیں..... آئسکریم کھانے چلتے ہیں.... آریان نے فوراً حامی بھر لی.... ہاں مزا آئے گا مشال ابھی بھی موبائل میں ہی گھسی ہوئی تھی آئسکریم کے نام پر اس کا بہت دل چاہا مگر وہ بھی پکی تھی جب تک اسے کوئی دعوت نہ دیتا وہ بھی جانے والی نہیں تھی

لگتا ہے آپ کی مشی آپی کو آئسکریم پسند نہیں ہے.... آریان اب مشال کو دیکھ کر بولا جس پر وہ جھجکی.... کیسی باتیں کر رہے ہیں آریان بھائی آئسکریم اور مشی آپی کو پسند نہیں؟؟؟؟...ایسا تو ہو ہی

نہیں سکتا..... آریان کے کہنے پر رمشاہ نے بتایا مشال اب ان دونوں کو دیکھ رہی تھی..... ہاں آریان ان دونوں کو لے جاؤ گھوم پھر آئینگے آسماء نے کہا

رات کافی ہو چکی تھی وہ گھر واپس آ چکے تھے مشال کا منہ بنا ہوا تھا اور رمشاہ خوشی سے صوفے پر آ کر بیٹھ گئی آریان بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا

کیا ہوا مشال؟؟؟ آسماء نے پوچھا---مجھے کیا ہونا ہے؟... مشال نے جواب دیا رمشاہ لب دبائے ہنسی---میں سونے جا رہی..... مشال کہہ کر سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی آریان اور رمشاہ ہنسنے لگے

مشال بستر پر بیٹھی ہوئی تھی اچانک فون کی رنگ ہوئی فون پر نام دیکھ کر اس کے چہرے پر جو غصہ تھا وہ خوشی میں تبدیل ہو گئی

ہیلو نشا کیسی ہو؟ فون کان سے لگاتے ہی فوراً بولی

ٹھیک نہیں ہوں تم مجھ سے کل آ کر مل لو پلیز.... دوسری طرف سے روتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں پہنچی

ہ- ہوا کیا ہے؟؟؟؟...کچھ بتاؤ....مشال اس کی آواز سن کر پریشان گئی

کل آنا یونیورسٹی بائے..

آگے سے یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا

مشال اس کی کال سے پریشان ہو گئی

صبح سویرے مشال سیڑھیاں اترتی نیچے آ رہی تھی آریان کو کہیں جاتا دیکھا.... آریان کام پر جا رہے ہیں آپ؟؟؟ آواز دے کر پوچھا

آریان نے مشال کی آواز سن کر کہا...تم اس وقت کیا کر رہی ہو؟؟

وہ مجھے یونیورسٹی جانا تھا اگر آپ کو پرو بلم نہ ہو تو مجھے چھوڑ دیں گے ؟؟؟.. آہاں.... رات کو تو شاید میں نے سنا تھا کہ تم میرے ساتھ باہر کبھی نہیں جاؤ گی.... آریان اب اسے چھیڑ رہا تھا.... مشال اسے دیکھتی کھڑی رہی

آجاؤ جلدی سے میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں.... کہہ کر آریان باہر چلے گیا.....

نشا تم نے تو رات کو مجھے پریشان کر دیا تھا.... مشال نشا کے ساتھ چلتی چلتی کہنے لگ پڑی نشا کچھ بولے بغیر زمین کو گھورتی جا رہی تھی

میں تم سے بات کر رہی ہوں.... مشال نے اس بار اس کے کندھے کو جھٹکاتے ہوئے بولا.... ہوں ؟؟نشا چونکی...

میری جان بتاؤ تو ہوا کیا ہے ؟؟؟؟ مشال بہت پیار سے اس سے دوبارہ پوچھنے لگی...

کسی ریسٹورنٹ چلتے ہیں.... نشا نے بس اتنا ہی کہا اور دونوں اب یونیورسٹی سے باہر فٹ پاتھ پر چل رہے تھے

میں نے تمہیں ایاز کے بارے میں بتایا تھا نا کہ وہ دھمکا رہا ہے.... نشا سر جھکائے بتا رہی تھی

تم اس کی باتوں کو سیریس کیوں لے رہی ہو؟؟.... مشال کو غصہ آیا

یار مجھے ڈر لگ رہا ہے میں کیا کروں؟... نشا روہانسی ہو گئی

یار نشا دیکھو کل تمہاری مہندی ہے تمہیں خوش ہونے کے بجائے تم اس آدمی کی باتوں سے پریشان ہو رہی ہو جو کچھ کر بھی نہیں سکتا صرف دھمکا رہا ہے....

مشال نے اسے پھر تسلی دینے کی کوشش کی..... مگر یار اگر اس نے واقعی مجھے مار دیا تو؟؟؟؟... نشا نے مشال کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا...

تو میری جان تم فکر نہ کرو اسے تمہیں مارنے کے لیے پہلے میرا مقابلہ کرنا ہو گا.... مشال فخریہ انداز میں بولی نشا خاموش رہی

اب وہ دونوں چلتے چلتے ریسٹورینٹ کے پاس گلی میں آچکی تھیں

اچانک ایک گاڑی ان کے پاس آکر رکی اس میں سے کچھ آدمی نکلے مشال کو ایک طرف دھکا دیتے ہوئے نشا کے پاس پہنچے مشال اچانک دھکا لگنے کی وجہ سے خود کو سنبھال نہ سکی اور اس کا سر زمین پر جا لگا اس نے درد سے کراہتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھا جہاں سے خون رس رہا تھا..... وہ لوگ نشا کو پکڑے کھڑے تھے نشا چیخیں مار رہی تھی.... اتنے میں کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخوں کو دبا دیا.... ایک آدمی کے ہاتھ میں چاقو تھا جو پکڑے نشا کی طرف بڑھ رہا تھا... اتنے میں مشال اٹھی اور اس آدمی کے چاقو والے بازو کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیے پیچھے کھینچ رہی تھی کہ ایک آدمی نے مشال کو پکڑ کے زور سے جکڑ لیا

نشا! نشا! مشال گلا پھاڑ کر چیخیں مار رہی تھی چاقو اب نشا کی گردن پر تھا اور بہت بے رحمی سے پھیر دیا گیا

Posted On Kitab Nagri

ندی کی طرح خون بہہ رہا تھا اب نشا کی چیخیں تھم چکی تھیں اسے مزید کچھ کہنے کی مہلت نا ملی اور وہ زمیں پر ڈھیر ہو گئی مشال کے حواس اڑ گئے وہ بلکل ساکت ہو گئی کچھ دیر کے لیے وہ سوچنے کے صلاحیت کھو بیٹھی.... اس نے آدمی کی گرفت سے نکلنے کی بے حد کوشش کی مگر ناکام رہی.... کہ اچانک اس نے اپنے دانتوں کے ساتھ پوری قوت سے کاٹا جس کی وجہ سے آدمی کی گرفت ذرا ڈھیلی پڑی مشال نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا بھاگ پڑی

پکڑو اسے. ...یہ کہہ کر وہ مشال کے پیچھے بھاگے

مشال بھاگ کر ریسٹورنٹ پہنچی.... چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہی تھی کہ باہر شور کی آواز آئی وہ بے دھڑک کاؤنٹر کی طرف بھاگی اور اندر کی طرف جھک گئی وہ لوگ اب ریسٹورنٹ میں موجود تھے اور آوازیں نکال رہے تھے کرسیوں کو اٹھا کر پھینک رہے تھے اچانک ریسٹورینٹ میں ہر بڑی مچ گئی لوگ جان بچا کر بھاگنے لگے مشال پر خوف طاری تھا اس کی نظر کیبنٹ پر پڑی.... وہ جھکتی ہوئی کیبنٹ کے اندر چلی گئی اور دروازہ آہستہ سے بند کر دیا... اندر اندھیرا چھا گیا تھا مشال نے بیگ سے فون نکال کر جلدی سے ڈائل نمبر ملا کر کان سے لگایا دوسری طرف سے آواز آئی..... ہیلو مائی ڈیئر کزن کیسی ہو؟؟؟... آواز آریان کی تھی

آ- آ- آریان میں یہاں.... وہ لوگ میرے پیچھے پڑے ہیں مجھے مار دیں گے... پلیز جلدی سے آجائیں مشال دھیمی آواز میں بولی مگر روتے ہوئے اس کی آواز ہچکیوں کے ساتھ نکلی

کیا کہہ رہی ہو؟؟ کون پڑا ہے پیچھے؟؟ کہاں ہو تم؟؟ آریان کو مشال کی بات سن کر دھچکا لگا اور بے ساختہ بولا

مشال ریسٹورینٹ کا نام بتاتی ہے.. تم فکر نہ کرو میں بس ابھی پہنچ رہا ہوں.... آریان بولا جبکہ دوسری طرف سے فون بند ہو چکا تھا

ادھر ادھر ڈھونڈنے کے بعد.... اب ایک آدمی کاؤنٹر کی طرف آنکلا آہستہ چلتے چلتے کیبنٹ کی طرف بڑھا... مشال نے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیے تاکہ باہر سانس کی آواز بھی نہ جاسکے اور آنکھیں زور کی میچ لیں... آدمی نے اب کیبنٹ کھولنے کے لیے ہاتھ آگے کیے.... مشال کا سانس تھم گیا اور دل زور سے دھڑکنے لگا آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل رہے تھے کہ اچانک آواز آئی.....

بھائی جلدی نکلیں پولیس آگئی ہے.. مشال کے کان میں آواز پڑی وہ ویسے ہی کتنی دیر سانس روکے بیٹھی رہی اسے اب کیبنیٹ کے ہول سے باہر کوئی نظر نہ آرہا تھا...

مشی! مشی! مشال کہاں ہو تم؟؟؟

کے کچھ دیر میں مشال نے اپنا نام سنا یہ آواز آریان کی تھی مشال کا رکا سانس بحال ہوا.... وہ دروازہ کھولے باہر آئی اس نے اپنی نم آنکھوں سے آریان کو دیکھا وہ اب شکر ادا کر رہی تھی اسے دوسری زندگی ملی تھی...

آریان کی نظر مشال پر پڑی جس کے سر سے ابھی بھی خون رس رہا تھا... مشال میں چلنے کی سکت نہ تھی آریان اس کے پاس بھاگتا ہوا گیا مشال کا ڈوپٹہ اس کے اوپر نہ تھا آریان نے ٹی-شرٹ کے اوپر پہنی ہوئی شرٹ اتار کر مشال کے کندھوں پر دی مشال زارو قطار روتی ہوئی آریان سے لپٹ گئی....

نشا کی تدفین ہے اور مشال ابھی ہوش میں نہیں آئی... آسماء صوفے پر بیٹھے غمگین ہو کر سعدیہ سے کہہ رہی تھی

ہاں... ہم لوگ چلتے ہیں اس کی تدفین میں... سعدیہ نے اس کی بات پر کہا

رمشا آپی کا دھیان رکھنا... صوفے پر بیٹھی رمشاہ سے بولیں جی ماما... رمشاہ نے جواب دیا

مشال کی آنکھ کھلی تو اپنے کمرے کے بستر پر تھی

اس کے ارد گرد ماما بابا خالہ رمشا اور علیزہ سب بیٹھے ہوئے تھے... وہ اٹھ کر بیٹھی اس کا سر بوجھل تھا کے اچانک اس کے سامنے نشا کا چہرا آ گیا وہ چیخیں مارتی رونا شروع ہو گئ

¤-------¤

واقعے کو دو ہفتے ہو چکے ہیں مشی آپی آپ کب تک کمرے میں بند رہیں گی ؟؟ دیکھیں نا ماما بابا بھی پریشان ہو رہے ہیں آپ کی یہ حالت دیکھ کر.... رمشاہ مشال کو سمجھا رہی تھی مشال سر ہاتھوں میں دیے رمشاہ کی بات سن رہی تھی

ان-انہوں نے بے رحمی سے نشا کو مار دیا.. مشال اب سر اٹھائے بول رہی تھی

م-میرے سامنے وہ بہت کوشش کر رہی تھی وہ چیخ رہی تھی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی...م-میں اس کے لیے کچھ نہیں کر پائی.. ظالموں نے میری دوست کو میری نشا کو مار دیا انہوں نے رمشاہ مار دیا اسے.... مشال دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑ کے روتے ہوئے کہتی جا رہی تھی.... مشی آپی پلیز.... چپ ہو جائیں نا ایسے نا روئیں... رمشاہ سے مشال کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

کیوں؟ کیوں؟؟ کیوں مار دیا انہوں نے... اپنی زندگی جی کر چلی ہی جاتی مگر اتنی بے رحمی سے اس سے اس کی زندگی چھین لی اس کی خوشیاں اس کے دروازے پر دستک دے رہی تھیں انہوں نے چہکتی ہوئی نشا کو کس بے دردی سے خاموش کر دیا کہتے ہوئے مشال زارو قطار رونے لگ پڑی ----مشی آپی آپ کو یوں روتا دیکھ وہ خوش نہیں ہونگی اللہ سے آپ ان کے لئے دعا مانگیں اور اپنے لئے صبر مانگیں دیکھنا آپ کو سکون مل جائے گا رمشاہ مشال کی یہ حالت دیکھ کر رونے کو تھی مگر پھر اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگ پڑی مشال کافی دیر روتے ہوئے اب خاموش ہو چکی تھی اسے نیند آگئی تھی اور لیٹ گئی رمشاہ لائٹس بند کر کے چلی گئی

مشال کے کان میں اذان کی آواز پڑی اور وہ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئی

اللہ أکبر، اللہ أکبر

أشھد أن لا إلہ إلا اللہ

أشھد أن لا إلہ إلا اللہ

أشھد أن محمدًا رسولُ اللہ

أشھد أن محمدًا رسولُ اللہ

حيّ علی الصلاۃ

حيّ علی الصلاۃ

حیّ علی الفلاح

حیّ علی الفلاح

اللہ اکبر، اللہ اکبر

اس کے کان میں اذان کی آواز گونج رہی تھی وہ بستر پر نظریں جمائے سنتی رہی... اذان کے ختم ہونے پر وہ اٹھ کر واش روم گئی

جائے نماز پر نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی اور ساتھ روتی جا رہی تھی کچھ دیر اللہ سے یوہی ہمکلام رہی
تمہاری ہمت کی داد دیتا ہوں مگر اس کے خلاف کوئی گواہ ہے تمہارے پاس؟؟؟ ایس ایچ او نے پوچھا

جی سر!! میرے پاس پورے واقعے کا گواہ ہے۔۔۔۔

چلو کل اس کو لے کر آؤ میں سننا چاہتا ہوں اس سے سارا واقعہ۔۔۔ایس ایچ او بولے
آریان نے گردن کو خم دیا۔۔۔

¤----------¤

سب ٹیبل پر بیٹھے ڈنر کر رہے تھے بہت خاموشی تھی۔۔۔مشال کھانے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں آ گئی اور بستر پر بیٹھی کچھ کتابوں کا مطالعہ کر رہی تھی کہ اچانک دروازہ نوک ہوا۔۔۔

مشال نے دروازہ کھولا اور دروازے پر کھڑے شخص کو دیکھ کر حیران ہو گئی۔۔۔۔وہ آریان تھا

میں اندر آ سکتا ہوں؟ آریان نے پوچھا

ہاں!مشال دروازے سے ہٹ گئی

آریان کمرے میں آ گیا اور بیڈ کے سائیڈ پر پڑے صوفے پر بیٹھ گیا

آریان کی نظر کتابوں پر پڑی

اچھا۔۔۔تو تم اس وقت پڑھ رہی تھی۔۔

مشال نے کتابوں پر نظر ڈالی۔۔

نہیں بس ایسے ہی۔۔۔وہ اب ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ کھڑی ہو گئی

کچھ دیر آریان خاموش بیٹھا رہا مشال نے ایک نظر آریان کو دیکھا وہ زمین کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

کل گواہ کے طور پر پولیس سٹیشن میں کیا تم آسکتی ہو ؟؟؟؟

آریان مشال کو دیکھتے ہوئے بولا

مشال سیدھی ہوئی۔۔ہاں چلوں گی!!

ٹھیک ہے تیار رہنا دو پہر میں تمہیں لے جاؤں گا۔۔۔ آریان کہہ کر اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا

مشال مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ کے دروازہ بند کر لیا

جرم کے خلاف بھی کوئی کوئی کھڑا رہتا ہے.... ورنہ بہت سے لوگ تو خوف کی وجہ سے چپ رہ جاتے ہیں۔۔ ۔مشال زمین کو دیکھتی ہوئی بولی

میرے نزدیک وہ سب سے بڑے بزدل ہیں جو جرم کے خلاف کچھ بول نہ سکے۔۔۔ مجھے ایسی تربیت نہیں ملی اور اپنے خدا کے علاوہ انسان کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہوتی... ایک صحیح معنی میں انسان وہی ہے۔۔ جو ہر جرم کے خلاف بول سکے وہ ہم سے کتنا ہی بہادر کیوں نہ ہو۔۔

آریان بول رہا تھا اور مشال خاموشی سے سن رہی تھی۔۔

آریان بہت تھکا ہوا تھا کچھ دیر بعد وہ آرام کرنے کے لیے چلا گیا.... مشال وہیں بیٹھی رہی...

¤---------¤

مشال بستر میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی اچانک اسے آریان کی کہی باتیں یاد آنے لگیں اور کچھ سوچتی رہی

"جب وہ اداس ہوتی تو ایک شخص تھا جو اسے ہنساتا تھا"

"پریشان ہوتی تھی تو ایک شخص تھا جو اس کی پریشانی دور کرتا تھا"

جب وہ مصیبت میں ہوتی تھی تو ایک شخص تھا جو اسے مصیبت سے نکالتا تھا"

"جب وہ زندگی سے بیزار ہوئی ایک شخص تھا جس نے اسے زندگی جینے کا راستہ بتایا تھا"

وہ شخص آریان ہی تھا.. .یہ سب باتیں اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں ان باتوں کی دستک دل پر بھی ہو رہی تھی لیکن تاحال وہ ان سب سے انجان تھی....

¤----------¤

اسماء کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی.. میں بھی آپ کی مدد کرتی ہوں۔۔۔مشال کچن کی طرف آتے ہوئے ماں سے کہہ کر ہاتھ بٹانے لگ گئی...

مشال کے اس طرح آنے سے اسماء بہت خوش ہوئی...

مشال کی نظر کسی کو تلاش کر رہی تھیں
میرے لئے سٹرو بیری کا جوس بنا دیں گی؟؟مشال کو کچن میں کام کرتا دیکھ کر رمشاہ فرمائش کرنے لگی

اچھا بناتی ہوں.... کہہ کر مشال کام میں لگ گئی۔۔۔۔

مشال لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی کہ رمشاہ لاؤنج میں آئی مشی آپی! یہ میں نے draw کیا ہے کیسی ہے؟؟؟...اچھی ہے مشال رمشاہ کو کہتی پھر ٹی-وی میں مگن ہو گئی

ویسے ایک بات کہوں مائی ڈیئر کزن؟؟.. آریان مشال کو ٹی وی دیکھتا بولتے ہوئے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا

ہاں..مشال یکدم چونکی

ہاں! بولیں میں سن رہی ہوں مشال نے آریان کی طرف رخ کر لیا گود میں کشن لے کر اس پر دونوں کہنیاں ٹکائے آریان کو غور سے دیکھنے لگی....

ڈاکٹر سے ذرا چیک اپ کرواؤ اور ہمیں بعد میں پتا چلے کہ تم اتنا سوچتی ہوئی دنیا میں بیٹھی مارس پر پہنچ گئی ہو۔۔۔ آریان مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا... مشال نے آریان کی بات سن کر غصے سے صوفہ کشن اٹھا کر آریان کو مارا...

مارس کا تو پتا نہیں مگر آپ کے ساتھ رہ کر پاگل خانے ضرور پہنچ جاؤں گی....مشال نے آریان کی بات اسی کو پلٹا دی اور پاؤں پٹختی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی... آریان نے آسمان پھاڑ قہقہہ لگایا
پوچھا.... کچھ کام ہے.....مائی ڈیر کزن.....

اوا چھا!!. مشال نے صوفے سے ٹیک لگالی

تم تو شکر ادا کرو گی کہ کوئی تمہیں تنگ کرنے والا نہیں ہو گا.... آریان مسکرا کر بولا----- ہمممم یہ تو ہے... مشال نے کاندھے اچکا کر بولا جس پر آریان ہنس دیا

¤----------¤

مشال لاؤنج میں بیٹھی موبائل میں مصروف تھی

مشی آپی آپ بور نہیں ہو رہی ہیں؟؟؟---پاس بیٹھی رمشاہ نے پوچھا---

بور کیوں ہونا ہے؟؟-----

آریان بھائی کو گئے ہوئے ہفتہ ہو گیا ہے... مجھے کوئی باہر نہیں لے کر جاتا-----رمشاہ منہ بنا کر بولی

اوہ اچھا!مشال مسکرائی

سعدیہ لاؤنج میں آئی

کیا کر رہی ہیں میری بچیاں؟؟..رمشاہ اور مشال کو دیکھ کر پوچھا

بور ہو رہی ہوں....رمشاہ منہ پھولائے بولی

ارے کیوں بور ہو رہی ہو...؟ سعدیہ صوفے پر بیٹھ گئی ---آریان بھائی نہیں ہیں اور مشی آپی کو جب دیکھو مصروف رہتی ہیں مجھ سے کوئی بات کرنے والا ہی نہیں ہے-------رمشاہ نے اپنا دکھ سنایا...جس پر سعدیہ مسکرائی

تو آپ مجھ سے بات کر لو میں ہوں نا....سعدیہ کی بات پر رمشاہ یکدم سیدھی ہوئی

چلیں خالہ آج مجھے آپ خالو کے بارے میں کچھ بتائیں....رمشاہ نے فرمائش کی

خالو کے بارے میں؟ سعدیہ نے پلکیں اٹھا کر بولا

جی کیسے تھے وہ؟ کیا کرتے تھے؟؟سب کچھ---رمشاہ پر تجسس ہو کر بولی

چلو بتاتے ہیں آپ کو آپ کے خالو کے بارے میں.... سعدیہ سیدھی ہوئی. مشال ابھی بھی موبائل میں مصروف تھی

چہرے کو چھوا مشال نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس بھری جس پر وہ بہت سکون محسوس کرتی تھی۔۔اس نے آریان کا پورا ہفتہ بہت انتظار کیا تھا اب ایک اور رات انتظار کرنا تھا۔۔۔۔

¤----------¤

مشال کی آنکھ ذرا دیر سے کھلی تھی

فریش ہو کر نیچے آگئی

آج اتنی دیر سے اٹھی ہو خیریت ہے؟؟؟

اسماء کچن میں کام کر رہی تھی مشال کو دیکھ کر پوچھا

رات کو ذرا دیر سے سوئی تھی تبھی۔۔مشال بولی

بیٹھ جاؤ میں کھانا لگا دیتی ہوں....اسماء کھانا لگانے لگ گئی

مشال ٹیبل پر بیٹھ گئی

سعدیہ آریان کو بلا لو وہ بھی اب کھانا کھا لے... اسماء نے لاؤنج میں بیٹھی سعدیہ سے کہا۔۔۔مشال چونکی

وہ کب آئے؟؟اسماء سے پوچھا

صبح سویرے آگیا تھا۔۔۔

مشال کا دل دھڑکا اسے عجیب سی خوشی ہوئی کھانا لگ چکا تھا مشال نے کھانا شروع کر دیا کچھ دیر میں آریان بھی آ گیا

اسلام و علیکم کہہ کر کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا اور کھانا شروع ہو گیا

کیسے ہیں آپ؟؟؟ مشال نے پوچھا

ٹھیک ہوں۔۔ ۔۔ آریان مختصر بولا

مشال کو آریان سے یہ توقع نہیں تھی اس نے حال بھی نہیں پوچھا مشال کا منہ بن گیا مشال نے کھانا شروع کر دیا مگر اب کھانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا بھوک مر چکی تھی اسے اب غصہ آ رہا تھا کھانا کھاتے کھاتے اٹھ گئی

کیا ہوا کھانا کیوں چھوڑ دیا؟؟ اسماء نے پوچھا۔۔۔

بھوک نہیں مجھے۔۔۔۔مشال کہہ کر سیڑھیاں چلتی چلی گئی اور آریان یونہی بیٹھا کھا رہا تھا

رات ہو گئی مشال تب سے کمرے سے نہیں نکلی تھی

دروازہ نوک ہوا اور رمشاہ اندر آئی۔۔

مشی آپی کھانا لگ گیا ہے آجائیں۔۔۔رمشاہ نے کہا مشال کو بھوک بھی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا

آتی ہوں۔۔۔۔

مشال نیچے آکر ٹیبل پر بیٹھ گئی نظر ادھر ادھر دھرائی اور کسی کو تلاش کیا آریان نہیں تھا۔۔۔مشال پوچھنا چاہ رہی تھی کے کہاں ہے وہ؟۔۔۔۔مگر خاموشی سے کھانا کھانے لگ گئی

کھانے سے فارغ ہو کر مشال کو نیند نہیں آئی تھی تو لان میں ٹہلنے آگئی وہ زمین کو دیکھ کر چکر لگائے جا رہی تھی۔۔ ٹہلتی ہوئی کرسی کے پاس آگئی اور کرسی پر بیٹھ کر ٹانگیں اوپر کر لیں کرسی سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں اور ایک سانس بھری جب بھی وہ ایسا کرتی تھی تو خود کو دنیا سے دور پاتی تھی۔۔۔۔

مشی!!! کہ اچانک کسی کی آواز پر وہ چونکی دیکھا تو آریان تھا مشال کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا

سوئی نہیں تم ابھی تک؟؟ آریان نے پوچھا۔۔

ن۔ نہیں نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔مشال نے جھجکتے ہوئے جواب دیا

اچھا چلو پھر میرا ایک کام کرو گی؟؟مشال پر نظریں جما کر پوچھا

کیسا کام؟؟؟مشال حیران ہوئی

کافی بنا دو یار میں بہت تھک گیا ہوں۔۔۔ آریان التجائی انداز میں بولا

بنا دیتی ہوں۔۔۔مشال کرسی سے اٹھ گئی اور لان سے چلی گئی

مشال کافی بنا رہی تھی کہ آریان بھی کچن کی طرف آگیا اور کرسی پر بیٹھ کر شیلف پر ہاتھ ٹکا کر مشال کو کافی بناتا دیکھنے لگا

مشال نے کافی بنا کر شیلف پر رکھ دی کافی سے بھاپ اٹھ رہی تھی

آریان نے کافی کا کپ اٹھا لیا اور پینے لگا ۔۔تمہاری کافی میں جو مزہ ہے وہ کسی کافی میں نہیں ۔۔۔۔آریان مزے لیتے ہوئے بولا جس پر مشال مسکرائی

لیکن پتا نہیں کتنے دنوں تک مجھے ایسی کافی مل سکتی ہے.. آریان کپ کو دیکھتے ہوئے بولا

مطلب؟؟مشال کو سمجھ نہیں آیا

تمہاری شادی ہو جائے گی تو مجھے کافی کون بنا کر دے گا.... آریان کی بات پر مشال کا دل ڈوبا

کیا پتا مجھے جانا ہی نہ پڑے۔۔۔۔مشال کہہ کے سیڑھیاں چلتی چلی گئ

یہ سن کر وہ سوچ میں پڑ گیا

اور کافی سے اٹھتی بھاپ کو دیکھنے لگا
کیونکہ اس رشتے سے انکار کر کے کہیں اور اس اسکا رشتہ ہو جاتا مگر آریان سے نہیں ہو سکتا تھا....وہ خود ہی اس کے پاس نہیں جانا چاہتی تھیں کیونکہ آریان اس سے بہت دور تھا جہاں وہ اس کے پاس چاہ کر بھی پہنچ نہیں سکتی تھی'

"زندگی دشمنی تو خوب رکھتی ہے

جسے ہم چاہیں اسے ہمیشہ دور رکھتی ہے"

دوپہر کا وقت تھا مشال سیڑھیاں اتر رہی تھی

مشال چلو ہمیں جانا ہے تمہاری کچھ چیزیں لینی ہیں.... اسماء بولی

آپ لوگ لے آئیں میرا دل نہیں چاہ رہا---مشال کہتی صوفے پر بیٹھ گئی

یہ کیا بات ہوئی کل تمہاری مہندی ہے اور یہ چیزیں ضروری ہیں چلو ہمارے ساتھ ----اسماء نے کہا

میرا دل نہیں چاہ رہا... ممی آپ کو جو چاہیے وہ لے آئیں---مشال بیزاری سے بولی

ایسے کیسے مشال بیٹا تھوڑی دیر کی بات ہے ساتھ چلو اچھا رہے گا پھر تمہیں کچھ پسند نہ آیا تو بولو گی---
--اب کی بار سعدیہ بولی

مشال اور منع نہیں کر سکتی تھی خاموشی سے اٹھ گئی...

¤----

مہندی کی رات آگئی ہر جگہ خوشیاں اور مسکراہٹیں بکھر چکی تھیں خوب سجاوٹ کی جاچکی تھیں ہر طرف گہما گہمی شور اور گانوں کی دھن تھی۔۔۔

دلہا دلہن سٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے دلہے نے لال رنگ کا کرتا اور سفید شلوار پہنی تھی گلے میں بڑ یک رنگدار ڈپٹہ لئے ہوئے تھا اور پیروں میں کھسا پہنے ہوئے کافی پیارا لگ رہا تھا مشال نے پیلی کام دار قمیض ملٹی کلر کا لہنگا گرین دوپٹہ جس کے کنارے پر گولڈن گوٹے کا کام تھا کانوں میں پھولوں کی بوندیں ماتھے پر پھول کی بندی ہاتھوں میں گجرے جیسے کوئی شہزادی آسمان سے اتری ہو دونوں کی جوڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی سب اسٹیج پر آکر دولہا دلہن کو مبارکباد دیتے جارہے تھے مسال چہرے پر مسکراہٹ سجائے سب سے مل رہی تھی مشال کی نظر آریان پر پڑی جو اپنے دوستوں کے ساتھ بات چیت میں مصروف تھا وہ کچھ دیر اسی کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

رات کافی ہوچکی تھی آوازیں تھم چکی تھیں اب ہر جگہ گہری خاموشی تھی۔۔ مشال ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی کانوں سے بوندیں اتار رہی تھی اس نے خود کو ایک نظر آئینے میں دیکھا پھر نظر ہاتھوں میں پہنے گجروں پر گئی مشال کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں زنجیر نظر آرہی تھی کہ اچانک اس کا دل بہت

بری طرح ڈوبا اس کا دم گھٹنا شروع ہو گیا مشال نے زور سے گجرے ہاتھوں سے کھینچ کر اتارے اور ایک طرف پھینک دیئے

کرسی سے اٹھ کر بیڈ سے ڈوپٹہ لئے کاندھے پر ڈالے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔لہنگے کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھا کر وہ سیڑھیاں اترنے لگی لاؤنج میں کوئی نہ تھا ہر جگہ لائٹس کی روشنی تھی ہر جگہ الگ الگ رنگ جگمگا رہے تھے وہ لاؤنج سے ہوتی لان کی طرف چلی گئی

لان میں قدم رکھا تو ہوا نے اس کے چہرے کو چھوا مشال نے ایک گہری سانس لی اب مشال کا گھٹتا دم بحال ہوا وہ لہنگا سمیٹ کر زمین پر بیٹھ گئی ٹانگوں کے گرد بازو پھیلا کر سر جھکا لیا کافی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی بہت کچھ سوچتی رہی
میرے بھائی ایاز نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا اس نے نادانی میں ایک انسان کی جان لی تھی اور کچھ نہیں.....
شاہ محمود بڑی لاپرواہی سے بولا

تو بس اس نے ایک انسان کی جان لی اور میں نے اسے پھانسی پر چڑھا دیا اور کچھ بھی نہیں کیا.. آریان نے ایسی ہی لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اور کرسی سے ٹیک لگالی

شاہ محمود نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے ایک مسکراہٹ بھری

وہ میرے جگر کا ٹکڑا تھا جسے تم نے موت کے گھاٹ اتارا ہے آریان داؤد... شاہ محمود ترشی سے بولا

تو آپ کو چاہیے تھا کہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو تھوڑا حدود سکھا دیتے تو آج وہ آپ کے ساتھ ہوتا ...

تم شاید مجھے جانتے نہیں میں بدلہ لئے بغیر سکون سے نہیں بیٹھتا

اور شاید آپ بھی نہیں جانتے کہ پولیس سٹیشن میں کھڑے ہو کر پولیس کو دھمکانے کے جرم میں میں آپ کو اندر بھی کروا سکتا ہوں...

آریان اطمینان بھرے لہجے میں بولا

میں نے سنا ہے کہ ایک لڑکی تھی جس نے میرے بھائی کے خلاف گواہی دی تھی کون تھی وہ؟؟؟ شاہ محمود اپنی کنپٹی کو مسلتے ہوئے بولا..... جس پر آریان اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا

م-م-مشال ہاں... جس کا قتل ہوا اس کی سہیلی تھی وہ ہے نا؟؟ شاہ محمود آریان کو دیکھ کر بولا

میں اس سے ضرور ملوں گا مگر پھر کبھی آج تو شاید بارات ہے اس کی.... شاہ محمود آریان پر نظریں جما کر بولتے ہوئے اٹھ گیا.... آریان حیرت سے اسے دیکھنے لگا

اب میں چلتا ہوں... کہہ کر شاہ محمود مڑ گیا آریان کو جیسے چپ لگ گئی تھی وہ اسے جاتا دیکھتا رہا....

مشال دلہن کے جوڑے میں برائیڈل روم میں بیٹھی تھی ساتھ رمشاہ علیزہ اور شیزہ عائشہ موجود تھیں

نکاح خواں آچکا تھامشال کے دستخط ہوئے آریان کے بھی دستخط ہوئے مگر... گواہ کے طور پر رخصتی کا وقت آگیااور مشال بہت سی دعاؤں کے ساتھ رخصت ہو گئی

مشال بستر پر سرخ رنگ کا لہنگا پھلائے بیٹھی تھی.... بستر کو سرخ اور سفید رنگ کے پھولوں سے سجایا گیا تھاپورے کمرے میں پھولوں کی خوشبو مہک رہی تھی مشال سر جھکائے ہوئے تھی

مشال اپنی نئ زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی بھلے یہ زندگی اسے اس کی مرضی کے مطابق نہیں ملی تھی مگر پھر بھی اسے اس زندگی کو خوبصورت بنانا تھااس کی نئ زندگی کا آغاز ہو چکا تھاجہاں اب اسے ہر قدم بہت سوچ کر رکھنا تھا جہاں اسے دوسروں کی خوشی کا خیال کرنا تھا جہاں اسے اپنے سے ذیادہ دوسروں کی خواہشات کا احترام کرنا تھا..

مشال سوچ میں گم تھی کہ اچانک دروازے پر دستک ہوتی ہے اور کوئی اندر آتا ہے مشال کی نظر گود میں رکھے ہاتھوں پر جمی تھی اسے صرف قدموں کی آواز آرہی تھی جو آہستہ آہستہ قریب ہو رہے

تھے اور کوئی بستر پر مشال کے سامنے بیٹھ گیا مشال نے نظر نہیں اٹھائی مگر محسوس کر رہی تھی کہ وہ رامش تھا وہ کچھ دیر خاموشی سے بیٹھا رہا

مشال مجھے پتا نہیں میں تمہیں یہ بتا کر ٹھیک کروں گا یا نہیں مگر تمہیں بتانا ضروری ہے ... مشال خاموشی سے سر جھکائے تھی

تم بہت اچھی لڑکی ہو تمہارا ساتھ ہر کسی کو پسند ہو گا..... مگر میرا تمہارے ساتھ رشتہ زبردستی کیا گیا ہے..... مشال ساکت رہ گئی

معافی چاہتا ہوں مگر میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں.... مشال کو لگا کہ اس نے کچھ غلط سنا ہے وہ یہ تو سننا ہی نہیں چاہ رہی تھی

میں نے ماما کو بہت منع کیا تھا مگر کیا کر سکتا تھا ان کی بلیک میلنگ شروع ہو گئی جس پر مجھے ان کی بات ماننا پڑی... رامش بولتا چلا گیا

مشال کے گلے میں گلٹی ابھری جسے وہ بمشکل نیچے لے گئی وہ اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی

تم واقعی بہت اچھی ہو مگر میں تمہیں اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہتا تھا اس لئے سوچا کہ تمہیں بتا دوں.....رامش نے بولتے ہوئے ایک لفافہ نکالا

میں نے دباؤ میں آکر شادی تو کر لی لیکن میں دباؤ میں آکر کر نباہ نہیں سکتا.....یہ لو تمہاری آزادی---
-

مشال کو سمجھ نہیں آئی... کیسی آزادی؟؟وہ لفافہ ہاتھ میں پکڑے مشال کی طرف بڑھا

یہ طلاق نامہ ہے....میں تمہیں اور خود کو اس کی قید میں نہیں رکھوں گا اور شاید میری ماما کو بھی پتا چلے کہ شادی ایک واحد چیز ہے جو صرف ان کی مرضی سے نہیں ہوتی .....

طلاق؟؟مشال کے اعصاب تن گئے "مشال نکاح کی رات تمہیں طلاق سے نوازا جا رہا ہے" مشال کو لگا کہ بس اس کا دل پھٹنے لگا ہے اس نے سر اٹھایا

طلاق؟؟لیکن کیوں؟؟مجھے طلاق نہیں چاہیئے۔۔مشال روہانسی ہو کر بولی

مگر کیوں؟؟ یہ سب جان کر بھی کہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں تمہیں کبھی بھی بیوی کا درجہ نہیں دے سکتا....تو تم میرے ساتھ کیوں رہو گی؟؟.....رامش نے سوال کیا

میں رہ لوں گی جس طرح آپ رکھیں گے میں رہ لوں گی...مجھے چھوٹی سی جگہ دے دیں اپنے گھر میں لیکن خدا کا واسطہ طلاق نہ دیں---- -مشال بے بسی سے کہتی چلی گئی
آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب تھا اور ہاتھ جوڑے ہوئے تھے مشال نے شاید اتنا بے بس خود کو کبھی محسوس نہیں کیا تھا

تم جیسا چاہو تمہاری مرضی ہے...مگر تمہیں اجازت ہے جب بھی جانا چاہو جا سکتی ہو.....کسی رکاوٹ کے بغیر-----رامش نے اس کی بات مانتے ہوئے لفافہ پھر آگے بڑھایا جسے مشال نے بامشکل پکڑا

تھینکس۔۔مشال سر جھکا کر بولی جس پر رامش نے سر جھٹکا اور اٹھ گیا دروازے کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی وہ چلا گیا تھا

مشال لفافہ ہاتھ میں ویسے ہی لیے بیٹھی تھی اس کے آنسو نہیں رک رہے تھے

"مشال تمہیں کسی کی زندگی میں زبردستی شامل کیا گیا ہے تمہیں کسی پر مسلط کر دیا گیا ہے آج مشال کو اپنے اردگرد کی چیزوں کو آگ نہیں لگانی تھی بلکہ خود کو آگ لگانی تھی اسے خود سے وحشت ہو رہی تھی..... وہ اب واقع آزادی چاہ رہی تھی مگر زندگی سے... وہ جو کمرے میں پھولوں کی خوشبو کچھ دیر پہلے اسے سکون دے رہی تھی اس خوشبو سے اب اس کا دم گھٹ رہا تھا"
نئ زندگی کی صبح آگئ سورج کی روشنی ہر چیز کو گھیرے میں لیے ہوئے تھی

خاموشی سی چھائی ہوئی تھی صرف چڑیوں کا چہچہانا سنائی دے رہا تھا مشال کی آنکھ کھلیوہ دلہن کے جوڑے میں بیڈ کی ٹو سے ٹیک لگائے ہوئے تھی وہ روتے روتے کب سوئی اسے یاد نہیں...

سیدھا ہوتے ہوئے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑا جو شدید بوجھل تھا اس نے نظر چاروں اطراف گھمائی لہنگے کو سمیٹ کر اٹھی اور الماری کی طرف بڑھی الماری کھول کر ایک سوٹ نکالا اور تبدیل کرنے چلی گئ

فریش ہو کر کمرے میں آئی اپنے دونوں ہاتھوں سے ٹاول کو پکڑے بال خشک کر رہی تھی کہ اچانک نظر خاکی لفافے پر پڑی جو بیڈ پر پڑا تھا

جسے دیکھ کر مشال کو دل میں کچھ چبتا ہوا محسوس ہوا اس نے ہاتھ بڑھا کر لفافہ اٹھایا اور سائیڈ ٹیبل کی دراز کھول کر اس میں رکھ دیا ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آگئی اور تیار ہونا شروع ہو گئی۔۔۔

مشال تیار ہو کر کمرے سے نکلی تو سامنے ہی لاؤنج میں رمشاہ علیزہ موجود تھیں جو ناشتہ لائی تھیں ساتھ میں آریان پھوپھو، شیزہ، عائشہ اور رامش سب موجود تھے رامش کی نظر کمرے سے باہر نکلتی مشال پر پڑی وہ لاؤنج کی طرف آئی رمشاہ اور علیزہ اٹھیں اور اس ملیں۔۔۔
مشال چہرے پر مسکراہٹ سجائے بہت خوشی سے ملی" وہ لڑکی جو سر عام غصہ کرتی تھی رو دیتی تھی ہنس دیتی تھی آج دکھاوا بھی کرنے لگ گئی تھی"
آریان اور رامش بات چیت میں مصروف تھے ٹیبل پر ناشتہ لگایا گیا ناشتے کے کچھ دیر بعد رمشاہ علیزہ اور آریان چلے گئے۔

¤--------¤

رمشاہ یونیورسٹی جاتی تھی اور یونیورسٹی سے آکر گھر پڑھتی تھی اب اس کے پاس کوئی نہیں تھا بات کرنے کے لیے آریان دن کو کام کے لئے جاتا اور رات میں واپس آتا کبھی تو اگلی صبح کو آتا اسماء اور سعدیہ گھر کے کاموں میں مصروف رہتی تھیں اور جہانزیب بھی گھر میں کم ہی ہوتے

مشال کو رخصت ہوئے دو مہینے ہو چکے تھے مگر وہ ایک بار بھی گھر نہیں آئی تھی مشال کے جانے کے بعد گھر میں خاموشی کا بسیرا تھا

¤---------¤

ایس-ایچ-او ایک بار پھر اسی کرسی پر بیٹھا آریان کا انتظار کر رہا تھا آریان کمرے میں داخل ہوا

ایس-ایچ-او نے آریان کو دیکھ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا آریان سلام کر کے بیٹھ گیا

تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے۔۔ایس-ایچ-او سنجیدگی سے بولا

جی سر !!

مجھے امید ہے تم اس کام میں اچھا کردار نبھاؤ گے اور پتا لگا لو گے کہ اس سمگلر معافیا کے پیچھے کون ہے۔۔۔تم چاہو تو کسی بھی آفیسر کے ساتھ کام کرو

ایس ایچ او اطمینان سے بولا

سر آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا میں صرف پتا نہیں کروں گا بلکہ اس مافیا کے لیڈر کو جیل کی سلاخوں تک پہنچاؤں گا۔۔۔آریان جوش بھرے لہجے میں بولا

اب تمہیں پتا ہے کہ کیا کرنا ہے مجھے جانا ہے کچھ ماہ کے لئے I hope.... کے تم کچھ مہینوں میں یہ کام کر لو گے۔۔ایس-ایچ-او جلدی میں تھا اور اٹھتے ہوئے بولا آریان بھی ساتھ اٹھا اور حکم پر سر ہلا دیا

" آریان کو ہر کیس میں قابل آفیسرز کو اپنے ساتھ کام پر لگانے کا موقع ملتا تھا مگر وہ صرف اپنے قابل دوست عمر کو ہی ساتھ لیتا تھا اور اس بار بھی اس کو ساتھ لیا تھا ایسا کوئی کیس نہیں تھا جو آریان اور عمر انجام تک نہ پہنچا سکیں مگر اس بار ان کو ایک بڑی ذمہ داری ملی تھی پچھلے تین سالوں سے ایک مافیا لڑکیوں کی سمگلنگ کر رہا ہے مگر کوئی ثبوت نہ مل سکا کسی بھی چیز کا آریان کو اس کی جڑ تک یعنی مافیا کے لیڈر تک پہنچنا تھا"

آریان ریسٹورنٹ میں بیٹھا عمر کا انتظار کر رہا تھا کئی ہفتے گزر گئے مگر عمر آریان کافی کوششوں کے باوجود کچھ خاص پتا نہیں کر پائے۔۔۔ آج آریان اور عمر کے پاس آخری طریقہ تھا جس میں انہیں کامیاب ہونا تھا مگر خطرناک بھی بہت تھا لیڈر تک پہنچنے کے لئے اب گینگ میں گھسنا تھا بھیس بدل کر آریان جانتا تھا اس میں جان کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے اس لیے اس نے جانے کی حامی بھری مگر عمر ضد پر اڑ گیا اور خود جانے کی خواہش چاہی آریان کبھی بات نہ مانتا مگر عمر کے آگے اس کی ایک نہ چلی اور عمر تیار ہو گیا

آریان اور عمر کو کئی دن لگے plaining ....پر اور ہر چیز سوچ سمجھ کر احتیاط سے کی جا رہی تھی

کس طرح عمر گینگ میں شامل ہو گا کس طرح ان کو اعتماد میں لے کر لیڈر تک پہنچے گا اور آریان عمر پر 24 گھنٹے نظر رکھے گا تا کہ کوئی خطرہ ہو تو آریان باخبر رہے

¤----

آدھا مہینہ گزر گیا آج اتوار تھی رات کے 10 بجے تھے عمر پلان کے مطابق سنسان سڑک پر کھڑا کسی کا انتظار کر رہا تھا اسے انتظار کرتے پندرہ منٹ گزر گئے

عمر کی آنکھوں میں دور سے روشنی کی چمک پڑی وہ گاڑی تھی جو عمر کی طرف آ رہی تھی عمر کا دل زور کا دھڑکا وہ تھوڑی دیر کے لئے گھبرا گیا

گاڑی عمر کے پاس آ کر رک گئی فرنٹ سیٹ پر دو آدمی بیٹھے تھے ایک آدمی بائیں طرف سے دروازہ کھول کر باہر نکلا عمر نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی آدمی عمر کا جائزہ لینے لگ گیا اور پاس پہنچ کر شرٹ ٹٹولی کہ کہیں ساتھ کوئی اصلحہ تو نہیں مگر کچھ نہیں نکلا

کچھ نکل بھی نہیں سکتا تھا عمر نے کبھی گلاسز نہیں پہنی تھیں مگر آج پہنی ہوئی تھی کیونکہ اس میں چھوٹا سا کیمرہ تھا جو غور سے دیکھے بغیر کسی کو نظر نہیں آسکتا تھا اور آریان گھر میں اپنے کمرے کے بیڈ پر بیٹھا ہوا سب مناظر دیکھ رہا تھا

اب وہ آدمی عمر کو گاڑی میں بیٹھا کر ساتھ لے گئے تھے

عمر اور آریان اپنے پہلے مرحلے میں کامیاب ہو گئے تھے مگر اب اصل امتحان شروع ہوا تھا تھا

وہ لوگ عمر کو ایک سنسان جگہ پر لے آئے تھے اس جگہ ایک بہت پرانی کوٹھی تھی وہ گاڑی سے اترے عمر بھی ان کے ساتھ اتر گیا ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا چاروں طرف کھیت تھے عمر ہر جگہ نظر گھوما رہا تھا اب وہ چلتے چلتے گیٹ پر پہنچ گئے کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد اندر سے ایک آواز آئی تین الفاظ بولے گئے تھے جو عمر کو سمجھ نا آئے عمر کے ساتھ کھڑے آدمی نے بھی تین الفاظ بولے مگر اس سے مختلف اور کچھ دیر میں دروازہ کھل گیا وہ کسی قسم کا کوڈ تھا جسے بولنے والا ہی اندر جا سکتا ہے وہ اندر داخل ہو گئے اندر خوب روشنی تھی ہر طرف آدمی ہی آدمی تھے اچھی خاصی جسامت کے اور لڑکیاں بھی تھیں کچھ سہمی ہوئی تھیں اور کچھ ٹھیک تھیں جیسے انہیں آئے ہوئے کافی وقت ہو گیا ہو عمر ہر ایک کو دیکھ رہا تھا وہ آدمی عمر کو ایک کمرے میں لے گئے اس کمرے میں اندھیرا تھا اور ہلکی سی روشنی تھی وہاں موجود کرسی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ٹانگیں ٹیبل پر ٹکائی ہوئی تھیں سگریٹ کے دھوئیں چھوڑ رہا تھا

صاحب!!۔۔عمر کے ساتھ موجود ایک آدمی نے سر کو خم کیا

کرسی پر بیٹھا شخص سیدھا ہو گیا

کس کو لائے ہو؟؟اس شخص نے عمر پر نظر ڈالی

صاحب یہ بندہ اپنی گینگ میں شامل ہونا چاہتا ہے۔۔۔عمر کے ساتھ کھڑے ہوئے شخص نے بولا

اس نے کہا اور تو ساتھ اٹھا لایا پاگل سمجھا ہے؟؟؟۔۔۔وہ غصے سے بولا

معافی صاحب۔۔آدمی نے سر جھکا لیا

کیوں ہونا چاہتا ہے شامل تجھے یہاں کا کس نے بتایا ہے؟؟اب وہ شخص عمر سے مخاطب ہوا

صاحب آپ کو کون نہیں جانتا آپکا گینگ تو مشہور ہے چرچے ہوتے ہیں تو میں بھلا کیسے نہیں سن سکتا؟؟ عمر خوف زدہ تھا لیکن خود کو نورمل کر کہ بات کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی زرا سی بھی غلطی اسے موت کے منہ میں لے جائے گی۔۔۔۔

پولیس کا بندہ تو نہیں ہے تو۔۔۔ہیں جو جاسوسی کرنے کے لئے آیا ہے؟؟؟ وہ شخص عمر پر نظریں گاڑھے پوچھ رہا تھا عمر کے گلے میں گلٹی ابھری جسے وہ بمشکل نیچے لے گیا

کیا--کیا بات کر رہے ہو صاحب اپنے کو تو پولیس سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔سنا ہے یہ گینگ کبھی پولیس کے ہاتھ نہیں آیا تب ہی تو یہاں آیا ہوں۔۔ --

اچھا اچھا بس بتا یہاں کس لئے آیا ہے تو؟؟اس شخص نے عمر کی بات کاٹی

اپنے پاس کوئی کام دھندا نہیں ہے۔۔۔پتا چلا اس میں بہت کمائی ہے بندہ امیر ہو جاتا ہے۔۔۔تو میں نے سوچا مست کام ہے امیر ہو کہ شادی کریں گے بیوی کو سنبھالیں گے بچوں کو پالیں گے۔۔۔۔عمر

نے اچھی خاصی مہارت دکھائی وہ شخص کھڑا ہو گیا اور عمر کی طرف بڑھا عمر خود کو نارمل کرنے میں کامیاب رہا

دیکھ اگر تو نے کوئی ہوشیاری کی نا تو۔۔۔ تو زندہ یہاں سے نہیں جائے گا۔۔۔ لوگ آتے تو اپنی مرضی سے ہیں پر جاتے ہماری مرضی سے ہیں وہ بھی کاندھوں پر۔۔۔۔ وہ شخص عمر کو دھمکا رہا تھا

ن-ن نہیں بلکل نہیں صاحب آپ بے فکر رہیں۔۔۔ عمر سنبھلتے ہوئے بولا

لے جاؤ اسے لگاؤ کام پر۔۔۔۔ اس نے آدمی کو اشارہ کیا

ای- ایک بات پوچھنی تھی۔۔۔ عمر فورا بولا

پوچھ۔۔

آپ لیڈر ہیں یہاں کے۔۔۔ وہ میرا مطلب سب آپ کی غلامی میں ہیں ادھر ؟؟؟ عمر نے سوال کیا جس پر اس شخص کے چہرے پر تیکھی مسکراہٹ آئی

ہاں ان سب کا لیڈر میں ہوں۔۔۔ مگر میرا لیڈر کوئی اور۔۔ تو لیڈر سے نہیں مل سکتا جا بچے کام کر۔۔۔ اس شخص نے عمر کے منہ کو تھپتھپاتے ہوئے بولا

عمر جس کو لیڈر سمجھ رہا تھا وہ لیڈر نہیں نکلا اب اسے کسی بھی طرح لیڈر تک پہنچنا تھا
ایک مہینہ گزر گیا اتوار کی صبح تھی عمر اب گیننگ میں پوری طرح شامل تھا اور انہیں اعتماد میں لے چکا تھا کہیں بھی ڈیل کرنے کے لیے عمر کو ساتھ لے جایا جاتا

آریان اور پوری ٹیم عمر پر نظر رکھے ہوئے تھے مگر اب تک عمر لیڈر سے نہ مل سکا۔۔۔

مشال بستر پر بیٹھی ہوئی تھی پہلے سے بہت کمزور بوجھل سی آنکھیں جیسے وہ کچھ کھاتی ہی نہ ہو سارا دن خود کو کمرے میں بند رکھتی تھی رامش گھر نہیں آتا تھا اگر آ بھی جائے تو گیسٹ روم میں سوتا تھا

مشال کھانا بھی نہیں کھاتی تھی جب کوئی بلائے تو باہر نکلتی تھی ورنہ نہیں اس نے آنکھیں موند لی کہ فون کی رنگ ہوئی دیکھا تو امی کی کال تھی

اسلام علیکم

وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا؟؟؟ اسماء کی پر جوش آواز آئی

ٹھیک ہوں۔۔۔مشال نے تھکی ہوئی آواز میں بولا

مشی بیٹا تم تو گھر کو بھول ہی گئی ہو ہماری یاد نہیں آتی کیا؟؟ اسماء غمگین ہو کر بولی جس پر مشال افسردہ ہوئی

آتی ہے ماما بہت زیادہ مگر میں گھر نہیں آسکتی.....جب تک وہ شخص ہے میرے گھر میں۔۔۔مشال لب بھینچ کر بولی

اسماء کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئی

وہ میں نے کال کی تھی کہ رمشاہ کی منگنی ہے تو تم آؤ گی نا؟؟؟

رمشاہ کی؟مشال یہ خبر سن کر چونک پڑی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

یہ بھی کوئی پوچھنے کے بات ہے بھلا۔۔۔اچھا کس سے منگنی طے ہوئی ہے رمشاہ کو پسند ہے؟؟؟مشال نے سانس لیئے بنا سوال پوچھے وہ اس بات پر بے حد خوش تھی

وہ-وہ آریان سے۔۔۔۔اسماء جھجکتے ہوئے بولی

کس سے؟؟مشال کو لگا اس نے صحیح نہیں سنا

بیٹا تمہارے بابا نے رمشا ہکا رشتہ آریان سے طے کیا ہے۔۔۔۔مشال کے گلے میں گلٹی سی پھس گئی وہ کچھ بھی بولنے کی حالت میں نہ رہی اس نے فوراً فون بند کر دیا اور بائیاں ہاتھ منہ پر رکھ کر فون کو گھورنے لگی "زندگی جب امتحان لینے پر آجائے رحم کھانا گوارہ نہیں کرتی"

شام کا وقت تھا آریان گھر میں داخل ہو رہا تھا تو نظر لان میں پڑی اور وہیں ٹھٹک گیا آنکھیں ایک پل کے لیے نہ جھپکیں مشال لان میں چکر لگا رہی تھی اتنے لمبے عرصے کے بعد آج مشال کو دیکھ کر آریان بہت خوش ہوا مگر وہ پہلی والی مشال نہیں لگ رہی تھی بہت کمزور تھی

آریان لان کی طرف بڑھا مشال جو ہر دفعہ کی طرح کہیں کھوئی ہوئی چکر لگا رہی تھی

مشی کیسی ہو؟؟ آواز پر بری طرح چونکی کافی عرصے کے بعد آج اس نے یہ آواز سنی تھی دل بہت زور سے دھڑکنا شروع ہو گیا مشال خود کو ریلیکس کرتے ہوئے پیچھے پلٹی اور آریان پر نظر ڈالی

مشال میرا نام مشال ہے ۔۔ بہت سخت لہجے میں بولی جس پر آریان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری

کیسی ہو؟؟؟ آریان نے پھر پوچھا

ویسے پسند اچھی ہے تمہاری۔۔۔وہ طنزیہ لہجے میں بولی

وہ کیسے؟؟ آریان اس کی بات پر حیران

میری بہن تمہاری پسند ہے نا تو بہت اچھی ہے تمہاری پسند۔۔۔

پسند؟؟ آریان چہرے پر تیکھی مسکراہٹ سجائے بولا

ہاں پسند اسی وجہ سے تو تم نے مجھے ریجیکٹ کیا تھا۔۔۔مشال روانگی میں بولی۔۔۔۔ آریان کو امید نہیں تھی کہ مشال اس طرح کچھ بولے گی

رمشاہ اچھی لڑکی ہے لیکن میری پسند نہیں میں بڑوں کا حکم ٹال نہیں سکتا۔۔۔ آریان نے وضاحت دیناچاہی

آہاں... میری باری وہ تمہارے بڑے نہیں تھے جن کا حکم تم نے ٹا لا تھا۔۔۔مشال تلملا اٹھی

تم سے شادی کرنے کے بارے میں میرا کوئی خیال نہیں رہا تم سے شادی میں سرے سے ہی نہیں کرنا چاہتا تھا اور میرا خیال تھا کہ ہم اچھے لائف پارٹنر نہیں بن سکتے ۔۔۔ آریان بولتا گیا اس کے کہے گئے ایک ایک لفظ مشال کو بری طرح چبھ رہے تھے

تم جس مرضی سے شادی کرو مجھے پرواہ نہیں..... تم جیو یا مرو مجھے کوئی پرواہ نہیں لیکن اپنی بہن سے تمہاری شادی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔مشال سپاٹ لہجے میں بولی اور بنا کچھ سنے لان سے چلی گئی

اور آریان ہمیشہ کی طرح اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا

یہ ان دونوں میں پہلی گفتگو تھی جو بہت تلخ اور بہت مختصر تھی مشال نے پہلی بار آریان کو تم کہہ کر مخاطب کیا تھا

مشال رمشاہ کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی دروازہ کھلتے ہی نظر رمشاہ پر پڑی جو منگنی کے جوڑے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی رمشاہ کی نظر مشال پر پڑی اور خوشی سے کھڑی ہو گئی۔۔۔ مشی آپی آ گئیں۔۔مشال کے پاس آ کر اسے گلے لگایا

مجھے لگا آپ آج بھی نہیں آئیں گی۔۔۔رمشاہ پیچھے ہو کر بولی اس کی
آنکھو میں آنسو تھے

میری بہن کی منگنی پر میں نہیں آتی ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟ مشال نے رمشاہ کے گال پر بہتے ہوئے آنسوؤں کو انگلی سے صاف کرتے ہوئے بولا

مشال کر ریٹ شاہ کے پاس بیٹھ گئی

آپ شادی کے بعد سے ہمیں بھول جو گئی تھیں اس لیے۔۔۔رمشاہ خفگی سے بولی

میں کیسے بھول سکتی ہوں تمہیں؟ایسا کوئی وقت نہیں جب میں نے یاد نہ کیا ہو تم لوگوں کو۔۔۔مشال چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی جس پر رمشاہ بھی مسکرادی

تم نے آریان سے شادی کے لئے ہاں کیوں کی؟؟ مشال نے رمشاہ کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے سوال کیا

ماما بابا کا فیصلہ تھا جو مجھے ماننا تھا

مگر آریان اچھا نہیں ہے۔۔۔مشال یکدم بولی

آپی مجھے کوئی ایک وجہ بتادیں آپ ان کے اچھے نہ ہونے کی؟؟؟رمشاہ نے پلکیں اٹھا کر مشال کو دیکھا وہ کچھ دیر کے لئے چپ رہی

اس کے پاس تو کوئی وجہ نہیں تھی وہ برا صرف مشال کے لیے تھا کیونکہ اس نے اسے انکار کیا تھا۔۔۔ کیا بس اس بات سے وہ اچھا نہیں تھا کسی کے لیے بھی؟؟؟

وہ بس مجھے۔۔مشال کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی

ماں باپ کبھی ہمارے لئے برا نہیں سوچتے ہمیشہ اچھا سوچتے ہیں انہوں نے کچھ سوچ کر ہی فیصلہ لیا ہو گا۔۔۔رمشاہ سمجھانے کے انداز میں بولی اتنے میں اسماء کمرے میں آگئی اور رمشاہ کو چلنے کا کہا

مشی آپی کبھی وقت ملا تو بتاؤں گی آپ کو آریان کتنے اچھے ہیں۔۔۔۔رمشاہ مسکرا کر کہتی ہوئی اٹھ گئی

مشال رمشا کے منہ سے اس بات کو سن کے سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔

منگنی کی تقریب بہت اچھے سے اپنے اختتام کو پہنچ گئی

"اس درد سے ہوئے آشنا

ہمیں تھا اک تیرا ہی تو آسرا

دربدر ہوئے اس طرح

نہ ملا سکون نہ ہی آسرا

ہوں مرض غم میں، میں مبتلا

نہ دوا ملی نہ ملی شفا

میں ہوں گلی گلی یہ ڈھونڈتا

کہ ملے کہیں تو مجھے بھی وفا"

¤----------¤

دوپہر کا وقت تھا عمر کچھ آدمیوں کے ساتھ ڈیلینگ کرنے کے لیے نکلا ہوا تھا عمر کے علاوہ دو تین اور نئے لوگ آچکے تھے وہ بھی عمر کے ساتھ ہی موجود تھے۔۔۔

اس وقت عمر کے ساتھ دو نئے آدمی اور دو پرانے آدمی تھے وہ ایک پتلی سی گلی میں ایک گھر کے باہر کسی کا انتظار کر رہے تھے کچھ دیر بعد گھر سے ایک شخص نکلا عمر آگے بڑھا اپنے کاندھے پر لٹکائے کالے بیگ سے عمر نے بھرا ہوا خاکی لفافہ نکالا اور اس شخص کو تھما دیا خاکی لفافہ تھا مکروہ دوبارہ گھر کے اندر چلا گیا گلی کے باہر ایک سفید وین آکر رکی اس میں سے کچھ آدمی نکلے اور ان کی طرف آنے لگے

اتنی دیر میں وہ شخص گھر سے دوبارہ نکلا مگر اس بار وہ اکیلا نہیں تھا ساتھ ایک لڑکی تھی جو بہت خوبصورت لگ رہی تھی مگر سہمی ہوئی تھی آنکھیں نم تھیں اور اس کا بازو شخص کی گرفت میں تھا

جو آدمی وین سے نکلے تھے وہ عمر کے اشارے پر اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے گئے عمر اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا

"عمر نے گینگ میں جگہ بنانے کے لیے انہیں اچھا خاصہ منافع کروایا تھا عمر نے بہت سی ڈیلینگز کروائی تھی اس لیے اب عمر جہاں بھی جاتا تھا سربراہی اس کی ہوتی تھی دو مہینوں میں عمر گینگ کے بارے میں بہت کچھ جان چکا تھا۔۔۔ عمر کو معصوم لڑکیوں کی ڈیلنگ کرنا بالکل اچھا نہیں لگتا تھا مگر اپنے کام سے مجبور تھا اور دوسری طرف آریان ان سب چیزوں پر نظر رکھے ہوئے تھا وہ ایک منٹ کی بھی غفلت نہیں برتتا تھا"

وہ گاڑی جا چکی تھی اب عمر اپنے آدمیوں کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھ کر جا رہا تھا

عمر کو رہ رہ کر اسی لڑکی کا خیال آ رہا تھا وہ ڈیلینگ کے دوران لڑکیوں پر دھیان نہیں دیتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ دل برداشتہ ہو سکتا ہے لیکن اس لڑکی کا سہما ہوا چہرا اور نم آنکھیں بار بار سامنے آ رہی تھیں عمر کو پتا تھا وہ لڑکی ٹھکانے پر ہی پہنچے گی اور وہ چاہ رہا تھا کے اس کی ذمہ داری اپنے انڈر لے لے"

عمر کا دھیان کھڑکی سے باہر گیا تو دیکھا یہ ٹھکانے کا راستہ نہیں تھا وہ کہیں اور نکل گئے تھے

ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟ عمر نے فوراً پوچھا

صاحب کا پیغام آیا ہے ہمیں بڑے صاحب کی طرف جانا ہے۔۔۔۔

بڑے صاحب مطلب؟؟۔۔۔صاحب کے بڑے صاحب؟؟۔۔عمر حیران ہوا

وہ تو کسی سے ملتے نہیں پھر ہم سے کیوں؟؟ عمر نے سوال کیا

یہ مجھے نہیں معلوم بس اتنا پتا ہے وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں..... آدمی نے جواب دیا۔۔ مجھ سے ؟؟؟ عمر گھبرا گیا

کہیں پتا تو نہیں چل گیا؟؟ خود سے سوال کرنے لگا اتنے میں اس کی نظر کھڑکی سے باہر سفید وین پر پڑی جس میں لڑکی تھی وہ ان کے ساتھ چل رہی تھی

یہ گاڑی ہمارے ساتھ کیوں جا رہی ہے؟؟ اسے ٹھکانے پر نہیں جانا تھا؟؟؟ عمر نے پوچھا

لڑکی کو بھی بڑے صاحب نے بلوایا ہے۔۔۔ آدمی بولا

عمر نے گہرا سانس لیا اور آنکھوں پر ڈالی عینک پر انگلی جمائی اور اپنے چاروں اطراف گھمائی آریان جو سب کچھ دیکھ رہا تھا اسے سنائی کچھ نہیں دیتا تھا مگر حرکات سے اندازہ لگالیتا تھا دو مہینوں میں پہلی بار عمر کے جانے کا راستہ تبدیل ہوا اور وہ کہیں اور جارہا تھا تو آریان ٹھٹک گیا ٹیم کو ہوشیار کر دیا تھا

عمر کی کرنٹ لوکیشن آریان اور ٹیم کے پاس موجود تھی ٹیم آریان کے کہنے پر نکل چکی تھی

آریان اپنی گاڑی میں تھا کار خود ڈرائیو کر رہا تھا اور فرنٹ سیٹ پر لیپ-ٹاپ رکھے ہرے تھا وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی عمر سے نظریں نہیں ہٹا رہا تھا

کافی لمبا سفر کرنے کے بعد دونوں گاڑیاں ایک کھنڈر جگہ پر رک گئیں عمر اور باقی آدمی گاڑی سے اتر گئے دوسری گاڑی سے بھی آدمی اترے اور ایک آدمی نے لڑکی کو پکڑا ہوا تھا جو اس کی گرفت میں تھی وہ بار بار آنکھیں موند لیتی تھی جیسے اسے تکلیف ہو رہی ہو اب وہ چل رہے تھے اور چلتے چلتے بیابان جنگل میں آگئے عمر ارد گرد نظریں گھوما رہا تھا کچھ دیر ایسے ہی چلنے کے بعد ایک کوٹھی آئی وہ سب باہر انتظار کرنے لگے کچھ دیر بعد ایک شخص باہر آیا اور سب کا جائزہ لیا اس نے ایک ایک بندے کی اچھی طرح تلاشی لی اور عمر کی بھی تلاشی لی سب کا جائزہ لینے کے بعد انہیں اندر لے جایا گیا اندر جانے کے

بعد عمر آدمیوں کی تعداد دیکھ کر حیران رہ گیا اتنے آدمی دوسرے ٹھکانے پر نہیں تھے جتنے یہاں پر تھے ان کے لیڈر نے اپنی اچھی خاصی حفاظت کا انتظام کیا ہوا تھا اور دوسری طرف آریان نے اتنی تعداد دیکھ کر حفاظتی اقدامات کے لیے بیک اپ فورس کو بھی بلا لیا

جو شخص انہیں اندر لایا تھا اس نے سب کو روک لیا

صاحب نے بس اس لڑکی اور لڑکے کو بلایا ہے باقی تم سب ادھر ہی رکو گے۔۔۔اس شخص نے عمر اور لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہا

ٹھیک ہے۔۔عمر نے کہا

لڑکی ایک آدمی کی گرفت سے آزاد ہوئی اور اب اس شخص کی گرفت میں آگئی

یہ خود چل سکتی ہے تم اسے چھوڑ دو۔۔۔عمر سخت لہجے میں بولا اس نے لڑکی کو چھوڑ دیا وہ اپنے بازو کو سہلاتے ہوئے عمر کے ساتھ چل دی

آریان ٹیم کے ساتھ اس جگہ پہنچ چکا تھا گاڑی کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ ٹانگوں پر ٹکا کر سب کچھ دیکھ رہا تھا

وہ لوگ ایک کمرے کے باہر رک گئے دروازہ کھلا اور اندر داخل ہوئے ایک شخص سامنے کرسی پر بیٹھا تھا جس کی پشت نظر آرہی تھی

صاحب آپ کا کام ہو گیا ہے میں ان دونوں کو لے آیا ہوں۔۔اس نے سر کو خم دے کہا

میرا نیا باشندہ آیا ہے سنا ہے بہت دھوم مچائی ہے اس نے۔۔۔وہ شخص پلٹتے ہوئے بولا

اور عمر اسے دیکھ کر حیران رہ گیا

سکرین پر موجود شخص کو دیکھ کر آریان بھی ہکا بکا رہ گیا وہ گینگ کا لیڈر کوئی اور نہیں بلکہ شاہ محمود تھا

آریان نے ایک لمحے کا انتظار کیے بغیر ٹیم کو حملے کا اشارہ کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا عمر خطرے میں ہے شاہ محمود عمر کو اچھے سے جانتا ہے آرڈر ملنے پر ٹیم نے عمارت کو گھیرے میں لینا شروع کر دیا اور دروازہ توڑ دیا آریا نپستول پکڑ کے اندر کی طرف بھاگا

اوہو!!ایسا کب سے ہو گیا پولیس آفیسر اور میرا باشندہ ہو گیا۔۔۔شاہ محمود تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ بولا اور کرسی سے اٹھ گیا

تم؟؟عمر کے ہوش اڑ گئے لڑکی نے ایک نظر عمر پر ڈالی جو بالکل ساکت تھا

ہاں میں دوبارہ مل کر خوشی ہوئی تم سے۔۔شاہ محمود بولا

اتنے میں گولیوں کی آواز آئی وہاں موجود شخص نے پسٹل نکالی اور عمر پر تان دی کے اچانک دروازہ کھلا اور آریان پسٹل پکڑے ہوئے تھا اور یکدم فائر کر دیا گولی اس شخص کے سر پر لگی اور وہیں گر گیا گولی کی آواز پر لڑکی کی چیخ نکلی اور اس نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ دیے

شاہ محمود نے ٹیبل پر رکھی پستول اٹھائی اور لڑکی کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس کی کنپٹی پر پستول رکھ دی

عمر حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا

خبر دار!!میری طرف آنے کی کوشش کی تو میں اسے مار دوں گا۔۔۔شاہ محمود لڑکی کو پکڑتے ہوئے پیچھے ہوا آریان آگے بڑھا

آریان رک جاؤ!!!عمر فوراً بولا جس پر آریان کے قدم رک گئے

شاہ محمود کا نشانہ بنی ہوئی لڑکی چیخ رہی تھی

مجھے نہیں مرنا پلیز مجھے نہیں مرنا مجھے بچالو خدا کا واسطہ۔۔۔اور روتے ہوئے التجاء کر رہی تھی اس کی گردن شاہ محمود کے بازو میں تھی اتنے میں ٹیم کے بندے کمرے میں آگئے

عمر میں اسے جانے نہیں دے سکتا۔۔۔آریان پستول تانے ہوئے بولا

مگر! عمر کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا وہ اس بے قصور لڑکی کی موت نہیں چاہتا تھا شاہ محمود پیچھے ہوتا جا رہا تھا آریان نے گولی چلا دی جو شاہ محمود کے بازو پر لگی وہ درد سے کراہا اتنے میں شاہ محمود نے گولی چلائی جو لڑکی کے سر کو چھو کر گزری۔۔۔۔شاہ محمود نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ پیچھے مڑا اور ایک بٹن پر یس کیا جس سے دیوار پیچھے کو سرک گئی اور وہ باہر نکل گیا آریان اور باقی لوگ اس کے پیچھے بھاگے ۔۔

۔۔عمر لڑکی کی طرف آیا جس کے سر سے خون رِس رہا تھا

ڈیڑھ ماہ بعد آریان اور عمر ایس ایچ او کے کمرے میں بیٹھے تھے

سوری سر ہم اسے پکڑ نہیں سکے.... آریان افسردہ ہو کر بولا دونوں کا سر جھکا ہوا تھا

مجھے فخر ہے تم دونوں پر۔۔ تم دونوں نے معصوم لڑکیوں کو آزاد کروایا بہت سے آدمیوں کو گرفتار کیا اور تو اور تم لوگ لیڈر تک پہنچ گئے جو آج تک کسی آفیسر سے نہیں ہوا وہ تم دونوں نے کیا ہے۔۔۔ایس ایچ او خوش ہو کر بولا

ان سب چیزوں کا کریڈٹ عمر کو جاتا ہے جو اپنی جان پر کھیل کر شاہ محمود تک پہنچا تھا۔۔۔ آریان عمر کو دیکھتے ہوئے بولا

صرف میرا نہیں آریان نے بہت بہادری دیکھائی ورنہ میں آج یہاں نہیں ہوتا۔۔۔ عمر بولا

ہاں تم دونوں ہی بہت بہادر آفیسرز ہو۔۔ ایس ایچ او مسکرایا

ہمیں اب شاہ محمود کو نہیں پکڑنا اس کے خلاف جو ثبوت ہیں وہ عدالت کو دینے ہیں اسے اپنے پاس سنبھال کر رکھنا۔۔۔

جی سر!! آریان بولا

اور وہ لڑکی کا کیا بنا جو اس سارے معاملے میں شاہ محمود کا شکار بنی تھی؟؟؟ ایس ایچ او نے پوچھا

عمر اسے وقت پر ہسپتال لے گیا تھا اب تک تو وہ بلکل ٹھیک ہے۔۔۔ آریان نے بتایا

اس کے گھر والوں کا کچھ پتہ چلا؟؟

جی سر اس کی ٹریٹمنٹ کے بعد اس کے گھر والوں کو اطلاع کر دی تھی وہ اپنے گھر جا چکی ہے۔۔۔۔عمر نے جواب دیا

ویل ڈن... تم لوگ آرام کرو اور چھٹیاں انجوائے کرو۔۔۔ایس ایچ او بولا

¤----

رات کا وقت تھا آریان کار ڈرائیو کر رہا تھا فون پر رنگ ہوئی عمر کی کال تھی فون کان سے لگایا

ہیلو؟

ہیلو آریان صاحب کیا حال ہیں آپ کے؟؟؟عمر بڑے پر جوش انداز میں بولا

آئی ایم آل رائٹ.....تم بتاؤ؟؟

آئی ایم ویل....اچھا بتاؤ کہاں پر ہو اس وقت؟؟؟

کار ڈرائیو کر رہا ہوں گھر جا رہا تھا تم بتاؤ سب خیریت ہے؟؟ آریان سائڈ مرر کو دیکھتے ہوئے بولا

خیریت ہے بس ایسے ہی... میں ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا تمہارا کزن مل گیا۔۔۔ عمر تفصیل بتانے لگ گیا

کونسا کزن؟؟ آریان نے پوچھا

وہ جس کی شادی پر میں آیا تھا نا۔۔۔ عمر نے یاد دہانی کروائی

اممم رامش۔۔۔ آریان نے سوچتے ہوئے بولا

ہاں وہی !!

ہاں آیا ہو گا مشال کے ساتھ۔۔۔ آریان بے تاثر بولا

نہیں تو ساتھ تمہاری کزن نہیں تھی کوئی اور تھی۔۔ عمر فوراً بولا

ہو گی کوئی کلائینٹ یا دوست... اچھا پھر بات ہوتی ہے میں گھر پہنچ گیا ہوں۔۔ آریان نے کہا

آہاں... اللہ حافظ

خدا حافظ...

گاڑی گھر کے سامنے آئی گیٹ کھلا اور گاڑی گھر میں داخل ہوئی آریان گاڑی سے اترا کی چین کو انگوٹھے سے دبا کر گاڑی لاک کر دی اور چلتے چلتے لان کی طرف آ گیا

لان میں کرسی پر بیٹھا اور ایک گہری سانس لی ہوا نے چہرے کو چھوا کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔۔۔کافی دیر یونہی آنکھیں بند کر کے بیٹھا رہا

کافی پئیں گے ؟؟ آواز سے اچانک آنکھ کھلی مڑ کر دیکھا تو رمشاہ تھی جو ہاتھ میں کپ تھامے کھڑی تھی

نہیں۔۔ آریان سیدھا بیٹھتے ہوئے بولا رمشاہ آریان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی

جانتی ہوں کافی نہیں پیتے آپ..... آپ کے لیے چائے ہے۔۔۔وہ کپ آگے بڑھاتے ہوئے بولی

آریان نے ایک نظر رمشاہ کے چہرے کا جائزہ لیا اور کپ کو تھام کر مسکراتے ہوئے سر جھٹکا

تم سوئی نہیں اب تک ؟؟؟ اس نے چائے کا سپ لیتے ہوئے پوچھا

نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا کافی پی لوں گاڑی کی آواز سنی تو آپ کے لئے چائے بنالی۔۔۔۔رمشاہ نے بتایا

آریان چائے پینے میں مصروف ہو گیا

آپ کیا نے مجھ سے مانگنی کے لیے ہاں کیوں کی؟؟؟رمشاہ نے کپ کو دیکھتے ہوئے سوا

مطلب؟؟ آریان رمشاہ کے سوال پر حیران ہوا

مطلب صاف ہے۔۔۔آپ نے ہاں کیوں کی؟؟؟ رمشاہ اب آریان کے چہرے پر نظر جمائے روانگی سے بولی

بڑوں کی خواہش تھی تو میں منع کیسے کرتا؟۔۔

بڑوں کی خواہش؟؟ آریان کے جواب پر رمشاہ نے تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ الفاظ دہرائے۔۔۔ آریان چپ رہا

آپ کی کوئی خواہش نہیں ہے؟؟؟ آپ ہمیشہ بڑوں کے کہنے پر ہی چلیں گے؟؟؟ آپ اپنے دفاع میں کچھ بھی نہیں کہیں گے؟؟ آپ اپنی زندگی کی ڈور کسی اور کہ ہاتھ میں پکڑا کر کٹپتلی کی طرح چلیں گے؟؟؟۔۔۔ رمشاہ نے سانس لیے بغیر ڈھیروں سوال کر دیئے۔۔۔ جس کا جواب آریان کے پاس نہیں تھا

تمہاری بات سمجھ نہیں آرہی... تم کہنا کیا چاہ رہی ہو؟؟؟ آریان الجھتے ہوئے بولا

کبھی وقت ملے تو خود سے پوچھنا آخر آپ کیا چاہتے ہیں؟؟ کیوں اپنی اور دوسروں کی زندگی خراب کر رہے ہیں؟؟ پہلے بھی آپ کا ایک غلط فیصلہ تین زندگیاں اجاڑ چکا ہے اور اب۔۔۔ رمشا تلخ لہجے میں بولی اور بنا کچھ سنیں اٹھ کر چل دی

آریان اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔

"ساڑھے پانچ ماہ پہلے"

آریان اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور جہانزیب کمرے میں داخل ہوا

انکل آپ؟؟ آریان جہانزیب کو دیکھ کر سیدھا ہوا

ہاں بیٹا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔جہانزیب آریان کے پاس آتے ہوئے بولا

جی بیٹھیں نا۔۔۔۔اس نے صوفے پر ہاتھ رکھا

بیٹا میں تین بیٹیوں کا باپ ہوں اور مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے مجھے یقین ہے کے تم مجھے سمجھو گے

۔۔۔

جی انکل آپ کہیں جو بھی کہنا چاہ رہے ہیں۔۔۔ آریان تھوڑا الجھتے ہوئے بولا

میں علیزہ کی ذمہ داری سے فارغ ہو چکا ہوں الحمدللہ!!!اب مشال کی ذمہ داری سے بھی فارغ ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ جہانزیب سنجیدگی سے بولتے گئے آریان خاموشی سے سنتا رہا

مشال جب چھوٹی تھی تو مشال کے دادا نے اس کی نسبت میری بہن کے بیٹے کے رامش سے طے کر دی تھی اور مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں یہ ذمہ داری پوری کروں گا۔۔۔ اور آج وہ وقت آ گیا ہے کہ میں اپنی زبان سے کیا ہوا وعدہ پورا کروں--- جہانزیب رکا اور آریان کے چہرے پر ایک نظر ڈالی جو انہی کو دیکھ رہا تھا مگر چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے۔۔ اپنی بات دوبارہ جاری کی

بیٹا مشال نادان ہے اسے ابھی ان معاملات کی نزاکت کا صحیح سے نہیں معلوم اسے پہچان نہیں صحیح غلط کی اور میں کسی بھی حال میں اس کی بات نہیں مان سکتا وقت آنے پر میں اپنی زبن سے نہیں مکڑ سکتا۔۔۔ جہانزیب گویا آریان کو جیسے فیصلہ سنانے آیا تھا

تم میرے بیٹے ہو اور میں ان شاء اللہ تمہیں اپنا بیٹا بناؤں گا....مجھے یقین ہے تم ایک باپ کی مجبوریوں کو سمجھ سکتے ہو اور مجھے مایوس نہیں کرو گے۔۔۔۔جہانزیب نے آریان کے چہرے کو تھپتھپایا اور اٹھ گیا

آریان یونہی بیٹھا رہا بالکل خاموش نہ کوئی سوال نہ کوئی جواب جہانزیب آریان کو اس کی زندگی کا فیصلہ سنا کر چلے گیا تھا۔۔۔۔

¤----

آریان پولیس اسٹیشن پہنچا اور اپنے آفس میں داخل ہوا سامان ٹیبل پر رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا کچھ فائلز چیک کرنے میں مصروف ہو گیا کچھ دیر یونہی مصروف رہا کہ ایس ایچ او آریان کے آفس میں داخل ہوئے

آریان ان کے اچانک آنے پر ایک دم سیدھا ہوا اور اٹھ کر سلیوٹ کیا اور ساتھ ہی ایس ایچ او کے پیچھے عمر بھی اندر آ گیا

آریان تمہیں آج رات کی فلائٹ سے دبئی جانا ہے تمہیں وہاں کل کی ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے... میں تھوڑا سا مصروف ہوں تو تم میری جگہ جا رہے ہو۔۔۔ایس ایچ او نے آریان کو آرڈر دیا

جی سر!!! آریان نے سر کو خم دیا

میٹنگ صرف کل کی ہے مگر تمہارا ویزٹ ایک ہفتے کا ہے باقی کے دن تم چھٹیاں انجوائے کرنا۔۔۔ ایس ایچ او کہہ کر عمر پر ایک نظر ڈالتے ہوئے باہر چلے گیا

عمر نے حیرت سے آریان کو دیکھا آریان کے چہرے پر چھیڑنے والی مسکراہٹ آئی

عمر چلتے چلتے آریان کے پاس آیا

یہ غلط بات ہے جب مجھے میٹنگ پر بھیجتے ہیں تو چاہے ایک گھنٹے کی بھی ہو صبح جاتا ہوں شام کو واپسی ہوتی ہے..... مجھ پر کبھی ایسی مہربانی نہیں ہوئی۔۔۔ عمر نے منہ بنایا جس پر آریان نے قہقہہ لگایا۔۔۔

عمر نے شام کے وقت آریان کو سی- آف کیا تھا

¤----

رامش اپنی ماں فاریہ کے ساتھ ڈرائیگ روم میں بیٹھا تھا اور مشال ہمیشہ کی طرح کمرے میں ہی تھی

کیا؟؟تم نے نکاح کر لیا؟؟؟ فاریہ حیرت سے بولی

جی امی۔۔رامش بے فکری سے بولا

تم ہوش میں تو ہو... تم کیا کہہ رہے ہو؟؟فاریہ کو جیسے یقین نہ آیا

جی میں ہوش و حواس میں ہوں بالکل۔۔رامش بالکل مطمئن نظر آرہا تھا

تم نے یہ کرنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچا جو تمہارے کمرے میں بیٹھی ہے وہ بیوی ہے تمہاری... اور میرے بھائی کی بیٹی ہے.... میں کیا منہ دکھاؤں گی جہانزیب بھائی کو اسماء بھابھی کو؟؟؟؟ فاریہ آگ بھگولا ہو گئی

امی جان وہ میری بیوی ہے مگر وہ آپ کی ضد تھی میری خواہش نہیں.. اس بچاری کے ساتھ جو بھی ہوا صرف آپ لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے میں پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ اس کے انجام کی ذمہ دار صرف آپ ہیں یا ماموں۔۔۔۔۔ فاریہ کچھ بولتی کہ رامش اٹھ کر باہر نکل گیا اور فاریہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔ مشال ان سب باتوں سے بے خبر کمرے میں بستر پر بیٹھی کتاب کا مطالعہ رہی تھی کہ فون رنگ ہوئی رمشاہ کی کال تھی مشال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

ہیلو!!

ہیلو! مشی آپی کیسی ہیں؟؟؟ رمشاہ کی پرجوش آواز آئی

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟؟

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔

مشی آپی آپ کل گھر آجائیں۔۔۔اس نے فرمائش کی

کل؟

ہاں آریان تو گئے ہوئے ہیں آؤٹ اوف سٹی... تو آپ آجائیں ہم کہیں چلیں گے۔۔۔رمشاہ نے مشال کی انکار کی وجہ ختم کر دی تھی۔۔۔
چلو ٹھیک ہے پھر میں آتی ہوں کل۔۔۔مشال نے حامی بھر لی
چلیں میں انتظار کروں گی... اللہ حافظ
خدا حافظ !!!مشال نے فون رکھ دیا
¤--------¤

مشال رمشاہ کے کہنے پر صبح ہی آگئی تھی

دونوں نے خوب شوپنگ کی ریسٹورنٹ میں لنچ بھی کیا اور فری ہو کر رات کو گھر آ گئے

مشال اور رمشاہ اسماء اور سعدیہ کو سامان دکھانے لگ گئے

رمشاہ بہت خوش تھی مشال کو ایسے دیکھ کر بہت لمبے عرصے کے بعد وہ مشال کے ساتھ گھومنے گئی تھی

میں کافی بنا کر لاؤں؟؟رمشاہ نے مشال سے پوچھا

نہیں کافی نہیں... چائے بنالو۔۔مشال نے بولا رمشاہ نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا

ٹھیک ہے!!رمشاہ کچن میں چلے گئی۔۔۔

رات کافی ہو گئی تھی مشال یہیں پر رک گئی وہ دو تین دن کے لیے آئی تھی

اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور ایک نظر چاروں اطراف گھمائی وہ آج ساڑھے پانچ ماہ بعد اپنے کمرے میں آئی تھی

ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی وہاں پر موجود پرفیومز کو چھوا ہر چیز اپنی جگہ پر تھی ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھا پھر نظر صوفے پر گئی اور اسے وہاں کسی کا سایہ نظر آیا بالکل اسی طرح جب آریان وہاں بیٹھا ہوا تھا مشال نے آنکھیں فوراً بند کر لیں پھر چلتے چلتے کھڑکی کی طرف بڑھی کھڑکی کا شیشہ کھولا آج بھی ویسے ہی ٹھنڈی ہوا نے چہرے کو چھوا مشال کو پھر سے سکون کا احساس ہوا ایک نظر لان میں ڈالی اور بے شمار لان میں گزرے ہوئے لمحے آنکھوں میں سمٹ آئے اس نے گہری سانس بھری اور کھڑکی کو دوبارہ بند کر دیا۔۔۔

¤----

مشال دو تین دن رہ کر واپس چلی گئی تھی ہفتہ گزر چکا تھا اور آریان دوپہر کی فلائٹ سے واپس آ گیا تھا

فریش ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آیا برش پکڑ کر بالوں کو ایک جیسا کر رہا تھا کہ فون کی رنگ ہوئی عمر کی کال تھی آریان نے فون اٹھایا

ہیلو۔۔

ہیلو!!ڈیئر فرینڈ ویلکم بیک.... مزے کر کے آگئے ہوں گے آپ بہت۔۔۔ عمر کی پر جوش آواز آئی

ہاں بہت زیادہ۔۔ آریان بولا

چلو رات میں ریسٹورنٹ آؤ وہاں ملتے ہیں۔۔۔ عمر نے کہا

آج؟ پھر کسی دن رکھتے ہیں یار۔۔ آریان بہت تھکا ہوا تھا

آج ہی ملنا ہے سارا دن آرام کرو.... میں ویٹ کروں گا خدا حافظ۔۔۔ عمر نے فون کاٹ دیا

آریان نے گہری سانس بھری اور بال بنانے لگ گیا

¤----

آریان اور عمر ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے کولڈ رنگ پی رہے تھے

اس ثبوت کو عدالت میں کب پیش کرنا ہے؟-- عمر نے سوال کیا

جب سر کہیں گے تب--- آریان نے سپ لیتے ہوئے کہا

یار تو شادی کر لے میرا موڈ ہو رہا ہے شادی میں جانے کا--- عمر نے چھیڑتے ہوئے بولا

تو تم کر لو شادی اگر اتنا موڈ ہے... اس بہانے میں بھی تمہاری شادی انجوائے کر لوں گا--- آریان نے ٹیبل پر بازو ٹکائے

میں یار ابھی کہاں میری ممی کو جا کر کہہ دو کے آنٹی آپ کا بچہ بڑا ہو گیا ہے...شائید انہیں احساس ہو جائے مجھ معصوم کا۔۔۔عمر نے انگرائی لیتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائی

ہاں چل میں آنٹی کو بولتا ہوں کل ہی..ویسے تم نے لڑکی تو ڈھونڈ لی ہو گی نا؟؟۔۔آریان کو پوچھتے ہوئے ہنسی آئی۔۔عمر نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا گردن دائیں طرف مڑی اور وہ وہیں دیکھتا رہا

اب کس کو دیکھ رہا ہے؟؟ آریان نے پوچھا

وہ دیکھ تیرا کزن وہی ہے نا؟؟عمر وہیں دیکھتا ہوا بولا

آریان نے عمر کی نظر کا تعاقب کرتے ہوئے دائیں طرف دیکھا

ہاں وہی ہے۔۔۔آریان بولا

چل ملتے ہیں اس سے۔۔۔۔ عمر کھڑا ہوتے ہوئے بولا

ارے نہیں یار بیٹھے رہو... اپنی وائف کے ساتھ ہو گا ڈسٹرب نہ کرو۔۔۔ آریان کا لڈ ڈرنگ پینے لگ پڑا

یار کون تنگ کرے گا چل تو سہی ملنے میں کیا حرج ہے۔۔۔ عمر آریان کی سنے بغیر اسے بازو سے پکڑ تا ہوا لے گیا

وہ چلتے چلتے رامش کی ٹیبل کی طرف پہنچے اور آریان کی نظر رامش کے ساتھ بیٹھی لڑکی پر پڑی وہ مشال نہیں تھی کوئی اور ہی تھی

ایکسکیوزمی!! عمر نے دھیمی آواز میں بولا

رامش نے ہنستے ہوئے عمر کی طرف منہ کیا اور آریان کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور چہرہ سپاٹ رہ گیا جھٹ سے کھڑا ہوا اس کو دیکھ کر لڑکی بھی کھڑی ہو گئی۔۔

آریان تم یہاں؟؟ رامش بھکلایاہوا بولا

ہاں میں اپنے دوست کے ساتھ آیاہوا ہوں تو تم پر نظر پڑی میں نے کہاشاید مشال کے ساتھ آئے ہو تو مل لوں۔۔۔ آریان لڑکی کو دیکھ کر بولا

مشال؟؟ وہ تو نہیں آئی وہ گھر پر ہی ہے... یہ میری آفس کی کولیگ ہے سمرا۔۔۔رامش فورا بولا اور لڑکی کی طرف اشارہ کیا

اوہ اچھا Nice to meet you.... ۔۔۔عمر نے فوراً سمرا کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا

سمرا نے بھی ہاتھ آگے بڑھایا

Same here.....

میں دوست ہوں آریان کا۔۔۔ عمر مسکراتے ہوئے بولا

اچھا اب مجھے گھر جانا ہے مشال انتظار کر رہی ہو گی... اور سمرا کو ڈراپ بھی کرنا ہے۔۔۔ رامش چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے بولا

پھر ملیں گے.... اللہ حافظ !!! رامش کہہ کر چلے گیا

یار اس کی کولیگ پیاری تھی نا؟؟۔۔ عمر آریان کو دیکھ کر بولا۔۔۔ آریان نے ایک نظر عمر پر ڈالی اور عمر کا منہ بند ہو گیا

ہم بھی چلتے ہیں اب رات بہت ہو گئی ہے۔۔ آریان جیب سے چابی نکالتے ہوئے بولا۔۔۔

آریان گاڑی چلا رہا تھا اور موبائل پر کوئی نمبر ڈائل کر رہا تھا فون کان سے لگایا

ہیلو؟

ہیلو!! کیسی ہو مشال؟؟ آریان گاڑی چلاتے ہوئے بولا

تم نے مجھے کال کیوں کی؟؟ دوسری طرف سے بہت سخت لہجے میں آواز آئی

سوری میں نے تمہیں ڈسٹرب کیا مگر مجھے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔ آریان بولا

مجھے نہیں سننی کوئی بات۔۔۔ صاف جواب آیا

مشال تمہارے اور رامش میں کیا مسئلہ چل رہا ہے ؟؟؟ آریان کے اچانک سوال پر دوسری طرف خاموشی چھا گئی

بولو۔۔۔۔ آریان دوبارہ بولا

ہم دونوں ایک ساتھ بہت خوش ہیں۔۔۔ مشال نے ترشی سے بولا

جھوٹ مت بولو سچ بتاؤ کیا چھپا رہی ہو؟؟ آریان کا لہجہ سخت ہوا

مجھے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ تم آخر میری لائف میں انٹرفیئر کیوں کر رہے ہو؟؟؟

تو پھر تمہارا شوہر تمہیں چھوڑ کر دوسری لڑکیوں کے ساتھ اس ٹائم ریسٹورنٹ کیا کرتا ہے؟؟؟ مشال کو اس بات کی توقع نہیں تھی

تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے آئندہ میری لائف میں گھسنے کی کوشش مت کرنا سمجھے ۔۔۔مشال سپاٹ لہجے میں بولی۔۔

ٹھیک ہے نہ بتاؤں میں خود پتہ کروا سکتا ہوں۔۔۔ آریان نے فون کاٹ دیا اور فون پے ایک اور نمبر ڈائل کیا اور کان سے لگایا

ہیلو!!

ہیلو عمر۔۔۔

¤---------¤

دوپہر کا وقت تھا آریان لان میں چکر لگا رہا تھا رمشاہ بک تھامے لان میں آئی اور کرسی پر بیٹھ گئی

کس سوچ میں مبتلا ہیں؟ رمشاہ آریان کو دیکھ کر بولی

ہوں۔۔ آریان واقع کسی سوچ میں گم تھا کہ اسے رمشاہ کے آنے کا بھی نہ پتہ چلا

نہیں بس ایسے ہی چکر لگا رہا ہوں۔۔۔ آریان بولا اچانک فون کی رنگ ہوئی اس نے پاکیٹ سے فون نکالا عمر کی کال تھی

ہیلو؟

ہیلو آریان کیسے ہو؟؟عمر کی آواز آئی

ٹھیک ہوں تم سناؤ؟؟

میں تو ٹھیک ہوں.... میں نے تمہارا کام کر دیا ہے...وہ سمرا کوئی اور نہیں رامش کی بیوی ہے کچھ دن پہلے ہی نکاح ہوا ہے ان کا۔۔عمر نے آریان کو اطلاع دی

آریان رامش کو دیکھ کر ہی جان گیا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔۔۔۔آریان نے کال کاٹ دی اور رمشاہ کو یکھا جو کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔وہ چلتے چلتے رمشاہ کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا

رمشاہ!۔۔اس نے رمشاہ کو مخاطب کیا

جی۔۔رمشاہ نے کتاب نیچے کی

مجھے تم سے ایک کام ہے۔۔۔

کیسا کام؟؟رمشاہ حیران ہوئی

¤----

صبح کا وقت تھا مشال فریش ہو کر ڈریسنگ کے پاس آئی اور کان میں ٹوپس پہننے لگ گئی دروازہ کھلا اور اندر شیزہ داخل ہوئی

مشال آپی آپ کہیں جا رہی ہیں؟؟مشال کو تیار ہوتا دیکھ پوچھا

ہاں میں ریسٹورنٹ جا رہی ہوں رمشاہ نے بلایا ہے ....

اوہ اچھا!!شیزہ کچھ سوچ رہی تھی

کیا ہوا کوئی کام تھا؟؟مشال نے شیزہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں کام نہیں تھا بس ایسے ہی چلیں... آپ انجوائے کرنا۔۔۔شیزہ مسکرا کر کہتی ہوئی چلی گئی

موبائل اور بیگ لیا اور کمرے سے نکل گئی۔۔

مشال ریسٹورنٹ پہنچ گئی اور ایک ٹیبل پر بیٹھ گئی وہ رمشاہ سے پہلے ہی پہنچ گئی تھی اور اس کا انتظار کرنے لگی ویٹر کو اشارہ کر کے آرڈر دیا۔۔وہ کچھ دیر بیٹھی انتظار کرتی رہی ویٹر چائے کے دو کپ تھامے ہوئے آیا اور ٹیبل پر رکھ دیئے مشال نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ٹائم دیکھا اور نظر ادھر ادھر دھرائی یکدم اس کی نظر ایک جگہ رک گئی سامنے سے آتے ہوئے شخص کو دیکھتی رہ گئی وہ آریان تھا اور مشال کی طرف آرہا تھا آریان ٹیبل کے پاس آیا اور کرسی پر بیٹھ گیا

اسلام وعلیکم!! آریان بولا

تم یہاں کیا کر رہے ہو ؟ رمشاہ نے مجھے بھلایا تھا تو وہ کہاں ہے؟؟؟ مشال آریان کے پیچھے نظریں گھمارہی تھی جیسے کسی کو ڈھونڈ رہی ہو

وہ نہیں آئے گی۔۔۔

کیوں؟؟؟مشال حیرت سے اسے دیکھنے لگی

میں نے ہی اسے کہہ کہ تمہیں بھلوایا ہے۔۔۔ آریان بولا

تم اس قدر گر سکتے ہو میری بہن کا استعمال کر کے مجھے یہاں بلوایا تم نے؟؟؟؟مشال غصے سے بولی

جسٹ شٹ آپ میں اسکا استعمال کیوں کروں گا وہ بھی تمہارے لئے؟؟ آریان تلخی سے بولا۔۔۔ مشال اٹھ گئی مجھے یہاں نہیں رکنا۔۔۔اس نے بیگ کاندھے پر ڈالا

مشال مجھے اچھا نہیں لگے گا اگر میں اتنی عوام میں تم سے زبردستی کروں گا تو خود ہی آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔ آریان کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا

مشال کو بہت غصہ آرہا تھا لیکن کچھ کہے بنا واپس بیٹھ گئی اور خاموش رہی آریان چائے کے دو کپ دیکھ کر مسکرایا

بات بولو۔۔۔ وہ آریان کو دیکھنے لگی آریان نے چائے کا کپ اٹھایا اور ایک سپ لی

رامش ذیادہ کہاں ہوتا ہے ویسے میرا مطلب گھر میں تو نہیں ہوتا ہو گا؟؟

وہ گھر پر ہی ہوتے ہیں آپ سے مطلب؟؟ مشال یکدم بولی

اوہ اچھا اور وہ اس کے ساتھ جو لڑکی ریسٹورنٹ میں تھی وہ کون تھی؟؟ آریان نے مشال پر نظریں جمائے ہوئے پوچھا

انہوں نے مجھے بتا دیا تھا اس رات وہ کسی دوست کے ساتھ تھے۔۔۔مشال درشتی سے بولی

اچھا مجھے تو بتایا تھا کہ اس کی آفس کی کولیگ ہے۔۔۔وہ بولا جس پر مشال خاموش رہی

وہ جو بھی ہو رامش کی تمہیں اس سے کیا لینا دینا ہے ہماری زندگی کے معاملات پر تم جاسوسی کرنا چھوڑ دو۔۔۔وہ غصے سے بولی

ہاں میں انٹرفیئر نہ کرتا اگر یہ بات صرف تم دونوں کی ہوتی مگر میری مجبوری ہے کہ میں غلط بات برداشت نہیں کرتا اس لئے مجھے مداخلت کرنا پڑی۔۔۔آریان مطمئن ہو کر بولا

میں جا رہی ہوں۔۔مشال اٹھ گئی

وہ رامش کی دوسری بیوی ہے ایک ہفتے پہلے اس نے نکاح کیا ہے۔۔۔یہ سنتے ہی مشال منجمد ہو گئی اور بے ساختہ کرسی پر دھچکے سے بیٹھ گئی اس ایک بات کی توقع مشال کو ہرگز نہیں تھی کہ اس نے نکاح کر لیا اور بتایا بھی نہیں مشال کو پتا چلا تو وہ بھی آریان سے ؟؟مشال کے اوپر کسی نے آسمان گرا دیا تھا

آریان مشال کی ریکشن سے اچھی طرح واقف تھا اس نے مشال کو نہیں دیکھا بلکہ ارد گرد کے لوگوں کو دیکھنے لگ گیا اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اڈلا مگر وہ آریان کے سامنے تو بالکل نہیں رو سکتی تھی مشال کھڑی ہو گئی آریان نے اسے دیکھا جو بے دلی کے ساتھ چلتے چلتے اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی

آریان نے فون اٹھایا اور ایک نمبر ملا کر کان سے لگایا

ہیلو؟

ہیلو رامش کیسے ہو؟؟ آریان بولا

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟؟

آئی ایم ویل۔۔۔

خیریت تم نے کال کی مطلب۔۔رامش بول رہا تھا کہ آریان نے اس کی بات کاٹ دی

جی سب خیریت ہے بس تم سے ملنے کو دل چاہ رہا تھا تو کال کر لی۔۔۔

¤----

دوپہر کا وقت تھا آریان لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا اسماء اور سعدیہ بھی وہیں بیٹھے باتیں کر رہی تھیں اور رمشاہ چائے بنا رہی تھی باتوں باتوں میں اسماء نے مشال کا ذکر بھی کیا۔۔۔ آریان نے ابھی تک کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا آریان کو کال آئی وہ فون سنتا ہوا لان میں آ گیا۔۔۔

کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد رمشاہ لان میں آریان کی چائے لے آئی اور ٹیبل پر رکھ کر جانے لگی آریان کی نظر رمشاہ پر پڑی تو کال کاٹ دی

رمشاہ۔۔۔ آریان نے آواز دی جس پر وہ رک گئی

جی؟؟

وہ مجھے سوری کہنا تھا تم سے... تمہیں میری وجہ سے مشال سے جھوٹ بولنا پڑا۔۔ وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولا

ارے کوئی بات نہیں آپ کو کوئی ضروری کام ہو گا ورنہ ایسا کبھی نہ کرتے۔۔ رمشاہ بولی جس پر اس نے سر ہلا دیا

ویسے کیا میں وہ بات جان سکتی ہوں؟؟؟ وہ بھنویں اٹھا کر بولی

پتا چل جائے گا ٹائم آنے پر۔۔۔ آریان ٹیبل سے چائے کا کپ اٹھا کر بولا

ہمم i am waitig.... ۔۔۔رمشاہ کہہ کر چلی گئی۔۔

رات کا وقت تھا آریان ریسٹورنٹ میں بیٹھا کول ڈرنک پی رہا تھا عمر کی کال آئی

ہیلو!!

ہیلو آریان کہاں ہو؟؟

میں ریسٹورینٹ ہوں... خیریت ہے؟ڈرنک کے سپ لگاتے ہوئے بولا

ایس ایچ او تم سے رابطہ کریں گے.... ثبوت عدالت میں پیش کرنے کا وقت بتا دیں گے۔۔۔ عمر نے بتایا

میں لے کر جاؤں گا؟؟ آریان حیران ہو کر بولا

yes my brave boy...

یہ صحیح ہے.... آریان نے منہ بنایا اتنے میں اس کی نظر اپنی طرف آتے ہوئے رامش پر پڑی

چلو بعد میں بات کرتا ہوں... اللہ حافظ۔۔۔ آریان نے کال کاٹ دی رامش اس کے پاس آیا دونوں ملے اور بیٹھ گئے

خیریت ہے ایک پولیس افیسر مجھ سے ملنے کے لیے بے تاب تھا؟؟ رامش مسکرا کر بولا

کیا کریں بات ہی ایسی تھی۔۔ آریان نے ویٹر کو اشارہ کر کے رامش سے آرڈر کے لئے پوچھا اور اس نے بھی کولڈ ڈرنک منگوائی

اور بتاؤ کیا مصروفیات ہوتی ہیں آج کل؟ آریان نے ڈرنک پکڑتے ہوئے پوچھا

کچھ خاص نہیں بس آفس اور آفس سے گھر۔۔۔ رامش نے جواب دیا

زیادہ کہاں ٹائم گزرتا ہے آفس یا گھر؟؟ آریان نے سپ لیتے ہوئے پوچھا
زیادہ آفس میں ہی گزرتا ہے گھر بہت کم ہوتا ہوں۔۔ رامش نے ڈرنک پکڑی

اور ویکنڈ پر گھر ہوتے ہو یا وہ کلائنٹز کے ساتھ ہوتے ہو؟؟ آریان کہ سوال پر رامش گھبرا گیا

نہیں ویکنڈ گھر پر ہی ہوتا ہوں... وہ بس اس ویکنڈ کام تھا کچھ۔۔۔رامش فورا بولا

مجھے جہاں تک یاد ہے تو میرے دوست عمر نے تمہیں پہلے بھی کسی کے ساتھ دیکھا تھا ریسٹوریٹ میں ... کیا وہ کلائینٹ نہیں تھی؟؟؟

www.kitabnagri.com

ہ-ہاں نا وہ بھی کلائینٹ تھی میرے ذہن سے نکل گیا۔۔۔رامش چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا

تم پسند کرتے ہو اسے؟؟ آریان کے سوال پر رامش حیران ہوا

پسند؟؟

ہاں پسند کرتے ہو تبھی تو نکاح کر لیا تم نے۔۔۔ آریان روانگی سے بولا جس پر رامش ہکا بکا رہ گیا منہ کھلا اور چہرہ زرد پڑ گیا

نکاح؟۔۔۔رامش بامشکل بول پایا

ہاں نکاح..تم نے مشال کو اندھیرے میں کیوں رکھا؟؟صاف انکار کیوں نہیں کیا رشتے سے اس کی زندگی کیوں خراب کی؟؟ آریان نے سوال پر سوال کیا جس کے بدلے رامش خاموش رہا

میں نے اسے اندھیرے میں نہیں رکھا وہ جانتی ہے سب۔۔وہ اب مطمئن ہو کر بولا

وہ جانتی نکاح کا؟؟ آریان فورا بولا

نہیں وہ جانتی ہے میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں وہ جانتی ہے میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن نکاح کا میں نے بس مما کو بتایا تھا کہ وہ خود مشال کو بتا دیں میرا کبھی مشال سے سامنا نہیں ہوا شادی کے بعد سے۔۔۔رامش بولتا گیا

تم نے پھر طلاق کیوں نہیں دی؟؟ کیوں اسے اذیت میں رکھا؟؟ آریان آگ بھگولا ہو گیا

میں نے اسے شادی کی رات ہی طلاق نامہ دے دیا تھا میں اسے اس اذیت میں نہیں رکھنا چاہتا تھا... مگر نجانے کیوں وہ منتیں کرنے لگ پڑی کے اسے طلاق نہیں چاہیے وہ ہر حال میں رہ لے گی لیکن طلاق نہیں لے گی اور مجھے اس کی بات ماننا پڑی۔۔۔۔ان سب باتوں نے آریان کے پاؤں سے زمین نکال دی

کیوں؟؟ آخر کیوں؟؟ مشال اس حال میں بھی رہنے پر راضی ہو گئی؟؟؟ کیوں اس نے کچھ نہیں کہا؟؟؟ کیوں اتنی اذیت میں رہی؟؟ آریاان کے ذہن میں کئی سوال آئے مگر جواب صرف مشال ہی دے سکتی تھی۔۔۔۔۔

¤----

دوپہر کا وقت تھا آریان سیڑھیاں اتر رہا تھا رمشاہ کچن سے نکلی

آپ کہیں جا رہے ہیں؟؟ آریان کو اترتا دیکھ کر بولی

ہاں... خیریت کوئی کام ہے؟؟؟ آریان گھڑی پہن رہا تھا

میں نے مشی آپی کو اتنی کالز کی ہیں لیکن وہ کال رسیو نہیں کر رہیں.... مجھے ان کے پاس جانا ہے۔۔۔ رمشاہ غمگین ہو کر بولی

نہیں ابھی اس کے پاس جانا مناسب نہیں ہے... میں کام سے فارغ ہو جاؤں تو لے جاؤں گا۔۔ آریان کہہ کر چلے گیا

آریان دو تین دن رمشاہ کو ٹالتا گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ مشال کو ایسی حالت میں دیکھے

رمشاہ لاؤنج میں اپنی امی کے ساتھ بیٹھی تھی

ماما میں ڈرائیور کے ساتھ مشی آپی کے گھر چلی جاؤں؟؟؟ رمشاہ التجائی انداز میں بولی

ہاں چلی جاؤ۔۔۔ اسماء نے اجازت دے دی جس پر رمشاہ خوش ہو گئی

آریان لاؤنج میں آیا

نہیں ابھی نہیں جاؤ گی میں کل لے جاؤں گا رات بہت ہو رہی ہے۔۔۔ آریان کہتا ہوا لان کی طرف چلا گیا جس پر رمشاہ بے حد غصے میں آئی

ہر بار مجھے ٹال دیتے ہیں۔۔۔ منہ میں بربرائی

آریان لان میں کرسی پر بیٹھ گیا سر کرسی سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اسے اندر ہی اندر بہت کچھ ستا رہا تھا بہت سے سوال تھے مگر انکا جواب نہیں تھا

آخر کیوں مشال ایسا کرتی رہی؟؟ کیا اس کی ذرا بھی self respect... نہیں ہے؟؟ یا اس نے ہمیں بتانے کے قابل نہ سمجھا؟؟ وہ مشال جو کسی چیز میں کمپرومائز نہیں کرتی تھی وہ آج اس طرح زندگی گزار رہی تھی؟؟ ڈور بیل کی آواز پر آریان کی سوچ کا تسلسل ٹوٹ گیا گارڈ نے دروازہ کھولا تو مشال اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں بیگ بھی تھا آریان کی نظر پڑی اور وہیں ٹھٹک گیا اس نے اپنے دل پر

ہاتھ رکھ لیا مشال بالکل نڈھال تھی اور بامشکل چلتے ہوئے لاؤنج کی طرف بڑھی آریان جلدی سے اٹھا اور گیٹ کی طرف آکر باہر نکل گیا

رمشاہ جو منہ بنائے بیٹھی تھی نظر اندر آتے ہوئی مشال پر پڑی تو ایک دم اٹھ کر کھڑی ہو ہو گئی

مشی آپی!!اسماء نے دیکھا تو وہ بھی کھڑی ہو گئی

تھینک گڈ آپ آگئیں میں نے کتنا مس کیا۔۔۔رمشاہ کہتی ہوئی مشال کے گلے لگی

مشی آپی اب زیادہ دن رہنے کے لئے آئی ہیں نا؟؟؟رمشاہ کی نظر کپڑوں کے بیگ پر پڑی اسماء مشال سے گلے ملی

ہمیشہ کے لئے آگئی ہوں اب۔۔مشال گم سم کھڑی تھی۔۔۔رمشاہ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی

کیا مطلب مشال بیٹا؟؟۔۔۔اسماء فوراً بولی کہ مشال کی آنکھوں سے آنسو بہا اور وہ ایک دم ماں کے گلے لگ گئی

امی میں نے بہت کوشش کی... میں نے بہت کوشش کی تھی... میں ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔مشال زار و قطار رو پڑی اسماء کا دل بری طرح ڈوبا

مشال بیٹا کیا کہہ رہی ہو؟؟؟ کیا ہوا؟؟مشال کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔۔بولیں نا مشی آپی کیا ہوا؟؟رمشاہ بھی بے چین ہو گئی

امی رامش نے طلاق دے دی۔۔۔مشال یونہی ماں کے گلے لگ کر روتی رہی۔۔۔اے خدایا!! اسماء کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

رات کافی گہری ہو چکی تھی مشال اپنے کمرے میں تھی آریان واپس آ چکا تھا رمشاہ اسماء سعدیہ آریان سب لاؤنج میں غمگین ہو کر بیٹھے تھے ڈور بیل کی آواز آئی اور تھوڑی دیر میں جہانزیب لاؤنج میں آیا جہانزیب کو اطلاع کر دی گئی تھی

کہاں ہے مشال؟؟؟ آتے ہی جہانزیب نے پوچھا

اپنے کمرے میں۔۔۔ اسماء بولی

تم نے فاریہ کو پوچھا ہے؟؟؟ یہ کیا حرکت کی ہے اس کے بیٹے نے؟؟؟ جہانزیب طیش میں آکر بولا

نہیں! اسماء سر جھکائے تھی

رمشاہ نے آریان کی طرف دیکھا اور سوچ میں پڑ گئی

آریان آپ کی کچھ دن پہلے رامش بھائی سے بات ہوئی تھی؟؟ رمشاہ نے سوال کیا جس پر سب آریان کو دیکھنے لگ پڑے

ہاں ہم کچھ دن پہلے ریسٹورنٹ میں ملے تھے۔۔۔ آریان مطمئن ہو کر بولا

تم نے کیا کہا ہے اسے بتاؤ مجھے ؟؟ جہانزیب بولا۔۔۔ آریان چپ رہا

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے جواب دو۔۔۔۔ جہانزیب کا لہجہ اب تلخ تھا

میں نے اس سے کہا مشال کو طلاق دے دے۔۔۔ آریان کی بات نے سب کو ہلا کر رکھ دیا

تمہاری یہ مجال کیسے ہوئی ؟؟؟ جہانزیب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

انکل میں نے آج تک آپ کی ہر بات سر آنکھوں پر رکھی ہے مجھے یقین ہے آپ میری بات سنیں گے۔۔۔ آریان تحمل کے ساتھ بولا

پھر ساری تفصیل بتادی اور سب کو سن کر خاموشی ڈس گئی تھی

جہانزیب نے اپنا سر پکڑا ہوا تھا

میں کیسا باپ ہوں ؟؟اپنی پھول جیسی بیٹی کو آگ میں جلنے کے لئے چھوڑ دیا اور اس نے اف بھی نہ کی۔۔۔۔جہانزیب کو پچھتاوا ہونے لگا اپنے ہی فیصلے پر

مشال اپنے کمرے میں صوفے پر سر ٹانگوں میں ٹکائے ہوئے بیٹھی تھی پوری طرح ٹوٹ کر بکھری ہوئی لڑکی خود کو سمیٹ کر بیٹھی ہوئی تھی مشال نے سر اٹھا کر صوفے سے ٹکا لیا اور بند آنکھوں سے آنسو نکل کر گال پر بہہ گئے

یا اللہ!!!مشال کے لبوں سے بے ساختہ نکلا لہجہ بری طرح ٹوٹا ہوا تھا لب تھرترائے تھے

"کیسا امتحان ہے یہ میرا جو ختم ہی نہیں ہو رہا؟؟ میں کیسا گناہ کر بیٹھی ہوں جس کی تلافی ہی نہیں ہو رہی؟؟؟ پہلے نشا چلی گئی چھوڑ کر۔۔۔۔پھر محبت میں ٹھکرائی گئی۔۔۔۔پھر ایسے شخص سے شادی ہو گئی جو کسی اور کو پسند کرتا تھا اور اب طلاق؟ طلاق بھی ہو گئی مجھے۔۔۔ یا اللہ میں تیری کمزور بندی ہوں اب اور کسی امتحان میں نہ ڈالنا میں مر جانا چاہتی ہوں

"زندگی سے تنگ آئے ہوئے لوگ جس طرح موت کی طلب کرتے ہیں مشال بھی آج ان میں شامل تھی وہ بھی زندگی کے امتحان سے تھک کر ختم ہو گئی تھی"

"میں بہت ستائی گئی ہوں

بھری محفل میں رلائی گئی ہوں

یہ مہربانی اپنوں کی ہے مجھ پر

غیروں سے کہاں ٹھکرائی گئی ہوں"

¤----

صبح سویرے سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے صرف جہانزیب اور مشال کے علاوہ آریان ناشتہ کرنے بعد کام کے لئے نکل گیا تھا

مشال نے خود کو کمرے میں بند کر رکھا تھا وہ کسی سے بھی نہیں ملتی تھی اور کھانا بھی نہیں کھاتی تھی ۔۔۔رمشاہ بھی اس کے پاس نہیں جاتی تھی کیونکہ وہ جانتی ہے مشال کو ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا

گھر میں خاموشی کا سایہ تھا دو تین ہفتے گزر گئے رمشاہ فرسٹ سمیسٹر کے امتحان سے فارغ ہو گئی تھی

آریان لاؤنج میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا اور رمشاہ موبائل مصروف تھی اسماء جہانزیب باہر گئے ہوئے تھے اور کچھ دیر بعد آ گئے جہانزیب آ کر صوفے پر بیٹھا اسماء کچن میں چلی گئی

آریان بیٹا!!! جہانزیب نے آریان کو بلایا

جی انکل !!

بیٹا مجھے تم سے بات کرنی تھی۔۔

جی انکل میں سن رہا ہوں۔۔۔ آریان نے اخبار ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

بیٹا رمشاہ کے امتحان ہو گئے ہیں اب وہ بھی تھوڑا فارغ ہے اور تم بھی... تو میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نا میں رمشاہ کی ذمہ داری سے فارغ ہو جاؤں اور اگلے ہفتے تم دونوں کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔ جہانزیب کی بات سن کر آریان نے ایک نظر رمشاہ کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی اور اٹھ کر چلی گئی

انکل جیسے آپ کی مرضی... جیسا آپ کہیں ویسا ہی ہو گا۔۔ آریان بولا

چلو ٹھیک ہے پھر تیاریاں شروع کرتے ہیں۔۔۔ جہانزیب خوش ہو گئے جس پر آریان ذرا سا مسکرا دیا کسی کی کال آئی تو فون کان سے لگاتا ہوا لاؤنج سے باہر چلا گیا

رات کا وقت تھا آریان گھر آ گیا گاڑی پورچ میں کھڑی کی نظر لان میں رمشاہ پر پڑی جو کرسی پر بیٹھی کسی سوچ میں گم لگ رہی تھی آریان چلتا ہوا لان میں آیا اور رمشاہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا

کیا سوچ رہی ہو؟؟

سوچ رہی ہوں زندگی کتنی عجیب ہے نا اتنے امتحان لیتی ہے جتنا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ رمشاہ کسی اداسی میں مبتلا تھی

اسی کا نام تو زندگی ہے۔۔۔ آریانکنندھے اچکا کر بولا

اور اگلے ہفتے ہماری شادی کا ایک اور امتحان۔۔۔ آریان خاموش رہا وہ رمشاہ کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس نے رمشاہ کو آج سے پہلے کبھی اتنا اپ سیٹ نہیں دیکھا تھا

آریان میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔ رمشاہ آریان کو دیکھ کر بولی جس پر آریان حیران ہوا

آپ انکار کر دیں بابا کو اس شادی سے۔۔۔

میں کیا کہوں انہیں میں کیوں شادی نہیں کرنا چاہتا؟؟؟ وہ کوئی وجہ مانگیں گے۔۔۔ آریان سیدھا ہوا

سب سے بڑی وجہ مشی آپیہیں وہ آگئی ہیں واپس... آپ ان سے شادی کر لیں۔۔۔ رمشاہ سنجیدگی سے بولی اور آریان رمشاہ کی بات پر ہنس پڑا

ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔ رمشاہ نے آریان کو ہنستا دیکھ کر پوچھنا

تم شائید جانتی نہیں وہ شدید نفرت کرتی ہے مجھ سے اور تم کہہ رہی ہو میں اس سے شادی کا کہوں وہ قتل کر دے گی مجھے۔۔۔ آریان ہنستے ہوئے بولا
آپ بھی بھول رہے ہیں وہ شخص آپ ہی ہیں جن سے وہ بے حد محبت کرتی ہیں۔۔
وہ پہلے کی بات ہے حالات ویسے نہیں ہیں رمشاہ۔۔۔ آریان نے سمجھانے کی کوشش کی
حالات بدل جاتے ہیں وقت بھی بدل جاتا ہے مگر انسان کے احساسات نہیں بدلتے... آریان میری بہن بہت بری طرح بکھر چکی ہے میری ہنستی ہوئی بہن اب صرف روتی ہے اور کچھ نہیں کرتی... وہ اس مقام پر ہے جہاں پر سب زندگی سے پناہ مانگ لیتے ہیں میری بہن بہت تکلیف میں ہے.. انہیں

آپ کے علاوہ کوئی نہیں جوڑ سکتا۔۔۔ رمشاہ کی آنکھوں میں آنسو آچکے تھے یہ بات سن کر آریان کے دل کو بھی بہت تکلیف ہوئی تھی

مگر وہ مجھ سے شادی کے لیے نہیں مانے گی۔۔۔ آریان بے ساختہ بولا

ہاں نہیں مانے گیں۔ان کو منانا آپ کا کام ہے اپنی ضد پر ڈٹنا آپ کا کام ہے۔۔۔ اپنی خواہشات کے لیے تھوڑا لڑنا سیکھیں۔۔۔ رمشاہ جیسے آریان کو حوصلہ دے رہی تھی آریان نے بھنویں اٹھا کر رمشاہ کے چہرے کو غور سے دیکھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ وہ حیران تھا کہ رمشاہ کب سے اتنی سمجھدار ہو گئی۔۔۔

اسماء سعدیہ شاپنگ میں مصروف ہو گئی تھیں اور آریان جہانزیب سے بات کرنے کے لیے ہمت کر رہا تھا جس میں اسے دو تین دن گزر گئے جہانزیب ہمیشہ کی طرح کام میں مصروف تھا اور گھر بہت کم نظر آتے تھا۔۔

رات کا وقت تھا آریان کام سے واپس آیا گاڑی پوچ میں کھڑی کی اور لاؤنج میں آگیا لاؤنج میں صوفے پر آکر بیٹھ گیا اور ایک گہری سانس لی کلائی سے گھڑی اتار کر ٹیبل پر رکھ دی اور کالر ڈھیلا کیا کہ اتنے میں نظر سیڑھیاں اترتی مشال پر پڑی سیڑھیاں اتر کر سیدھا کچن میں چلی گئی آریان مڑ کر دیکھتا رہا اس کی نظر مشال کے چہرے پر پڑی وہ دیکھ رہا تھا کہ یہ مشال پچھلی مشال سے بالکل مختلف لگ رہی تھی کمزور، آنکھوں کے گرد ہلکے۔۔۔ فرج سے پانی کی بوتل نکالی اور سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی آریان نے

اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرا اور ٹیبل سے گھڑی اٹھا کر سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔

¤----

دوپہر کا وقت تھا آریان سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا نظر لاؤنج میں بیٹھے جہانزیب پر پڑی جو اخبار پڑھنے میں مصروف تھا آریان لاؤنج میں پہنچا۔۔۔جہانزیب کی نظر اس پر پڑی

آؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔جہانزیب نے اشارہ کر کے بولا وہ سامنے صوفے پر سلام کر کے بیٹھ گیا

کیا مصروفیت ہیں آج کل ؟؟ ... دو دن سے ملنا ہی نہیں ہو رہا۔۔جہانزیب پر خلوص طریقے سے بولا

جی بس کام کی مصروفیات ہیں آج کل اور کچھ نہیں۔۔۔ آریان بات کرنے کا سوچ رہا تھا مگر ہمت گوارا نہیں کر رہی تھی یہ وقت نکل گیا تو پھر نہیں آئے گا آریان نے ہمت کی

انکل مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔۔ آریان بلآخر بولا

ہاں بیٹا کرو... جہانزیب نے اخبار رکھ دیا

میں رمشاہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ آریان نے بولا جس پر جہانزیب حیرت میں ڈل گیا

میں مشال سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔

مگر بیٹا!! جہانزیب کچھ بولنے لگا

انکل پچھلی بار میں نے آپ کی بات مانی تھی اور آپ کے حکم کی تعمیل کی تھی اگر تب یہ سب نہ ہوتا تو مشال آج اس حالت میں نہ ہوتی۔۔۔ جہانزیب چپ چاپ اسے تکے جا رہا تھا

اگر آپ کی اجازت ہو تو میں مشال سے ہی شادی کرنا چاہوں گا۔۔۔ آریان نے بات مکمل کی جہانزیب کچھ دیر کے لئے بالکل چپ رہا

لیکن بیٹا مشال نہیں مانے گی۔۔ جہانزیب بمشکل بولا

انکل آپ اس کی فکر نہ کریں۔۔۔ وہ مطمئن ہو کر بولا

بیٹا میں اپنی بیٹی مشال کی اس حالت کا ذمہ دار ہوں اور اس کے لیے بہت پریشان بھی تھا لیکن مجھے اس بات کا اندازہ نہ تھا کہ تم میری اتنی بڑی پریشانی دور کرنے کا سبب بنو گے میں کس طرح تمہارا شکریہ ادا کروں مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ جہانزیب اداس لہجے میں بولا

آپ بس اجازت دے دیں مجھے۔۔

میں تو اس قابل بھی نہیں کہ اجازت دے سکوں... بیٹا میری بیٹی تمہارے حوالے ہے اس کا خیال رکھنا۔۔ جہانزیب آریان کو شکر گزار آنکھوں سے دیکھ کر بولا

¤ ¤

صبح کا وقت تھا رمشاہ مشال کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔مشال پر نظر پڑی وہ دائیں طرف رخ کر کے سو رہی تھی رمشاہ بستر کی طرف بڑھی

مشی آپی!!اس نے آواز لگائی مگر کوئی جواب نہیں آیا

مشی آپی اٹھ جائیں۔۔۔رمشاہ نے اونچی آواز دی مشال پھر بھی نہ اٹھی

رمشاہ نے مشال کے بازو کو پکڑ کر جھنجوڑا۔۔مشی آپی!!جس پر مشال یکدم اٹھی۔۔

ہاں!!۔۔مشال کی گہری نیند سے آنکھ کھلی

کتنا سوتی ہیں آپ.. آئیں ناشتہ کریں جلدی سے۔۔۔رمشاہ مسکرا کر بولی

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔مشال نے پھر دائیں طرف منہ کر لیا۔۔۔

ٹھیک ہے میں بھی ناشتہ نہیں کروں گی۔۔وہ منہ بنائے بستر پر بیٹھ گئی۔۔۔

مشال اٹھ کر بیٹھی

کیا بچوں والی ضد ہے تمہاری۔۔مشال غصے سے دیکھ کر بولی

ہاں بچوں والی.. جیسے آپ کی ضد ختم نہیں ہو رہی ہے میری بھی نہیں ہو گی... میں بھی ادھر ہی ہوں آپ بھی ادھر ہی ہیں۔۔۔رمشاہ ٹس سے مس نہ ہوئی

چلی جاؤ یہاں سے تنگ مت کرو مجھے۔۔۔مشال پھر غصے سے بولی

نہیں جاؤں گی۔۔۔رمشاہ ڈٹی رہی

مت جاؤ میری بلا سے بیٹھی رہو۔۔۔وہ کہہ کر لیٹ گئی

کچھ دیر گزر گئی رمشاہ وہیں ہاتھ میں ہاتھ دیئے بیٹھی رہی مشال اٹھ کر بیٹھی ایک نظر رمشاہ پر ڈالی ٹانگیں نیچے کی اور اٹھ کر فریش ہونے چلے گئی جیسے اس نے ہتھیار ڈال دیے تھے رمشاہ نے ایک مسکراہٹ بھری

اچھا خاصا ٹائم لگانے کے بعد مشال فریش ہو کر نکلی تو رمشاہ کو صوفے پر بیٹھے دیکھا۔۔تم گئی نہیں ابھی تک؟؟

آپ کو لئے بغیر کیسے جاسکتی ہوں۔۔۔وہ چھیڑنے کے انداز میں بولی۔۔۔مشال نے بال بنائے ڈوپٹہ لیا

چلیں؟؟۔رمشاہ اٹھ کر فوراً بولی

چلو۔۔وہ منہ بنا کر بولی اور رمشاہ ہنس پڑی۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے مشال اور رمشاہ بھی آ گئیں مشال سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گئی سا ہی رمشاہ بھی بیٹھ گئی۔۔۔۔

مشال کچن سے نکل کر سیڑھیاں چڑھتی جانے لگی کہ رمشاہ نے آواز دی

مشی آپی کہاں جا رہی ہیں؟؟ مشال جاتی جاتی رک گئی

کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔

ہاں کمرے میں جا رہی ہیں لیکن تیار ہو کر جلدی سے آ جانا۔۔۔رمشاہ بولی

کیوں تیار کس لیئے؟؟مشال نے پوچھا

ہمیں شاپنگ کرنے جانا ہے گروسری کا کچھ سامان لینا ہے۔۔۔

تو ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ یاماما کو لے جاؤ۔۔۔مشال کہتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی

میں انتظار کر رہی ہوں اگر آپ پانچ منٹ میں نہائیں تو میں اوپر آجاؤں گی۔۔۔رمشاہ نے اونچی بولا جیسے دھمکا رہی ہو۔۔۔

کچھ دیر رمشاہ انتظار کرتی رہی پھر منہ بنائے سیڑھیاں چڑھنے لگی اتنے میں مشال آگئی اور وہ وہیں رک گئی

ارے آپ آگئیں چلیں جلدی آگے دیر ہو گئی ہے۔۔۔رمشاہ واپس نیچے آگئی

ڈھیر شاپنگ کرنے کے بعد رمشاہ زبردستی ریسٹورینٹ لے گئی اور رات تک واپس آئے دونوں بہت تھک چکے تھے

مشال کا موڈ کافی اچھا تھا مشال لان میں کرسی پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی

رمشاہ لان میں چائے کا کپ تھامے آئی اور ٹیبل پر رکھ کر مشال کے ساتھ بیٹھ گئی مشال نے چائے کا کپ اٹھایا اور ایک سپ لی۔۔ آج کتنے دنوں بعد ہم اکٹھے بیٹھے ہیں نا اس طرح۔۔۔رمشاہ بہت خوش تھی

مشال کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی

کتنا اچھا ہوتا نا سب پہلے جیسا ہوتا... کتنے اچھے تھے وہ دن آپ اور آریان کس طرح لڑتے تھے۔۔۔۔ رمشاہ چائے کا سپ لیتے ہوئی بولی

مشال کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی وہ چائے ٹیبل پر رکھ کر اٹھ گئی اور کتاب ہاتھ میں تھامے لان سے جانے لگی رمشاہ اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

¤-------¤

دوپہر کا وقت تھا مشال ناشتہ کر کے کمرے میں چلی گئی تھی رمشاہ لاؤنج میں ٹی وی دیکھ رہی تھی جہانزیب آریان اپنے کام پر تھے اسماء سعدیہ بھی لاؤنج میں بیٹھی تھیں

مشال کتاب پڑھنے میں مصروف تھی کچھ وقت گزرا اس نے کتاب سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی اور بستر سے اٹھ گئی کاندھے پر ڈوپٹہ لیا اور کمرے سے نکل گئی سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی

لاؤنج میں رمشاہ کے پاس آکر بیٹھ گئی رمشاہ جو ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی مشال نے اس کے ہاتھ سے ریموٹ لے لیا اور چینل تبدیل کرنے لگ گئی

مشی آپی میرا پروگرام تو دیکھنے دیں مجھے۔۔۔رمشاہ فوراً بولی مگر مشال چینل تبدیل کرتی رہی

مشی آپی!!!رمشاہ پھر احتجاجً بولی مشال یونہی لگی رہی اسماء اور سعدیہ ہنسنے لگ گئیں اور رمشاہ منہ بسور کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

رات کا وقت تھا مشال لان میں ٹہل رہی تھی اسماء سعدیہ لاؤنج میں بات چیت کر رہی تھیں جہانزیب اخبار پڑھنے میں مصروف تھے آریان اپنے کمرے میں تھا

رمشاہ مشال کو لان میں دیکھ کر اس کے پاس آگئی

مشی آپی!! کیا کر رہی ہیں؟؟ رمشا بھی ٹہلنے لگ گئی

کچھ نہیں تازی ہوا کا مزہ لے رہی تھی۔۔ مشال بولی

کبھی ہمارے ساتھ بھی مزے لے لیا کریں۔۔

جو اتنا بولتا ہے مجھے اس کے ساتھ مزے نہیں آتے ۔۔۔۔ مشال زمین کو دیکھتے ہوئے بولی جس پر رمشاہ نے منہ بنایا

اور مجھے بہت کم بولنے والوں کے ساتھ مزہ نہیں آتا۔۔۔ رمشاہ منہ سنوار کر بولی

رمشاہ یار تم مجھے کہیں سکون نہیں لینے دینا ہر جگہ بھٹکی آتما کی طرح منڈلاتی رہتی ہو۔۔۔مشال منہ بنا کر کہتے ہوئے لان سے جانے لگی

ارے مشی آپی! مذاق کر رہی ہوں۔۔۔رمشاہ مشال کے پیچھے چل پڑی

بس پھر ہم مشال اور آریان کی ذمہ داری سے فارغ ہو جائیں گے۔۔۔اسماء سعدیہ سے بولی مشال وہیں رک گئی اور رمشاہ بھی مشال کے پاس آکر رک گئی

کیا مطلب ہے اس بات کا امی؟؟ مشال کو سمجھ نہ آیا اسماء سعدیہ اور جہانزیب جو مشال کی آمد سے بے خبر تھے یکدم چونک گئے

اسماء صوفے سے اٹھی اور مشال کے پاس آئی

بیٹا ہم نے تمہارا اور آریان کا رشتہ طے کیا ہے۔۔۔اسماء مشال کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی جس پر مشال کی آنکھوں میں ایک عجیب سی حیرت آئی

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ امی؟؟؟مشال فوراً بولی

جہانزیب بھی صوفے سے اٹھ گئے

بیٹا تمہاری امی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔مشال نے ایک نظر باپ پر ڈالی

مجھ سے پوچھے بغیر میرا رشتہ آریان سے کیسے کر سکتے ہیں آپ لوگ؟؟اس کے لہجے میں سختی تھی

بیٹا ہمیں جو مناسب لگا ہم نے تمہاری بہتری کے لیے کیا۔۔جہانزیب بولا

آپ لوگو کو جو مناسب لگتا ہے وہ کر لیتے ہیں کبھی ہم سے پوچھا ہے ہمیں کیا چاہئے کیا نہیں؟؟مشال کی آنکھ نم تھیں اور لہجہ غصے سے بھرا۔۔۔آریان شور سن کر نیچے آگیا

اور آریان میری بہن کا منگیتر ہے یہ بات بھول گئے ہیں آپ لوگ ؟؟مشال نے آریان اور رمشاہ پر نظر ڈالتے ہوئے بولا

آریان نے منگنی ختم کر دی ہے۔۔۔اسماء بولی

کیوں ختم کی؟؟؟وہ آریان کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ آریان خاموش رہا۔۔بیٹا کیونکہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے تمہیں ایک اچھی زندگی دینا چاہتا ہے جو تمہیں نہیں مل سکی۔۔ جہانزیب اپنے حوصلے کو برقرار رکھتے ہوئے بولے کیونکہ مشال کے اس تاثرات سے ہر کوئی واقف تھا

اچھی زندگی؟؟مشال کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی

میں تمہارے سب کھیل جان گئی ہوں آریان داؤد۔۔مشال آریان کی طرف بڑھی

کھیل؟؟ آریان نے الجھتے ہوئے مشال کو دیکھا

ہاں کھیل تم نے ہی رامش سے میری طلاق کروائی ہے نا کہ تم مجھ پر رحم کھاؤ اور مجھ سے شادی کر کے ہیرو بن جاؤ۔۔مشال درشتی سے بولی اور آریان ہکا بکا رہ گیا

مشی آپی!!رمشاہ کی آنکھوں میں آنسو تھے مگر مشال نے توجہ نہ دی۔۔۔

میری اس بربادی کے ذمہ دار صرف تم ہو... کان کھول کر سن لو مسٹر آریان تم چاہے اس دنیا کے آخری مرد ہی کیوں نہ ہو میں پھر بھی تم سے شادی نہیں کروں گی مجھے مر جانا گوارا ہے مگر تم سے شادی کرنا گوارا نہیں۔۔مشال سپاٹ لہجے میں بولی مشال نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی جہاں تھوڑی دیر پہلے شور تھا اب بالکل خاموشی چھا گئی سب ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے

مشال نے کمرے کو لاک کر دیا اور دروازے سے ٹیک لگا کر دونوں ہاتھوں سے منہ دبائے زارو قطار روتی چلی گئی

¤--------¤

مشال نے خود کو سب سے الگ کر لیا تھا کسی سے بات نہیں کرتی نہ کسی کی بات کا جواب دیتی تھی گھر میں ہو کر بھی نہ ہونے کے برابر تھی

رمشاہ نے بہت کوشش کی بات کرنے کی مگر مشال سن کر بھی ان سنی کر دیتی تھی آریان کام سے out of county....جا چکا تھا ہفتہ ایسے ہی گزر گیا۔۔۔

¤---------¤

ناشتے کی ٹیبل پر اسماء سعدیہ رمشاہ اور مشال موجود تھے مشال کے ہوتے ہوئے سب گفتگو کرنے سے احتیاط کرتے تھے۔ ہر بار کی طرح مشال تھوڑا کھا کر اٹھ گئی

بیٹا ناشتہ تو سہی سے کر لو۔۔ اسماء نے فوراً بولا

بھوک نہیں۔۔ کہہ کر چلی گئی۔۔

دوپہر کا وقت مشال بستر پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ڈور نوک ہوا اور اسماء اندر آئی

میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں؟؟؟ اسماء نے پوچھا

جی!! مشال سیدھی ہو گئی اسماء مشال کے ساتھ بستر پر بیٹھ گئی

بیٹا کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو؟؟۔۔ اپنی حالت پر رحم کھاؤ اور ہم پر بھی رحم کھاؤ۔۔۔ اسماء افسردگی سے بولی

مجھے اپنی حالت ٹھیک کرنے کا شوق نہیں رہا.. جیسی ہوں ویسے ہی ٹھیک ہوں۔۔ مشال رکھے لہجے میں بولی

بیٹا غلطی انسانوں سے ہوتی ہے ہم سے بھی ہو گئی... ہمیں معاف کر دو۔۔ اسماء روہانسی ہو گئی

آپ لوگوں نے کچھ غلط نہیں کیا نہ ہی میں آپ لوگوں سے خفا ہوں۔۔۔وہ نرم لہجے میں بولی

پھر یہ سب کیوں؟؟

امی میں آریان سے شادی کرنے کے خلاف ہوں اور میں کبھی ہاں نہیں کروں گی... اس نے جس طرح مجھے ٹھکرایا تھا میں آج تک نہیں بھولی صرف اس کی وجہ سے میں اس مقام پر کھڑی ہوں۔۔مشال دوٹوک لہجے میں بولی

مگر بیٹا!!اسماء کچھ بولتی کہمشال نے بات کاٹ دی

کچھ نہیں امی اگر میرے ساتھ زبردستی کی تو میں مر جاؤں گی کروں گی

۔۔۔مشال اپنی بات پر ڈٹی رہی

آئندہ یہ لفظ استعمال نہ کرنا... انسان زندگی سے تنگ آکر ایسے الفاظ تو بول جاتا ہے مگر جب اسے زندگی کی تمنا ہوتی ہے تو موت اس کے سامنے ہوتی ہے تب وہ جینے کے لئے چند سانسیں مانگتا ہے... جو شاید اسے نہیں ملتے۔۔۔اسماء نے غصے سے بولا

چند سانسوں کی تمنا انہیں ہو گی جنہیں جینے کا شوق ہے.... مگر مجھے نہیں ہے۔۔۔

یہ وقت آنے پر پتا چلے گا۔۔۔ مگر اللہ تمہیں ایسا وقت نہ دکھائے۔۔۔ اسماء کی ہمت جواب دے گئی اسے کچھ اور نہ کہہ سکی اور شاید کچھ کہنے کا فائدہ بھی نہیں تھا اور اٹھ کر چلی گئی

مشال ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔

¤-------¤

شام کا وقت تھا مشال لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی کہ رمشاہ تیار ہو کر لاؤنج میں آئی

مشی آپی.. آپ میرے ساتھ بازار چلیں گی؟؟...مجھے کچھ سامان لینا ہے۔۔۔رمشاہ نے مشال سے کہا

ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ۔۔مشال بولی۔۔ڈرائیور کے ساتھ ہی جائیں گے لیکن مجھے فرینڈ کی شادی کے لئے کچھ لینا ہے آپ چلیں گئی تو میری ہیلپ ہو جائے گی.... پلیز!!رمشاہ التجائی انداز میں بولی مشال نے ایک نظر اسے دیکھا

آپ نے انکار کیا تو یاد رکھیے گا کہ میں آپ کے کسی کام نہیں آؤں گی۔۔رمشاہ نے بلیک میل کیا جس پر مشال نے بھنویں اٹھا کر اسے دیکھا تو رمشاہ منہ سنوار رہی تھی

مشال نے ٹی وی بند کیا اور سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی۔۔۔کچھ دیر بعد وہ سیڑھیاں اترتی نظر آئی اور ہاتھ میں پرس تھا

چلیں۔۔رمشاہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

¤--------¤

صبح سویرے ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے

آج آریان نے کس وقت آنا ہے؟؟؟ اسماء نے سعدیہ سے پوچھا

وہ تو فجر کے وقت ہی آ گیا تھا... کمرے میں سو رہا ہے۔۔ سعدیہ بولی

اچھا تو ناشتہ نہیں کرے گا؟؟

نہیں کہہ رہا تھا جب اٹھے گا تب ہی کر لے گا۔۔۔

دوپہر کا وقت ہو چکا تھا آریان فریش ہو کر ڈریسنگ کی طرف آیا کلائی میں گھڑی پہنی کہ فون کی رنگ ہوئی ایس ایچ او کی کال تھی

ہیلو!!

آریان واپسی ہو گئی؟؟ایس۔ایچ۔او کی آواز آئی

جی سر!!۔۔

ٹھیک ہے وہ ڈرائیو صحیح سلامت عمر کے پاس لے جانا وہ عدالت لے جائے گا۔۔۔

جی سر!!

ہیو آ گڑ ڈے۔۔۔اللہ حافظ فون رکھ دیا

آریان کمرے سے باہر نکلا اور سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا کہ منظر لاؤنج میں بیٹھی مشال پر پڑی جو ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی

آپ آ گئے۔۔۔رمشاہ آریان کو دیکھ کر بولی

جس پر مشال نے مڑ کر دیکھا تو آریان نظر آیا

ہاں میں صبح ہی آ گیا تھا۔۔۔

ہاں خالہ نے بتایا تھا۔۔ رمشاہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی

چلو رات میں ملتے ہیں مجھے کام ہے۔۔۔ آریان کہہ کر لاؤنج سے چلے گیا

مشال ٹی وی دیکھنے میں مگن ہو گئی

مشی آپی! رات میں آئیسکریم کھانے چلیں۔۔۔ رمشاہ نے پوچھا

موڈ نہیں۔۔۔ مشال ٹی وی بند کر کے اٹھ گئی اور سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی۔۔۔

رات کا ڈنر ہو چکا تھا آریان ابھی تک واپس نہیں آیا تھا

مشال لان میں ٹہل رہی تھی اور رمشاہ کرسی پر بیٹھی موبائل میں مصروف تھی

مشی آپی چائے پیئے گیں ؟ رمشاہ نے اٹھتے ہوئے پوچھا

ہاں۔۔وہ چائے بنانے چلی گئی

مشال اب کرسی پر آکر بیٹھ گئی اور سر کرسی سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔

دروازے کے باہر گاڑی آئی گارڈ نے دروازہ کھولا گاڑی گھر میں داخل ہوئی آریان گاڑی سے اترا اور گاڑی لاک کی لاؤنج کی طرف جانے لگا کہ نظر لان میں کرسی پر بیٹھی ہوئی مشال پر پڑی آریان لان کی طرف بڑھا۔۔مشال کے چہرے پر نظر ڈالی تو اس کی آنکھیں بند تھیں

مشال!! آریان نے آواز دی مشال نے کوئی جواب نہ دیا

مشال!!! آریان نے تھوڑا اونچا بولا جس پر مشال چونک کر اٹھی وہ کہیں نیند میں جا چکی تھی جس کی وجہ سے اسے گاڑی کا بھی نہ پتا چلا۔۔

مشال نے ادھر ادھر دیکھا پھر نظر آریان پر پڑی تو کرسی سے اٹھ کر جانے لگی

کیا ہم بات بھی نہیں کر سکتے ؟؟ آریان نے سوال کیا

آپ کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے جو میں آپ سے بات کروں۔۔ مشال ہمیشہ کی طرح تلخی سے بولی

میں تمہارا کزن ہوں اور سب سے بڑھ کر ہم دوست بھی تھے۔۔ آریان نے یاد دہانی کروائی

تھے... مگر میں آپ سے جڑا ہر رشتہ بہت پہلے دفنا چکی ہوں۔۔ مشال درشتی سے بولی

تم مجھے اتنا ناپسند کرتی ہو ؟؟ آریان مشال کی باتوں سے بہت ہرٹ ہوا

ناپسند؟؟مشال کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی

آریان داؤد !! میں تمہیں ناپسند نہیں کرتی میں تم سے نفرت کرتی ہوں شدید نفرت جس کا اندازہ تم کبھی نہیں لگا سکتے۔۔۔مشال سپاٹ لہجے میں بولی

میں نے ایسا کیا کیا ہے؟؟جو مجھ سے اس قدر نفرت کرتی ہو.....مجھے بتاؤ میں اسکی تلافی کروں گا کسی بھی طرح۔۔۔ آریان بے چارگی سے بولا

مجھے تم سے ملی ہوئی اذیت کی تلافی تم کبھی نہیں کر سکتے...اور میں ایک بار جس سے ٹھکرائی جاؤں اسے مڑ کر نہیں دیکھتی۔۔ مشال سپاٹ لہجے میں بول کر لان سے جانے لگی کہ رمشاہ لان میں آچکی تھی مشال بنا رکے چلی گئی آریان اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔

رمشاہ کو آریان کے لئے بہت برا محسوس ہوا تھا۔۔

وہ آریان کے پاس آئی

یہ لیں چائے آپ ہی لے لیں مجھ سے زیادہ آپ کو ضرورت ہے اس کی۔۔رمشاہ نے کپ آگے بڑھایا جو آریان نے پکڑ لیا

تھینکس۔۔۔ آریان نے چہرے پر مسکراہٹ لانے کی کوشش کی جو ناکام تھی

یو آر آلویز ویلکم۔۔رمشاہ دوسرا کپ تھامے لان سے چلی گئی۔۔

مشال بستر پر بازو ٹکائے بیٹھی ہوئی تھی اور زمین کو گھورتی جا رہی تھی دروازہ نوک ہوا اور رمشاہ اندر آئی ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا

یہ لیں چائے پی لیں۔۔۔

دل نہیں کر رہا میرا تم پی لو۔۔۔مشال نے پیچھے ہو کر بیڈ کی ٹو سے ٹیک لگالی

میں ہی پی لیتی ہوں۔۔چائے کا کپ پکڑ کر رمشاہ بستر پر بیٹھ گئی ایک چسکی لی اور گہری سانس بھری ۔۔۔مشال رمشاہ کو دیکھ رہی تھی

چلیں آج میں آپ کو کچھ سناتی ہوں۔۔رمشاہ نے مشال کی طرف رخ کیا

مجھے کچھ نہیں سننا...مجھے خاموشی چاہیئے کچھ دیر کے لئے۔۔۔مشال بیزاری کے ساتھ بولی

آپ کو یاد ہے میں نے اپنی منگنی پر کہا تھا کبھی وقت ملا تو آپ کو بتاؤں گی آریان کتنے اچھے ہیں۔۔۔ رمشاہ نے کچھ یاد کروایا

میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں...جا کر کسی اور کو سناؤ۔۔۔مشال تلخ لہجے میں بولی

لیکن میں نے آپ کو ہی سنانا ہے۔۔۔

چھ ماہ پہلے:۔

مشال کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کر دیا گیا تھا

کافی رات ہو چکی تھی آریان لان میں کرسی پر بیٹھا تھا بوڑھے رنگ کا کرتا اور سفید شلوار پہنے بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

رمشاہ لان میں آئی تو آریان کو کسی سوچ میں مبتلا دیکھا

آپ سوئے نہیں اب تک؟؟ رمشاہ آریان کے پاس آئی

نہیں نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔ آریان سیدھا ہوتے ہوئے بولا اور ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرا۔۔وہ ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی

میں کافی بنا دوں آپ کو؟؟؟ رمشاہ نے پوچھا

کافی؟ نہیں کافی نہیں پیوں گا۔۔

کیوں؟؟کافی تو آپ کو بہت پسند ہے پھر اچانک۔۔۔رمشاہ حیران ہوئی

ہاں پسند ہے مگر صرف ایک ہی شخص کے ہاتھ کی۔۔۔وہ زخمی سا مسکرایا

اوہ مشی آپی۔۔۔رمشاہ کچھ سوچتے ہوئے بولی

آریان کچھ نہ بولا کرسی سے سر ٹکالیا اور آنکھیں بند کر لیں۔۔

رمشاہ نے آریان کے چہرے پر نظر ڈالی ہمیشہ خوش رہنے والا اور دوسروں کو خوش رکھنے والا آج بہت اداس نظر آرہا تھا۔۔

بہت پسند کرتے ہیں آپ مشی آپی کو؟؟؟اس نے سوال کیا جس پر آریان نے آنکھیں کھولیں مگر خاموش رہا

کیا ہوتا اگر آپ بابا کی بات نا مانتے؟؟؟ رمشاہ نے پھر سوال کیا۔۔ آریان سیدھا ہوا اور ایک نظر اس پر ڈالی

تمہیں کیسے پتا؟؟ اس نے سوالیہ نظروں سے رمشاہ کو دیکھا

اسی گھر میں رہتی ہوں... کسی بات سے انجان نہیں میں۔۔

تمہیں پتا ہے میں بہت چھوٹا تھا جب میرے بابا کی ڈیتھ ہوئی تھی.... مجھے بابا جیسا پیار کبھی نہ ملا کسی سے۔۔ مجھے آج ان کی کمی بہت محسوس ہوتی ہے... میں جہانزیب انکل کو بابا کا درجہ دیتا ہوں اور وہ مجھے بیٹے کا درجہ دیتے ہیں.... تو میں ان کی بات کیسے ٹال سکتا ہوں اور ویسے بھی جب بڑے کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو سوچ کر ہی کرتے ہیں۔۔۔ آریان بول رہا تھا مگر آواز میں اداسی تھی

اور مشی آپی؟؟ ان کا کیا؟؟ رمشاہ نے آریان کے چہرے پر نظریں جما کر پوچھا

اسے وہاں اتنی محبت ملے گی کہ میری محبت یاد نہیں رہے گی۔۔۔ آریان مسکرانے کی کوشش کر رہا تھا

بھول ہے آپکی کہ وہ بھول جائیں گی... میری بہن ٹوٹ کر گئی ہیں اس گھر سے۔۔۔ رمشاہ اداسی سے بولی

آریان نے پھر کرسی سے ٹیک لگالی اور آنکھیں موند لیں

"زندگی نے زندگی سے امید لگانے کے قابل نہ چھوڑا

ہمیں خود کو اپنا چہرہ دکھانے کے قابل نہ چھوڑا

¤----

رمشاہ کمرے سے جاچکی تھی مشال بیڈ پر ویسے ہی بیٹھی رہی بلکل ساکت کوئی حرکت نہیں آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب تھا جسے وہ روکے ہوئے تھی آنکھ جھپکی ضبط ٹوٹا اور بے ساختہ آنسو گال پر گر پڑے مشال نے دونوں ہاتھوں سے منہ کو ڈھک لیا

"مشال کو رونا آرہا تھا کس بات پر؟؟ آریان کو غلط سمجھنے پر؟؟ آریان کو برا بھلا کہنے پر؟؟ آریان سے نفرت کرنے پر؟ نہیں اس نے تو کبھی آریان سے نفرت نہیں کی تھی وہ تو اس سے نفرت کر بھی نہیں سکتی تھی وہ تو بس خود کو بہلاتی رہی تھی اسے رونا آرہا تھا کہ قسمت کا کیسا کھیل تھا کہ محبت دو طرفہ ہو کر بھی لاحاصل رہی"

صبح سویرے مشال فریش ہو کر نیچے آگئی اسماء کچن میں ناشتا بنا رہی تھی مشال نے نظر ادھر ادھر دھرائی کوئی نظر نہ آیا

خالہ کہاں ہیں؟؟ اسماء سے پوچھا

اپنے کمرے میں ہوں گی۔۔۔ اسماء نے جواب دیا۔۔ مشال بھی کچن میں آکر ماں کے ساتھ کام کروانے لگ گئی

ناشتے کی ٹیبل ریڈی ہو گئی رمشاہ اور سعدیہ بھی آگئی تھیں۔۔ جہانزیب اور آریان گھر پر نہیں تھے

آج علیزہ آرہی ہے۔۔۔اسماء نے بتایا

سچی؟؟کب؟؟رمشاہ نے خوشی سے پوچھا

رات کی فلائٹ ہے۔۔۔۔

دوپہر کا وقت تھامشال ٹی وی دیکھ رہی تھی رمشاہ بھی ساتھ آکر بیٹھ گئی مشال ٹی وی دیکھتے ہوئے بار بار لان میں نظر ڈالتی جیسے کسی کے آنے کا انتظار کر رہی ہو۔۔۔کچھ ریر یونہی کرتی رہی پھر اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

مشال آریان کا انتظار کر رہی تھی جو پتا نہیں کہاں گیا ہوا تھا۔۔وہ آریان سے معافی مانگنا چاہتی تھی...وہ تلافی چاہ رہی تھی ہر اس کہے گئے لفظ کی جس کا حقدار آریان ہر گز نہ تھا مشال یونہی کمرے میں منڈلاتی رہی۔۔کچھ دیر بعد کمرے سے باہر نکل آئی لاؤنج میں آئی تو رمشاہ نہیں تھی مشال نے لان میں دیکھا تو وہاں بھی نہیں تھی اس کی نظر سعدیہ پر پڑی جو بیگ پکڑے لاؤنج میں آئی۔۔

خالہ آپ کہیں جا رہی ہیں؟؟

ہاں بیٹا کچھ سامان لینا تھا بازار سے تو وہیں جا رہی ہوں۔۔۔ سعدیہ بولی

میں بھی چلوں آپ کے ساتھ؟۔۔۔ مشال فوراً بولی

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ سعدیہ مسکرائی۔

سعدیہ اور مشال شاپنگ مال پہنچ گئے تھے سعدیہ ضرورت کا سامان خریدتی رہی اور مشال صرف چیزیں دیکھتی تھی مگر لیتی نہیں تھی۔۔۔ شاپنگ سے فارغ ہو کر دونوں باہر نکل آئے سعدیہ نے مشال کو خالی ہاتھ دیکھا

بیٹا تم نے تو کچھ لیا ہی نہیں۔۔

خالہ مجھے کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں تھی ...گھر میں وقت نہیں گزر رہا تھا تو سوچا آپ کے ساتھ آجاؤں۔۔۔مشال بولی

اب دونوں فوٹ پاتھ پر آگئے سڑک کی دوسری طرف ڈرائیور کھڑا تھا فوٹ پاتھ سے نیچے اترے کہ اچانک تیزی سے چلتی گاڑی دونوں کے سامنے آکر رک گئی گاڑی کا دروازہ کھلا اور کچھ آدی باہر نکلے مشال اور سعدیہ گھبرا کر پیچھے ہٹیں دو آدمیمشال کی طرف بڑھے مشال نے خوفزدہ ہوتے ہوئے فوٹ پاتھ پر پاؤں رکھا کہ ایک شخص نے مشال کے بازو کو گرفت میں لے کر زور سے نیچے کیامشال کا بیگ گر گیا سعدیہ چلائی اور مشال کو چھڑوانے کے لیے آگے ہوئی اتنے میں دوسرا آدمی سعدیہ کو جکڑ کر ایک طرف لے گیامشال کے دونوں بازو آدمی کی گرفت میں تھے چھڑوانے کی مذمت کر رہی تھی چیخ رہی تھی اور وہ شخص بے رحمی سے کھینچتا ہوا گاڑی کے پاس لے گیا کسی نے اس شخص کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کی وہ ڈرائیور تھا اس نے ڈرائیور کو زور کا دھکا دیا جس کے باعث وہ لڑکھڑاتا ہوا فوٹ پاتھ پر گڑ پڑا وہ اب چیختی چلاتی مشال کو گاڑی کے اندر لے جا چکا تھا دوسرے آدمی نے سعدیہ کو گرفت سے آزاد کیا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا سعدیہ چیختی رہی وہ گاڑی جس تیزی کے ساتھ آئی تھی اسی تیزی کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

گاڑی ایک سنسان جگہ پر رکی ارد گرد دیکھیت تھے گاڑی کا دروازہ کھلا مشال روتی چلی جا رہی تھی اس کا دل بہت بری طرح دھڑک رہا تھا ایک شخص نے باہر آنے کا اشارہ کیا دوسرا شخص باہر جا چکا تھا مشال اپنی جگہ سے نہ ہلی اس نے پھر اشارہ کیا مشال پھر بھی نہ ہلی

وہ شخص اندر کو جھکا رنگ کالا شکل خوفناک تھی

آخری بار کہہ رہا ہوں باہر نکل... کوئی ہوشیاری دکھائی تو زندہ نہیں جائے گی۔۔۔۔مشال آہستہ آہستہ باہر نکلی پاؤں زمین پر رکھے اپنے چاروں طرف نظر گھمائی کہ اچانک اس شخص نے مشال کے بازو کو پھر سے گرفت میں لے لیا مشال کی درد سے چیخ نکلی وہ مشال کا بازو اس کی کمر تک لے آیا تھا اور پکڑ کر اسے اپنے آگے چلا لگا مشال ادھر ادھر نظر گھما رہی تھی آنکھوں میں آنسو تھے مشال کا پاؤں کسی سخت چیز سے ٹکرایا درد کی وجہ سے لڑکھڑائی وہ زمین پر رکھی اینٹ تھی

آدمی نے مشال کو سیدھا کرتے ہوئے پھر گرفت میں لے لیا اب وہ لوگ چلتے چلتے ایک فلیٹ کے پاس آ گئے۔۔۔۔

فلیٹ کے اندر ایک پتلی گلی تھی جس کے دائیں بائیں کمرے تھے وہ لوگ سیدھا چلتے رہے مشال نظریں گھما کر کمروں میں دیکھتی جا رہی تھی ایک کمرے میں نظر پڑی جہاں چار آدمی اچھی خاصی جسامت کے کھڑے مشال کو دیکھ رہے تھے مشال نے ایک دم نظریں پھیر لیں۔۔

اب وہ ایک کمرے میں آ گئے کمرہ باقی کمروں کی نسبت بڑا تھا اور لائٹس سے روشن کیا ہوا تھا پورے کمرے میں چاروں طرف آدمی ہی آدمی کھڑے تھے مشال کا دل بری طرح ڈوبا کمرے کے درمیان ایک کرسی رکھی ہوئی تھی وہ مشال کو کرسی کے پاس لے آیا

اس نے مشال کو ویسے ہی پکڑے زور سے کرسی پر بٹھایا اب مشال کے بازو کرسی سے باندھے جا رہے تھے

میں نے کچھ نہیں کیا.. پلیز مجھے جانے دو۔۔۔مشال چلا رہی تھی رو رہی تھی

آپ لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں بے قصور ہوں...مجھے جانے دو میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ مشال دفاع میں اپنے بندھے ہوئے بازو کو زور سے جھٹکا رہی تھی

سامنے سے چلتا ایک آدمی مشال کی طرف آیا مشال کے پاس آکر رکا اور سر جھکایا۔۔ مجھے پہچانا نہیں مشال جہانزیب۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ تھی مشال اپنا نام سن کر ایک لمحے کے لئے ساکت ہو گئ

میں.. میں آپ کو نہیں جانتی۔۔۔وہ بمشکل بولی

واقع؟ تم نے پہچانا نہیں میں کون ہوں؟ وہ شخص سیدھا ہو گیا

نہیں میں نہیں جانتی.. آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے میرا یہاں کیا کام ہے؟۔۔مشال روتے ہوئے بولنے کی کوشش کر رہی تھی

چلو میں تمہیں یاد کرا دیتا ہوں... میں کون ہوں میں شاہ محمود ہوں... ایاز محمود کا بھائی جسے تم نے پھانسی پر چڑھایا تھا۔۔ مشال شاکڈ رہ گئی لمحے بھر کے لئے اس کے سامنے وہ سب مناظر پھر سے چل پڑے کہ اچانک مشال کے سر پر بائیں طرف سے زور دار کچھ بجا تھا جس سے وہ کراہی کانوں میں ایک آواز گونجی اور آنکھوں میں اندھیرا اتر آیا۔۔۔

آریان گاڑی چلاتے ہوئے کسی کو کال ملا رہا تھا

ہیلو!

ہیلو عمر کیسے ہو؟؟

میں ٹھیک.. تم کیسے ہو؟؟ عمر بولا

میں ٹھیک... ریسٹورینٹ پہنچ گئے ہو؟؟ آریان نے پوچھا

ہاں جناب آپ کے انتظار میں بیٹھے ہیں کب سے یہاں۔۔۔

میں آرہا ہوں بس کچھ دیر میں۔۔۔

چلو آجاؤ..اللہ حافظ۔۔۔

خدا حافظ۔۔ آریان نے موبائل ساتھ والی سیٹ پر رکھا اور تھوڑا جھک کر ڈیش پورٹ کھول کر اس میں سے کالی ڈرائیو نکالی اور سیٹ پر رکھ دی اتنے میں فون کی رنگ ہوئی آریان نے فون پر نظر ڈالی تو unknown...کال تھی۔۔۔اس نے فون اٹھا کر کان اور کندھے کے درمیان فون رکھ دیا۔۔۔

ہیلو؟؟

ہیلو آریان داؤد!!اگر اپنی لڑکی کی حفاظت چاہتے ہو تو وہ ڈرائیو لے کر میرے ٹھکانے پر پہنچ جاؤ۔۔۔

ہیلو؟کون؟؟ آریان فورا بولا دوسری طرف سے فون کاٹ دیا گیا موبائل آریان کے کان سے گر گیا گاڑی کی بریک لگائی فون اٹھایا اور نمبر دوبارہ ڈائل کیا تو فون بند ہو چکا تھا آریان نے ایک اور نمبر ڈائل کیا وہ گھر کا لینڈ لائن نمبر تھا

ہیلو؟

ہیلو آریان۔۔۔دوسری طرف سے رمشاہ کی آواز آئی

آریان وہ مشی آپی کو لے گئے پلیز کچھ کریں۔۔رمشاہ کی روتی ہوئی آواز آریان کے کانوں میں پڑی

آریان یہ سنتے ہی کسی بٹ کا مجسمہ بن گیا ہوش میں آیا کان سے فون ہٹا دیا گاڑی چلائی اور یو-ٹرن لے کر تیزی سے بھگا دی۔

بلکل اندھیرا چھایا ہوا تھا ذرا سی روشنی ہوتی پھر اندھیرا چھا جاتا پھر ہلکی سی روشنی میں کسی کا چہرہ نظر آیا دھوندلا سا پھر اندھیرا ہو گیا وہ مشال تھی جو اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی سر شدید درد کر رہا تھا

مشال!!مشال!!۔۔مشال کے کانوں میں آواز گونج رہی تھی مشال نے پھر آنکھیں کھولنے کی کوشش کی اور دھوندلا چہرہ سامنے تھا جو اسے پکار رہا تھا۔۔مشال نے اپنا بوجھل سر اٹھانے کی کوشش کی اور نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا۔۔وہ آریان تھا مشال کو ایک عجیب سا سکون ہوا جیسے اسے زندگی مل جائے

گی اب کیونکہ آریان آچکا تھا۔۔ مشال کرسیوں کے ساتھ ویسے ہی بندھی ہوئی تھی اور آریان کو دو آدمیوں نے پکڑ رکھا تھا آریان کرسی پر نڈھال ہوئی مشال کو دیکھ رہا تھا جس کے سر سے خون رِس رہا تھا آریان کو شدید غصہ آیا

شاہ محمود مسکراتا ہوا آریان کی طرف بڑھا۔

ویلکم آریان داؤد!! آج تمہیں میں یہاں دیکھ کر کتنا خوش ہوں تمہیں بتا نہیں سکتا۔۔۔

تم یہ سب کر کے کیا کرنا چاہتے ہو؟؟ آریان غصے سے بولا

پتا ہے آریان میں تمہارا بہت بڑا فین ہو گیا ہوں.... تم نے ہر موقع پر میری کمزوری پکڑ لی مجھے بھاگنے ہی نہیں دیا.. اور دیکھو!! شاہ محمود نے مشال کی طرف اشارہ کیا

آج میں نے تمہاری کمزوری پکڑ لی... اور تم کس طرح بھاگتے ہوئے آئے ہو۔۔۔ اس نے قہقہہ لگایا

تمہیں جو چاہیئے میں تمہیں وہ دے دوں گا لیکن اسے جانے دو۔۔ آریان درشتی سے بولا

ارے ایسے کیسے ؟؟.. مجھے اسی سے تو ملنا تھا... میں نے کہا تھا نا تم سے کہ میں ایک دن اس سے ملوں گا... لیکن پتا نہیں تھا ایسے ملوں گا... اس طرح ملوں گا.. تمہاری وجہ سے ملوں گا۔۔۔ وہ طنزیہ بولا

شاہ محمود نے مشال کی طرف رخ کیا اور آدمیوں کو اشارہ کیا دو آدمی آگے آئے اور مشال کی رسی کھولنے لگ گئے مشال کو اٹھایا وہ بوجھل سر کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے لڑکھڑا رہی تھی ایک آدمی نے مشال کے بازو کو اپنے گرفت میں لے لیا

مجھے وہ ڈرائیو دو ..میں تمہیں یہ لڑکی دے دوں گا ۔۔۔ شاہ محمود نے مشال کی طرف اشارہ کیا۔۔ آریان کچھ دیر کے لئے سوچ میں پڑ گیا پھر خیال عمر پر گیا جسے آریان نے اطلاع کر دی تھی

آریان نے اپنا بازو اٹھایا تو شاہ محمود نے آریان کو پکڑے ہوئے آدمیوں کو اشارہ کیا اور انہوں نے آریان کو چھوڑ دیا آریان نے ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالا اور بلیک ڈرائیو باہر نکال لی جھک کر زمین پر رکھی اور شاہ محمود کی طرف سرکا دی ایک آدمی آگے ہوا اور ڈرائیو اٹھالی

شاہ محمود نے ہنس کر ایک نظر مشال پر ڈالی اور ایک نظر آریان پر آدمیوں نے آریان کو پھر سے جکڑ لیا آریان خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا

شاہ محمود میں نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے اب تم اپنا وعدہ پورا کرو چوڑ دو اسے۔۔۔ آریان تلملا ا

تم جانتے ہو؟.. تمہیں ایسی حالت میں دیکھ کر مجھے کتنا سکون ہو رہا ہے تم بلکل بے بس ہو اس وقت۔۔ شاہ محمود بولا

چلو میں ڈرائیو کے بدلے اسے چھوڑ دیتا ہوں.... لیکن اپنے بھائی کے بدلے؟؟؟؟ شاہ محمود مشال کی طرف آیا

مشال بمشکل خود کو کھڑے کیے ہوئے تھی سر میں شدید تکلیف تھی۔۔ آریان کی آنکھوں میں شدید غصہ آیا وہ خود کو چھڑوانے کی شدید مذمت کر رہا تھا مگر بے سود

شاہ محمود مشال کے پاس آیا اس کی تھوڈی کو پکڑ کر سر اوپر کیا مشال کی آنکھیں ہلکی سی کھلی تھیں

بہت شوق تھا اپنی دوست کا بدلہ لینے کا؟؟.. مجھے بھی بہت شوق ہے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کا۔۔۔ اس نے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور مشال کا چہرہ نیچے ہو گیا

شاہ محمود!!! آریان غصے سے چلایا اس نے ایک نظر آریان پر ڈالی

کیا ہوا؟؟ بہت غصہ آرہا ہے ؟؟ بہت برا محسوس ہو رہا ہے اسے تکلیف میں دیکھ کر؟؟؟ وہ طنزیہ بولا مشال نے نظریں اٹھا کر آریان کو دیکھا

شاہ محمود خدا کے لئے جانے دو اسے۔۔۔ اس بار آریان کے لہجے میں التجاء تھی

امم چلو چھوڑ دیتے ہیں کیا کرنا کسی کی جان لے کر ہاں؟ شاہ محمود کی بات پر آریان حیران ہوا

جاؤ چھوڑ دو اسے جانے دو۔۔۔اسنے آدمیوں کو اشارہ کیا انہوں نے آریان کو چھوڑ دیا اور ادھر آدمی نے مشال کا بازو چھوڑ دیا آریان کو کچھ دیر کے لئے سمجھ نہ آیا

شاہ محمود مان کیسے گیا؟؟

مشال لڑکھڑاتی ہوئی سنبھلی۔۔۔ آریان کی نظر مشال پر پڑی وہ چلتی ہوئی آریان کی طرف بڑھ رہی تھی چہرے پر خوشی تھی وہ لمحے بھر کے لئے اپنا درد بھی بھول گئی تھی آنکھوں میں نمی اور چہرے پر مسکراہٹ

آریان مشال کو اپنی طرف آتے دیکھ رہا تھا وہ آدھے راستے تک آچکی تھی کہ اچانک ایک زوردار آواز آئی مشال وہیں رک گئی آریان کی آنکھیں مشال پر ہی تھیں جو ایک دم ساکت ہو گیا ساتھ ہی دو زوردار آوازیں آئیں

مشال!!!! آریان حلق کے بل چیخا وہ گولیوں کی آواز تھی جو مشال کے بدن میں اتاری گئی تھیں ایک گولی مشال کے سر سے آر پار ہو گئی وہ نڈھال ہو کر وہیں گر گئی آریان بے ساختہ دوڑتا ہوا مشال کے

پاس آیا عمر کی ٹیم گولیوں کی آواز سن کر اندر آچکی تھی اور سب کو نشانہ بنا لیا ہر طرف گولیوں کی آوازیں اور بھاگم دور مچ گئی۔۔

آریان مشال کو اپنی گود میں لئے ہوئے بیٹھا تھا

مشال آنکھیں کھولو!!مشال آنکھیں بند نہیں کرنی میں تمہارے پاس ہوں گھبرانا نہیں... پلیز آنکھیں کھول کر رکھو مجھے دیکھتی جاؤ سونا مت ابھی سونے کا وقت نہیں ہوا۔۔۔ آریان مشال کے منہ پر تھپتھپاتے ہوئے بولتا جا رہا تھا۔۔ مشال اپنی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھی وہ آریان کو دیکھی جا رہی تھی۔۔اسے اپنے گرد کسی چیز کی آواز نہیں آ رہی تھی سوائے آریان کے

"مشال کا دل دھڑک رہا تھا بہت زور سے مشال کو آریان کی آغوش میں سکون محسوس ہو رہا تھا اب کسی چیز کا ڈر نہیں تھا کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔۔۔

ایمبولینس بھلاؤ۔۔ آریان چلایا

مشال مجھے دیکھتی رہو آنکھیں بند مت ہونے دینا میں تمہارے پاس ہوں تمہارا آریان تمہارے پاس ہے تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ آریان مشال کو جگائے رکھنے کی بے انتہا
کوشش کر رہا تھا

'میرا آریان' جس سے اتنی محبت کی آج اسکی محبت حاصل ہو گئی تھی چاہے آخری سانس پر ہی میں نے حاصل کر لیا مشال کا دل بہت کچھ بول رہا تھا جو آریان نہیں سن پا رہا تھا

"کاش مل جاتے مجھے کچھ زیادہ پل

کاش مل جاتی مجھے مہلت چند سانسوں کی"
مشال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی آنکھوں میں بے شمار لمحے سمٹ آئے اور اچانک اندھیرا چھا گیا اب ہر جگہ خاموشی تھی ایک گہری خاموشی

مشال آریان کے بازوؤں میں جھول گئی۔۔۔

مشال!!! نہیں پلیز اٹھو تمہیں اٹھنا ہو گا تم ایسے نہیں سو سکتی مشال!!۔۔ آریان بے بسوں کی طرح چلائی جارہا تھا۔۔۔ گولیوں کا شور تھم گیا ہر جگہ سناٹا چھا گیا

"میں اس قدر تجھ سے دور ہو جاؤں گی

پھر کہیں نہ کبھی تجھے نظر آؤں گی

تو چاہ کر بھی مجھے بھول نہ پائے گا

میں اس قدر تیرے دل میں گھر کر جاؤں گی"

آئی. سی. یو کے باہر آریان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا سب گھر والے موجود تھے اسماء سعدیہ علیزہ اور رمشاہ کا رو رو کر برا حال تھا جہانزیب سر جھکائے ہوئے تھا فاریہ شیزہ عائشہ اور رامش بھی موجود تھے

سب لوگ اندر موجود مشال کی زندگی کی دعا مانگ رہے تھے۔۔۔ جہاں سب اس کی زندگی کی دعا مانگ رہے تھا وہاں ایک شخص اس کی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا... آریان سر جھکائے بیٹھا تھا ڈر رہا تھا کوئی ایسی خبر نہ آجائے جس سے اس کا دل رک جائے اور جان نکل جائے

کچھ دیر گزر گئی operation theater کی لائٹس اوف ہو گئیں درازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکل آیا سب یکدم کھڑے ہو گئے آریان بھی کھڑا ہوا مگر آگے نہ بڑھا

جہانزیب ڈاکٹر کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا ڈاکٹر نے جہانزیب کے کاندھے پر ہاتھ رکھا

I am sorry she is no more....

ڈاکٹر کے کہے گئے الفاظ نے سب پر قیامت ڈھا دی ہال میں چیخوں پکار چھا گئی

آریان کی نظر روتی چیختیں مارتی رمشاہ پر پڑی وہ دائیں طرف کو مڑ کر سیدھا چلنے لگ گیا لڑکھڑاتے ہوئے قدموں اور سن دماغ کے ساتھ چلتا گیا۔۔۔

"مارس کا تو پتا نہیں لیکن آپ کے ساتھ رہ کر پاگل خانے ضرور پہنچ جاؤں گی"

" آریان داؤد تم اس دنیا کے آخری مرد ہی کیوں نہ ہو میں پھر بھی تم سے شادی نہیں کروں گی... مجھے مر جانا گوارا ہے مگر تم سے شادی کرنا گوارا نہیں"

" آریان داؤد میں تمہیں ناپسند نہیں کرتی میں تم سے نفرت کرتی ہوں بے حد نفرت "

مجھ سے اتنی نفرت کرتی تھی تو مجھے کہہ دیتی میں چلا جاتا... لیکن میری غلطی کی اتنی بڑی سزا کیوں؟؟

آریان چلتے چلتے ایک جگہ رک گیا دل میں شدید درد ہوا وہ بمشکل دل پر ہاتھ رکھ کر وہاں موجود کرسی پر بیٹھ گیا اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا جو آنسو آنکھوں میں روک کر رکھے تھے وہ گال پر بہہ گئے

مشال!!وہ پوری قوت سے چلایا اور زار و قطار رونے لگ گیا۔۔اس نے آج سے پہلے خود کو اتنا بے بس اور کمزور محسوس نہیں کیا تھا"مرنا مشکل تھا اور جینا سزا تھی"

"جو کہنا تھا... وہ کبھی کہا نہیں

جو سننا تھا... وہ کبھی سنا نہیں

جو چاہا تھا...وہ کبھی ہوا نہیں

بہت سی خواہشوں کو بند کر کے

بہت سی الجھنوں کو چھوڑ کر

اے یار! چلا میں اب رخصت ہو کر"

رات گہری تھی بارش ہو رہی تھی مشال کو سپرد خاک کر دیا گیا تھا ہر آنکھ اشک بار تھی دفنانے کے بعد سب جا چکے تھے اور آریان قبر کے پاس بیٹھا تھا سر جھکا ہوا تھا اور قبر پر ہاتھ پھیر رہا تھا

مشال!! کیوں چلی گئی ہو؟؟ واپس آجاؤ دیکھو تمہارے بغیر گھر اداس ہو گیا ہے۔۔ آریان ایسے بات کر رہا تھا جیسے مشال اسے سن رہی تھی۔۔ آنکھوں میں آنسو آتے تو آریان ہاتھوں سے صاف کرتا جا رہا تھا

مشال!! مجھ سے اتنی نفرت تو نہ کرتی... میں جانتا ہوں میں برا ہوں بہت غلط کیا تمہارے ساتھ تم مجھ پر چیخوں، چلاؤ، غصہ کرو میں کچھ نہیں کہوں گا... مگر مگر خدا کا واسطہ ایسی سزا نہ دو میں اتنی بڑی سزا کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا مشال !!!

آریان سر ٹانگوں میں دے کر بچوں کی طرح رونا شروع ہو گیا۔

آریان چاہ رہا تھا مشال بولے کچھ تو بولے چاہے غصہ ہی کرے مگر مشال تو اب بلکل خاموش تھی نہ ہی شکوہ تھا اس کے لب پر نہ ہی غصہ اور نہ ہی نفرت... زندگی میں تکلیفوں سے تنگ آئی ہوئی مشال اب سکون کی نیند سو رہی تھی۔۔

آریان نے چھ ماہ پہلے اس کا قتل کیا تھا اسے ٹھکرا کر اور آج اسے دفنایا تھا۔۔۔

" زندگی سے تنگ آکر موت جو مان
تو موت نے بھی نظر چرا لی
جب گڑگڑا کر مانگی تو نہ مل سکی
" مہلت چند سانسوں کی "